حکایاتِ
شرلاک ہومز
اردو ترجمہ: شیخ فیروز الدین مراد

فہرست مضامین

حکایاتِ شرلک ہومز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

مشہور و معروف سُراغ رساں، مسٹر شرلک ہومز، اور اُس کے دوست ڈاکٹر واٹسن کے ابتدائی حالات "خوننابۂ عشق" میں درج ہیں۔ موجودہ حکایات کے لطف کو دوبالا کرنے کے لیئے اُس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس کتاب میں، شرلک ہومز کے متعدد مطبوعہ کارناموں میں سے، اوّل درجہ کی دلچسپ و سبق آموز "بارہ" کہانیاں چُن کر شائع کی جاتی ہیں۔ میں حکایاتِ شرلک ہومز کو کئی ایک لحاظ سے پسند کرتا ہوں۔ قصہ کہانی کے پیرا میں آنکھوں کے صحیح استعمال، استنباطِ نتائج اور سائنٹیفک طریقِ استدلال کو دل نشیں انداز سے بیان کرنا انہی حکایات کا حصہ ہے۔ میں نے ان حکایات کو گزشتہ بیس سال میں کئی مرتبہ پڑھا ہے اور ہر مرتبہ انھیں بہت دلچسپ پایا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اُردو میں اس قسم

کی کہانیاں بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

لائق مصنف نے شرلک ہومز کے ۶۴ کارنامے سات مختلف کتابوں میں شائع کئے ہیں جن میں سے ہر ایک کتاب بارہا شائع ہو کر ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے میں نے ان میں سے ۲۵ کہانیاں منتخب کی ہیں۔ شرلک ہومز کا پہلا کارنامہ بعنوان "خونابۂ عشق" دار الاشاعت لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے متعاقب اب بارہ منتخب کہانیوں کا یہ دلچسپ مجموعہ شائع کیا جاتا ہے۔ اگر یہ حکایات مقبول ہوئیں تو انشاء اللہ حصۂ دوم میں شرلک ہومز کے بقیہ منتخب کارنامے بھی عنقریب شائع کر دئے جائینگے۔

ترجمہ کرتے ہوئے میں نے یہ تصرف کیا ہے کہ ہر ایک کہانی کو تین حصوں میں منقسم کر دیا ہے۔ حصۂ اول میں پُر اسرار مسئلہ پیش کیا جاتا ہے۔ دوسرے حصہ میں شرلک ہومز کی تحقیقات کا مفصل بیان اور تیسرے حصہ میں سربستہ راز اور مسئلہ کا حل درج ہوتا ہے۔ پڑھنے کا لطف یہ ہے کہ حصۂ اول ختم کرنے کے بعد پڑھنے والا مسئلہ کو خود حل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر یہ کوشش ناکام رہے تو دوسرے حصہ کو پڑھ لے اور کتاب بند کرکے سوچے کہ آگے چل کر شرلک ہومز کیا کریگا۔ ہر ایک حکایت میں چند امور بالخصوص قابلِ غور ہوتے ہیں۔ پڑھنے والے کا کمال یہ ہے کہ اس کی توجہ تمام تر ان اصلی امور پر مرکوز رہے۔ شروع شروع میں شرلک ہومز کے طریقِ تحقیقات سے ایک گونہ وحشت ہوتی ہے لیکن دو تین کہانیوں کے پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ان حکایات میں کوئی بات فضول بیان نہیں کی گئی بلکہ ہر ایک لفظ اور جملہ اپنی جگہ پر نہایت موزونیت سے رکھا گیا ہے۔

خاتمہ پر مجھے لائق مصنف کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ میری درخواست پر اُنھوں نے مجھے جملہ حکایاتِ شرلک ہومز کا اُردو ترجمہ شائع کرنے کی اجازت نہایت خوشی سے دی ہے میں اپنے پبلشرز کا بھی ممنون ہوں کہ اُن کی اولو العزمی سے یہ حکایات شائع ہو رہی ہیں میں قصہ نویس نہیں ہوں۔ میرے مشاغل علمی اور سائنٹیفک ہیں۔ چونکہ اوقاتِ فرصت میں حکایاتِ شرلک ہومز ہمیشہ میری تفریح کا باعث رہی ہیں اس لیئے گزشتہ تعطیلاتِ گرما میں جب کہ علی گڑھ کی جہنم نشاں گرمی اپنے شباب پر تھی، میں نے مصداق ایک پنتھ دو کاج، مصیبت کی گھڑیاں خوشی سے گزارنے کے لیئے یہ بارہ کہانیاں ترجمہ کیں جو اب "میسرز کیز اینڈ کو" کی علم پرور مساعی سے شائع ہو کر علم دوست اصحاب کے ہاتھوں تک پہنچ رہی ہیں۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
یکم جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

فیروز الدین مراد

ابتدا سازم بنامِ پاکِ آں بے ابتدا

حکایاتِ شرلک ہومز

پہلی کہانی

شاہِ بوہیمیا کی تصویر

حصۂ اوّل

شرلک ہومز کے نزدیک وہ ایک بے نظیر عورت ہے۔ میں نے شاذ ہی اسے اس کا ذکر کسی اور نام سے کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس کی آنکھوں میں وہ تمام عورتوں سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھیے کہ شرلک ہومز کو آئرنی ایڈلر کے ساتھ دلی محبت یا عشق ہے۔ قطعاً نہیں۔ اسے تمام شدید جذبات سے بالعموم اور جذبۂ محبت سے بالخصوص نفرت ہے۔ اس کے سائنٹیفک دل و دماغ میں عشق و محبت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ شرلک ہومز ایک زندہ مشین ہے جس کا کام مشاہدہ کرنا اور سوچنا ہے۔ ایک عاشق کی حیثیت سے وہ بالکل ناکام رہتا۔ وہ عشق و محبت

کا ذکر ہمیشہ حقارت سے کرتا ہے جس طرح چینی کا برتن یا محدب شیشہ بال آ جانے سے یا ایک ذکی الحس آلہ کسی قسم کا نقص عاید ہونے سے بے کار ہو جاتا ہے، اسی طرح شرلک ہومز جیسی سرشت کے آدمی کی حالت میں، محبت یا کوئی اور شدید جذبہ تکلیف دہ ثابت ہوتا۔ اس کی مطالع میں عشق ایک قسم کا خللِ دماغ ہے لیکن عورتوں کی طرف سے بدظن ہونے کے باوجود اس کے دل میں آئرنی ایڈلر کی خاص وقعت ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ عورت اپنی دماغی قابلیت کے لحاظ سے، اس کی نظروں میں خاص طور پر ممتاز ہے۔

جیفرسن ہوپ* کی گرفتاری کے تھوڑے عرصہ بعد، میری شادی شرلک ہومز کی معیت میں، ایک واردات کی تحقیقات کے دوران میں، ایک لائق اور حسین بیوی سے ہوگئی تھی اور میں بیکر سٹریٹ کو خیر باد کہہ کر ایک الگ مکان میں رہنے لگا تھا۔ امورِ خانگی کے انہماک اور اپنے طبّی مشاغل کی کثرت کے باعث، گزشتہ چند ماہ میں، مجھے شرلک ہومز سے ملنے کا بہت کم اتفاق ہوا تھا۔ وہ حسبِ معمول، مطالعہ جرائم میں مشغول رہتا تھا۔ اور اپنے غیر معمولی خداداد قوائے ذہنی کو ان سربستہ رازوں کے انکشاف میں استعمال کرتا تھا جنہیں سرکاری سُراغ رساں مایوس ہو کر چھوڑ بیٹھتے تھے۔

وقتاً فوقتاً مجھے اس کے کارناموں کی مجمل اطلاع ملتی رہتی تھی۔ مثلاً تریپاف کے قتل کے متعلق اس کا اڈیسہ بلایا جانا، حادثۂ اٹکنسن میں اس کی کارگزاری اور سب سے آخیر میں ہالینڈ کے شاہی خاندان کی جو اعلیٰ خدمات اس نے سرانجام دی تھیں۔ مجھے ان سب کی ادھوری اطلاع ملتی رہی تھی لیکن اس کے علاوہ مجھے اپنے سابقہ رفیق کے حالاتِ زندگی کا بہت کم علم تھا۔

ایک شب — ۲۰ مارچ ۱۸۸۸ء — کو میں ایک مریض کو دیکھ کر واپس آ رہا تھا کہ میرا گزر بیکر سٹریٹ میں سے ہوا۔ اپنے سابقہ مسکن کو دیکھ کر گزشتہ واقعات کی یاد میرے

---

* اس ضمن میں "شانۂ عشق" یعنی شرلک ہومز کے پہلے کارنامہ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس میں جیفرسن ہوپ کی گرفتاری کے دلچسپ حالات درج ہیں۔

دل میں تازہ ہو گئی اور میں شرلک ہومز کی ملاقات اور اس کے مشاغل کی دریافت کے لئے بیتاب ہو گیا۔ میں نے اس کی گھنٹی بجائی اور تھوڑی دیر بعد خادمہ مجھے نشست گاہ میں لے گئی شرلک ہومز مجھ سے بہت تپاک کے ساتھ نہ ملا۔ وہ شاذ و نادر ہی گرم جوشی سے ملتا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ وہ مجھے دیکھ کر ضرور خوش ہوا ہے۔ منہ سے کوئی کلمہ نکالے بغیر، اس نے ایک مشفقانہ نگاہ سے مجھے ایک آرام کرسی کی طرف اشارہ کیا، چرٹوں کا ڈبہ میری طرف پھینکا اور پھر آگ کے سامنے کھڑے ہو کر میرے ساتھ یوں مخاطب ہوا :۔

"معلوم ہوتا ہے شادی کرنے سے آپ کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ گزشتہ ملاقات کے بعد سے آج تک، آپ نے اپنا وزن پونے چار سیر بڑھا لیا ہے"۔

میں نے جواب دیا "ہاں تقریباً ساڑھے تین سیر"۔

"بے شک۔ میرا خیال ہے کہ اس سے قدرے زیادہ۔ خوب! میں دیکھتا ہوں کہ آپ نے پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی ہے۔ آپ نے مجھے یہ بات نہیں بتائی تھی کہ آپ اس شہر میں ڈاکٹری شروع کرنا چاہتے ہیں"۔

"تو پھر اب آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا ہے؟"

"اپنے مشاہدہ اور استدلال سے۔ اور سنئے میں یہ بھی تاڑ گیا ہوں کہ گزشتہ چند ایام میں آپ بھیگتے رہے ہیں اور آپ کی ملازمہ ایک نہایت ہی بے پرواہ اور بھدی لڑکی ہے"۔

میں نے حیران ہو کر کہا "جناب بندہ بس حد ہو گئی! اگر آپ آج سے دو تین سو برس پہلے ایسی باتیں کرتے تو یقیناً آپ کو جادوگر سمجھ کر جلا دیا جاتا۔ یہ سچ ہے کہ میں جمعرات کو دیہات گیا تھا اور بارش سے تربتر ہو کر گھر آیا تھا لیکن چونکہ میں اپنے کپڑے بدل چکا ہوں، میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کو اس کا علم کیوں کر ہو گیا ہے۔ رہی ہماری خادمہ۔ سو وہ مطلقاً اصلاح پذیر نہیں ہے۔ میری بیوی نے اسے نوکری چھوڑنے کے لئے نوٹس دے دیا ہے لیکن میں حیران ہوں کہ آپ کو اس کی بے پرواہی کا علم کیسے ہو گیا ہے؟"

شرلاک ہومز مسکرایا اور اپنی لمبی نازک انگلیوں کو چٹخا کر یوں گویا ہوا:۔

"یہ تو ایک بالکل سادہ بات ہے۔ میری آنکھیں بتاتی ہیں کہ آپ کے دائیں بوٹ کی اندرونی طرف، بعینہٖ اس جگہ پر جہاں آگ تاپتے ہوئے بوٹ پر آگ کا اثر ہو سکتا ہے چمڑے پر چھ متوازی نشان ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ کسی نے بے پروائی کے ساتھ خشک کیچڑ کھرچتے ہوئے یہ نشان لگائے ہیں۔ اس مشاہدہ سے میں نے اپنا دہرا نتیجہ نکالا کہ آپ بارش میں باہر پھرتے رہے ہیں اور آپ کی نوکرانی بہت ہی بے پرواہ واقع ہوئی ہے۔ رہا اس امر کا معلوم کرنا کہ آپ نے ڈاکٹری شروع کر دی ہے، سو اگر ایک شریف آدمی میرے پاس آئے اور اس سے آئی اوڈافارم[1] کی بو آ رہی ہو، اس کے دائیں ہاتھ پر سلور نائٹریٹ[2] کے سیاہ دھبے ہوں، اور اس کی ٹوپی میں جہاں اس نے اپنا سٹیتھسکوپ (سماع الصدر) چھپا کر رکھا ہو، باہر کی طرف ایک ابھار ہو، تو میں بہت ہی کند ذہن ہوتا اگر میں یہ نہ بتا سکتا کہ وہ طبّی پیشہ کا ایک مستعد فرد ہے۔"

جس سہولت کے ساتھ اس نے اپنا استدلال مجھے سمجھایا، اس پر میں اپنی ہنسی نہ روک سکا۔ چنانچہ میں نے کہا "جب میں آپ سے آپ کے دلائل سن لیتا ہوں تو مجھے تمام معاملہ بہت ہی آسان معلوم ہوتا ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اسے خود بخود سمجھ سکتا تھا لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کی تشریح سے قبل میں اس کی تفہیم سے بالکل قاصر تھا۔ تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ میری آنکھیں ایسی ہی اچھی ہیں جیسی کہ آپ کی۔"

اس نے آرام کرسی میں بیٹھ کر کہا "بے شک۔ آپ دیکھتے ہیں لیکن آپ مشاہدہ نہیں کرتے۔ دونوں حالتوں میں جو فرق ہے وہ اظہر من الشمس ہے مثلاً آپ نے بارہا ان سیڑھیوں کو دیکھا ہے جو ہال کمرہ اور اس کمرہ کے درمیان ہیں۔"

---

[1] ایک بودار دوا کا نام ہے جو سفوف کی طرح زخموں پر چھڑکی جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے زخم جلدی مندمل ہو جاتے ہیں
[2] ایک دوا کا نام ہے جس سے بدن پر سیاہ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ چاندی کو شورہ کے تیزاب میں حل کرنے سے بنائی جاتی ہے

"ہاں بے شمار دفعہ"

"تو پھر بتائیے کہ وہ شمار میں کتنی ہیں؟"

"کتنی! میں نہیں جانتا"

"ٹھیک ہے۔ آپ نے دیکھا ہے لیکن مشاہدہ نہیں کیا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ سترہ ہیں کیونکہ میں نے دیکھا بھی ہے اور مشاہدہ بھی کیا ہے۔ ہاں مجھے یاد آیا چونکہ آپ میرے ان مسائلِ خفیہ میں دلچسپی لیتے ہیں اور چونکہ آپ نے ازراہِ نوازش ان میں سے ایک کو بعنوان خونابۂ عشق* قلمبند کر کے شائع بھی کیا ہے شاید آپ کو اس معاملہ میں بھی دلچسپی ہو گی۔"

یہ کہہ کر اس نے ہلکے گلابی رنگ کا ایک خط کا کاغذ جو میز پر رکھا پڑا تھا میری طرف پھینکا۔ "یہ پچھلی ڈاک میں آیا ہے۔ براہِ کرم اسے بلند آواز سے پڑھیں"

خط بلا تاریخ تھا اور دستخط یا پتہ سے معرّیٰ تھا۔ اس کا مضمون یہ تھا:۔

"آج شب پونے آٹھ بجے، ایک شریف آدمی، ایک نہایت ہی اہم معاملہ کے متعلق آپ سے ملاقات کرنے کے لئے آئے گا۔ یورپ کے ایک شاہی خاندان کی جو اعلیٰ خدمات آپ نے حال ہی میں سرانجام دی ہیں ان سے ثابت ہو گیا ہے کہ آپ کے پاس نازک اور اہم معاملات بلاخوفِ افشا، سپرد کئے جا سکتے ہیں۔ آپ کی یہ تعریف ہم نے سب جگہ سنی ہے۔ وقتِ معیّنہ پر آپ اپنے کمرہ میں موجود رہیں اور اگر آپ کا ملاقاتی، نقاب پہن کر آئے تو آپ اسے برا نہ مانیں۔"

میں نے کہا "یہ واقعی ایک معمہ ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟"

"میرے پاس اس کے متعلق ابھی واقعات جمع نہیں ہوئے۔ واقعات کے ملنے سے پیشتر قیاس دوڑانا ایک فاش غلطی ہے۔ ایسا کرنے سے انسان

---

* خونابۂ عشق یعنی شرلک ہومز کا پہلا کارنامہ جس میں عشق و محبت اور خون و انتقام کی ایک پراسرار داستان نہایت دلچسپ پیرایہ سے بیان کی گئی ہے۔ مترجمہ شیخ فیروزالدین مراد مطبوعہ دارالاشاعت لاہور قیمت ایک روپیہ

غیر شاعرہ طور پر بجائے اس کے کہ قیاسات کو واقعات سے مطابق کرنے کی کوشش کرے، واقعات کو موڑ توڑ کر قیاسات کے مطابق بنانا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن خط کو دیکھیے۔ آپ اس سے کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟"

میں نے تحریر کو اور کاغذ کو بامعانِ نظر دیکھا اور اپنے دوست کی پیروی کرتے ہوئے کہا۔ "جس آدمی نے یہ خط لکھا ہے بظاہر دولت مند معلوم ہوتا ہے۔ یہ سستا کاغذ نہیں ہے یہ خاص طور پر مضبوط اور سخت ہے۔"

شرلک ہومز نے کہا۔ "یہ کاغذ واقعی خاص ہے۔ یہ انگریزی ساخت کا نہیں ہے۔ ذرا اسے روشنی کے سامنے تو رکھیے۔"

میں نے ایسا کیا اور میرے دوست نے مجھے سمجھایا کہ جو حروف کاغذ کی بناوٹ میں بنے ہوئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کاغذ بوہیمیا میں بنا ہے اور اس کا کاتب کوئی جرمن نژاد ہے۔ یہ سمجھا کر اس نے کہا۔ "اب صرف اس بات کا تصفیہ کرنا باقی رہ گیا ہے کہ وہ جرمن نژاد آدمی جو اپنے چہرہ پر نقاب پہننا پسند کرتا ہے۔ دراصل کون ہے۔ لیجئے اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو وہ حضرت ہمارے شبہات رفع کرنے کے لئے خود بنفسِ نفیس تشریف لا رہے ہیں۔"

جب اس نے یہ بات ختم کی تو مجھے گھوڑوں کے سموں اور گاڑی کے پہیوں کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد ہماری گھنٹی زور سے بجی۔ ہومز نے سیٹی بجائی اور کہا "آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑوں کی جوڑی ہے" پھر اس نے کھڑکی میں سے باہر جھانک کر کہا:۔ "ہاں۔ ایک عمدہ سی بگھی اور دو خوبصورت گھوڑے ہیں جن میں سے ہر ایک دو ہزار روپیہ سے کم قیمت کا نہیں ہے۔ صاحبِ من اگر اس ملاقات کا نتیجہ اور کچھ نہ نکلے تو بھی اس سے ہمیں کافی مالی نفع ہوگا۔"

"بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں اب تخفیف تصدیعہ کروں اور رخصت ہو جاؤں"

"ہرگز نہیں۔ براہِ کرم جہاں آپ تشریف رکھتے ہیں وہیں بیٹھے رہیے

وقائع نگاری کے بارے میں ناقص محسوس کرتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ معاملہ دلچسپ ہوگا"

"لیکن آپ کا موکل۔"

"آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ ممکن ہے مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہو اور اسے بھی ہو۔ وہ آرہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ اپنی آرام کرسی میں بیٹھ جائیے اور کامل غور و خوض سے اس معاملہ کو سنئے"

دروازے کے باہر ایک بھاری اور باوقار قدم کی آہٹ سنائی دی اور پھر کسی نے اسے تحکمانہ انداز سے زور کے ساتھ کھٹکھٹایا۔

شرلک ہومز نے کہا "اندر تشریف لے آیئے۔"

جو آدمی کمرے میں داخل ہوا وہ بمشکل چھ فٹ چھ انچ سے کم لمبا ہوگا۔ اس کا سینہ اور اعضا بہت مضبوط تھے اس کا لباس امیرانہ اور بھڑکیلا تھا اتنا بھڑکیلا کہ اسے انگلستان میں بدمذاقی پر محمول کیا جاتا۔ اس نے کرخت جرمن لہجے میں مجھ سے کہا "آپ کو میرا خط مل گیا تھا؟ میں نے لکھا تھا کہ میں آؤں گا" وہ ہم دونوں کی طرف دیکھتا تھا گویا کہ اسے شبہ تھا کہ کسے مخاطب کرے۔

شرلک ہومز نے کہا۔ "تشریف رکھئے۔ آپ میرے دوست اور رفیق ڈاکٹر واٹسن ہیں یہ جو بعض اوقات اب مجھے سربستہ بھیدوں کے انکشاف اور تحقیقات میں مدد دیتے ہیں۔ مجھے اس وقت کن صاحب سے اعزاز تکلم حاصل ہے؟"

"آپ مجھے نواب فان کرام، رئیس بوہیمیا کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے دوست، ایک صاحب عزت اور معتمد راز دار شریف آدمی ہیں جن کے روبرو میں ایک نہایت ہی ضروری بات کا انکشاف کر سکتا ہوں۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو میں آپ سے تنہائی میں گفتگو کرنا پسند کروں گا"

میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا لیکن شرلک ہومز نے میری کلائی پکڑ لی اور مجھے

میری کرسی میں دھکیل کر بٹھا دیا۔ اس نے کہا "یا تو ہم دونوں آپ کا راز سنیں گے یا کوئی بھی نہیں۔ آپ میرے دوست کے سامنے ہر ایک بات جو آپ مجھے سنانا پسند کر سکتے ہیں نہایت خوشی سے بیان کر سکتے ہیں"

نواب نے اپنا فراخ سینہ ہلایا اور کہا "اس صورت میں، میں آپ دونوں صاحبان سے دو سال کے لئے مکمل رازداری کا وعدہ لینا چاہتا ہوں۔ موجودہ وقت میں، جو بات میں آپ کے روبرو بیان کروں گا اس کے متعلق یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس سے یورپ کی تاریخ پر گہرا اثر پڑ سکتا ہے"

شرلک ہومز نے کہا "میں وعدہ کرتا ہوں"

"اور میں بھی"

ہمارے ملاقاتی نے اپنا سلسلۂ کلام شروع رکھا "آپ مجھے اس نقاب کے لئے معذور خیال کریں۔ میرے آقائے نامدار کی خواہش ہے کہ ان کا کارندہ بھی اپنے اصلی نام کو آپ سے چھپائے رکھے۔ چنانچہ مجھے اس امر کے اقبال کرنے میں کوئی دریغ نہیں ہے کہ اپنا جو لقب میں نے ابھی ظاہر کیا ہے، وہ صحیح نہیں ہے"

شرلک ہومز نے متانت کے ساتھ کہا "مجھے اس کا پیشتر سے علم تھا"

"حالات نہایت نازک ہیں اس لئے حتی الامکان ہر ایک قسم کی احتیاط لازم ہے۔ کیوں کہ ذرا سی بد احتیاطی سے یورپ کے ایک شاہی خاندان کے متعلق فتنہ برپا ہو جائے گا۔ میں آپ کو صاف صاف کیوں نہ بتا دوں، اس معاملہ میں بوہیمیا کے موروثی بادشاہوں کا خاندان مبتلا ہے"

"مجھے اس کی بھی خبر تھی" شرلک ہومز نے آرام کرسی میں اطمینان سے بیٹھ کر اور اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

ہمارے ملاقاتی نے بظاہر متعجب ہو کر میرے دوست کی سست، لیٹی ہوئی شکل کی

طرف دیکھا جس کے متعلق غالباً اس کے سامنے ایک نہایت ہی مستعد، تیز رسا اور تیز دماغ تیز فہم ہونے کی تعریف کی گئی تھی۔ شرلک ہومز نے اس کی خاموشی سے چونک کر اپنی آنکھیں کھولیں اور بے صبری سے اپنے دیوزاد موکل کی طرف دیکھ کر کہا:-

"اگر اعلیٰ حضرت ملک معظم اپنا معاملہ زیادہ وضاحت کے ساتھ صاف صاف بیان فرمائیں تو میں حضور کو بہتر مشورہ دے سکوں گا"

ہمارا ملاقاتی اپنی کرسی پرے کو دے پڑا اور کمرے میں بے قراری کے ساتھ ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ آخرالامر اس نے نہایت تیزی کے ساتھ نقاب پھاڑ ڈالی اور اسے فرش پر پھینک کر کہا "آپ کا قیاس صحیح ہے۔ میں ہی بوہیمیا کا بادشاہ ہوں۔ مجھے اس امر کو پوشیدہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

شرلک ہومز نے کہا "کوئی نہیں۔ حضور نے ابھی لب کشائی بھی نہ کی تھی کہ میں سمجھ گیا تھا کہ حضور بوہیمیا کے فرماں روا ہیں۔"

"لیکن آپ سمجھ سکتے ہیں" ہمارے عجیب ملاقاتی نے کرسی پر بیٹھ کر اور اپنا ہاتھ اپنی اُبھری ہوئی پیشانی پر پھیر کر کہا "کہ میں ایسے کام بذاتِ خود کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ بایں ہمہ معاملہ اس قدر زیادہ نازک تھا کہ میں کسی کارندے کو اپنے تئیں اس کے قابو میں دیئے بغیر حقیقت الامر سے آگاہ نہیں کر سکتا تھا۔ میں پراگ سے بھیس بدل کر محض آپ سے مشورہ کرنے کی خاطر آیا ہوں۔"

"پھر مشورہ کیجئے" شرلک ہومز نے ایک دفعہ پھر اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

"واقعات مختصراً یہ ہیں۔ عرصہ پانچ سال کا گزرا، وارسا میں مجھے ایک مدت تک رہنے کا اتفاق ہوا۔ جہاں مجھے مشہور و معروف عیارہ، آئرنی ایڈلر سے واقفیت پیدا کرنے کا موقع ملا۔ غالباً آپ اس نام سے آگاہ ہیں۔"

شرلک ہومز نے اپنی آنکھیں کھولے بغیر کہا "ڈاکٹر صاحب۔ ازراہِ کرم میرا

انڈکس اٹھائیے۔"

چند سال سے اس نے یہ عادت اختیار کی تھی کہ وہ مشہور اشخاص اور چیزوں کے متعلق ایک مثل مرتب کرتا جاتا تھا اور اس کا نظامِ ترتیب ایسا عمدہ تھا کہ نہایت سہولت کے ساتھ مختلف مضامین کے متعلق معلومات حاصل ہو جاتی تھیں۔ جب میں نے انڈکس اٹھا کر اسے دیا تو اس نے ورق گردانی کر کے کہا "سالِ ولادت ۱۸۵۸ء۔ مقام نیو جرسی۔ وارسا کے شاہی تھیٹر میں ایکٹرس رہ چکی ہے۔ خوب! اب لندن میں پرائیویٹ زندگی بسر کر رہی ہے۔ حضور نے شاید اس نوجوان عورت کو کوئی خط لکھا ہوگا اور اب شاید آپ وہ خط واپس لینا چاہتے ہیں۔"

"بے شک!"

"کیا کوئی خفیہ شادی ہوئی تھی؟"

"نہیں"

کسی قسم کے قانونی کاغذات یا اسناد اس کے پاس ہیں؟"

"نہیں"

"اس صورت میں، میں حضور کا مطلب سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر یہ نوجوان عورت آپ کا خط، کسی قسم کا تاوان حاصل کرنے کے لئے ظاہر کرے تو وہ اس کی واقعیت کیسے ثابت کر سکتی ہے؟"

"تحریر سے"

"اونہہ! وہ جعلی ہو سکتی ہے"

"میرا مخصوص خط کا کاغذ"

"چرایا جا سکتا ہے"

"میری اپنی مہر"

"ان کی نقل اتاری جا سکتی ہے"

"میری عکسی تصویر"

"وہ خریدی جا سکتی ہے"

"ہم دونوں اس تصویر میں موجود ہیں"

"معاذ اللہ! یہ یقیناً خرابی کی بات ہے۔ حضور نے واقعی اس امر میں لغزش کی ہے"

"میں اس وقت پاگل تھا میری عقل میرے قابو میں نہ تھی۔ میں اس وقت ولی عہد تھا اور بہت نوعمر تھا۔ اس وقت بھی میری عمر صرف تیس برس ہے"

"تو اس تصویر کو واپس لے لینا چاہیئے"

"ہم کوشش کرکے ناکام رہ چکے ہیں"

"حضور کو اس کے لئے ایک گراں قیمت ادا کرنی چاہیئے"

"وہ اسے نہیں بیچتی"

"پھر یہ چرائی جانی چاہیئے"

"پانچ مرتبہ اس کے چرانے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ دو دفعہ میرے ملازم اس کے گھر میں نقب لگا کر تلاشی لے چکے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم نے دوران سفر میں اس کا اسباب غلط مقام پر بھجوا کر حاصل کر لیا تھا۔ دو مرتبہ وہ راستہ میں پکڑی جا چکی ہے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا"

"کیا تصویر کا کچھ بھی پتہ نہیں ملا؟"

"مطلقاً نہیں"

شرلک ہومز ہنسا "یہ ایک چھوٹی سی خاصی مشکل مہم ہے"

بادشاہ نے ملامت کے انداز سے کہا "لیکن میرے لئے بہت اہم ہے"

"یقیناً بہت اہم۔ وہ تصویر سے کیا کام لینا چاہتی ہے؟"

"مجھے تباہ کرنا"

"لیکن کس طرح ؟"

"عن قریب، میری شادی، شاہ سکنڈینیویا کی دوسری بیٹی سے ہونے والی ہے۔ آپ کو غالباً اس کے خاندان کے سخت گیر اصولوں کی خبر ہوگی۔ وہ خود ایک بہت ہی نازک مزاج خاتون ہے۔ اگر میرے چال چلن کے متعلق ذرہ برابر شبہ پیدا ہوگیا تو تمام معاملہ درہم برہم ہوجائے گا۔"

"اور آئرنی ایڈلر ؟"

"تصویر کے بھیجنے کی دھمکی دیتی ہے۔ اور وہ یقیناً ایسا کرے گی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ضرور بھیجیگی۔ آپ اس کو نہیں جانتے - اس کا دل فولاد کا ہے۔ خدا نے اسے سب عورتوں سے زیادہ حسین چہرہ بخشا ہے لیکن دل مردوں سے بھی زیادہ مضبوط عطا کیا ہے۔ وہ مجھے ہرگز کسی دوسری عورت سے شادی نہ کرنے دیگی۔"

"آپ کو یقین ہے کہ ابھی تک اس نے تصویر نہیں بھیجی ہے؟"

"مجھے یقین ہے"

"کیوں کر"

"کیوں کہ اس نے کہا ہے کہ وہ تصویر اس دن بھیجیگی جس دن منگنی کا عام اعلان ہوگا۔ یہ آیندہ دوشنبہ کو ہوگا"

شرلک ہومز نے انگڑائی لے کر کہا "تو پھر ابھی ہمارے پاس تین دن کی مہلت ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کیوں کہ سر دست ایک دو ضروری حل طلب امور میرے پیش نظر ہیں۔ حضور اس اثنا میں لندن ہی میں تشریف فرما رہیں گے؟"

"یقیناً۔ آپ مجھے لنگھم میں نواب خان کرام کے پتہ پر مل سکتے ہیں۔"

"میں آپ کو اپنی کارگزاری کی اطلاع دیتا رہوں گا"

"براہ مہربانی مجھے ضرور مطلع کیجئے۔ مجھے بہت فکر لاحق ہوگا۔"

"اچھا تو روپیہ کے متعلق؟"

"آپ کو پورا اختیار ہے"

"سچ مچ؟"

"بندۂ خدا، میں اس تصویر کی بحالی کے لئے اپنی سلطنت کا ایک صوبہ دینے کے لئے تیار ہوں"

"لیکن موجودہ اخراجات کے لئے؟"

بادشاہ نے اپنے لبادہ کے نیچے سے ایک بھاری کیسہ نکالا اور اسے میز پر رکھ دیا

"اس میں ۳ ½ ہزار روپیہ کے پونڈ اور ½ ۱۰ ہزار روپیہ کے نوٹ موجود ہیں"

شرلک ہومز نے اپنی نوٹ بک کے ایک صفحہ پر رسید جلدی سے لکھ کر اسے دیدی اور آئرنی ایڈلر کا پتہ دریافت کیا۔

"بری اُنی لاج، سینٹ جان ووڈ"

شرلک ہومز نے اسے قلمبند کر لیا۔ "صرف ایک اور سوال" اس نے کہا "تصویر کتنی بڑی ہے؟"

"تخمیناً ۶ × ۴ انچ"

"بہت بہتر۔ گڈنائٹ یور میجسٹی مجھے یقین ہے کہ ہم عن قریب آپ کو کوئی اچھی خبر سنائیں گے۔ گڈنائٹ واٹسن" اس نے مجھے کہا جب کہ شاہی گاڑی کے پہیوں کی آواز گلی میں سنائی دی۔ "اگر آپ کل تین بجے سہ پہر یہاں آئیں گے تو میں اس معاملہ کے متعلق آپ سے مفصل گفت گو کر سکوں گا"

دوسرا حصہ

اگلے دن، ٹھیک تین بجے میں بیکر سٹریٹ پہنچ گیا لیکن شرلک ہومز ابھی تک

واپس نہیں آیا تھا۔ خادمہ نے مجھے بتایا کہ وہ صبح ۸ بجے سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ میں آگ کے پاس بیٹھ گیا اور یہ ارادہ کرلیا کہ جب تک وہ نہ آئیگا۔ میں اس کا انتظار کرتا رہوں گا کیوں کہ مجھے اس معاملہ میں بہت گہری دلچسپی پیدا ہوگئی تھی اور شرلاک ہومز کے ساتھ مل کر کام کرنا میرے لئے تفریح کا باعث ہونے کے علاوہ سبق آموز بھی تھا۔

چار بجنے کے قریب تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک میلا کچیلا مخمور سائیس کمرے میں داخل ہوا۔ گو میں اس امر کا بخوبی عادی تھا کہ اپنے دوست کو بھیس بدلے ہوئے دیکھوں لیکن اس کا کمال یہ تھا کہ اس بھروپ میں، میں اسے بمشکل پہچان سکا۔ میری طرف سر ہلا کر وہ خواب گاہ میں غائب ہوگیا جہاں سے وہ پانچ منٹ میں صاف شریفانہ لباس پہنے ہوئے باہر آیا۔ جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے اپنی ٹانگیں آگ کے سامنے پھیلا دیں اور چند لمحہ تک خوب کھل کھلا کر ہنستا رہا۔ اس کی ہنسی اس پر اتنی غالب آچکی تھی کہ وہ بمشکل بات کرسکتا تھا۔ آخرالامر میں نے اس سے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے؟

"ایک بہت ہی عجیب و غریب قصہ ہے۔ آپ ہرگز خیال نہیں کرسکتے کہ میں نے اپنی صبح کس طرح گزاری ہے اور اس کا خاتمہ کیسے ہوا ہے؟"

"واقعی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ غالباً آپ مس آئرنی ایڈلر کی عادات اور مکان کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔"

"بالکل ٹھیک لیکن خاتمہ غیر معمولی تھا۔ میں آپ کو بالتفصیل بتاتا ہوں۔ میں آج صبح یہاں سے آٹھ بجے بے کار سائیس کا بھیس بدل کر نکلا۔ سائیسوں کے درمیان حیرت انگیز ہمدردی اور برادریت ہوتی ہے۔ سائیس بن کر آپ ان سے تمام باتیں، جو دریافت کرنے کے قابل ہوں، دریافت کرسکتے ہیں۔ میں سیدھا برینی لاج پر پہنچ گیا۔ اس کی پشت پر پائیں باغ ہے اور سامنے کی طرف سڑک تک ایک دو منزلہ مکان بنا ہوا ہے۔ دائیں طرف ایک بڑی نشست گاہ ہے جس میں لمبی کھڑکیاں ہیں۔ میں سڑک پر اصطبل کے

قریب ٹہلتا رہا۔ پھر میں نے گھوڑوں کی مالش کرنے میں نوکروں کا ہاتھ بٹایا اور اس خدمت کے صلہ میں میں نے ایک جام شراب، تمباکو نوشی میں حصہ وافر اور مس ایڈلر کے متعلق ہر قسم کی معلومات کے علاوہ دو آنے بطور انعام حاصل کئے۔ نہ صرف انہوں نے مجھے مس ایڈلر کی سوانح عمری سنائی بلکہ اس پاس کے دس بارہ آدمیوں کے حالاتِ زندگی بھی سنائے جن کے متعلق مجھے مطلقاً کوئی دلچسپی نہ تھی لیکن جو مجھے مجبوراً خاموشی کے ساتھ سننے پڑے"

میں نے پوچھا "لیکن آئرنی ایڈلر کے متعلق کیا کچھ معلوم ہوا؟"

"اس حسن کی پری کے متعلق کچھ نہ پوچھئے، اس نے اس نواح میں سب آدمیوں کو اپنا شیفتہ اور متوالا بنا رکھا ہے، اس کا طرزِ زندگی بالکل سادہ ہے۔ وہ گاتی بجاتی ہے ہر روز بلاناغہ پانچ بجے سیر کے لئے گاڑی میں بیٹھکر باہر جاتی ہے اور ٹھیک سات بجے کھانا کھانے کے لئے واپس آتی ہے۔ مردوں میں سے، اس کا صرف ایک ملاقاتی ہے۔ وہ ایک ملیح خوبصورت من چلا جوان آدمی ہے ہر روز بلاناغہ ایک دفعہ اس سے ضرور ملنے آتا ہے لیکن اکثر اوقات روزانہ دو دفعہ ملتا ہے۔ اس کا نام مسٹر گاڈفری نارٹن ہے اور وہ ایک بیرسٹر ہے۔ جب میں ان کی تمام باتیں سن چکا تو میں نے بری آنی لاج کے قریب اِدھر اُدھر ٹہلنا شروع کر دیا اور اپنے طرزِ عمل پر غور کرنے لگا۔

"بظاہر یہ گاڈفری نارٹن اس معاملہ میں ایک ضروری شخص معلوم ہوتا ہے۔ اس کا بیرسٹر ہونا مخدوش تھا۔ ان کے تعلقات آپس میں کیا تھے اور اس کے بار بار آنے کی غرض و غایت کیا تھی؟ کیا وہ اس کی موکلہ، دوست یا محبوبہ تھی؟ اگر وہ اس کی موکلہ تھی تو غالباً اس نے وہ تصویر اس کے پاس منتقل کر دی ہوگی لیکن اگر وہ اس کی محبوبہ تھی تو یہ قیاس بہت غیر اغلب تھا۔ اس سوال کے تصفیہ کے بعد، میں یہ طے کر سکتا تھا کہ آیا میں اپنا کام بری آنی لاج پر شروع رکھوں یا بیرسٹر صاحب کے مکان کو اپنی مساعی کی جولانگاہ بناؤں، یہ ایک ضروری نکتہ تھا اور اس کی وجہ سے میری تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوگیا تھا۔ سب مجھے

اندیشہ ہے کہ میں آپ کو ان جزئیات کے اعادہ سے تنگ کر رہا ہوں لیکن اگر آپ صحیح حالات سمجھنا چاہتے ہیں تو میری ان چھوٹی چھوٹی مشکلات کا سمجھنا ضروری ہے۔"

میں نے جواب دیا "میں آپ کا مطلب من وعن سمجھ رہا ہوں"

"میں ابھی اس معاملہ کے متعلق غور کر رہا تھا کہ ایک گاڑی برنی لاج کی طرف آئی اور ایک شریف آدمی اس میں سے باہر کودا۔ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت وجیہ جوان آدمی تھا اور بادی النظر میں وہی آدمی تھا جس کا ذکر میں ابھی سن چکا تھا۔ اس کے انداز سے عجلت ٹپکتی تھی، اس نے کوچوان کو ٹھیرنے کا حکم دیا اور بے تکلف گھر کے اندر داخل ہو گیا۔

"وہ نصف گھنٹہ تک گھر میں رہا۔ میں باہر سے اس نشست گاہ میں مضطربانہ انداز سے چلتے ہوئے دیکھتا رہا۔ آئرنی ایڈلر وہاں موجود نہ تھی۔ جب وہ باہر آیا تو اس کے چہرہ پر پہلے سے بھی زیادہ گھبراہٹ اور عجلت کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے جیب میں سے اپنی گھڑی نکال کر غور سے دیکھی اور پھر کوچوان کو چلا کر کہا "شیطان کی طرح گاڑی تیز ہانکو پہلے ریجنٹ سٹریٹ میں چلو اور پھر سینٹ مانیکا کے گرجے کی طرف۔ اگر تم یہ کام بیس منٹ میں ختم کرو تو تمھیں آٹھ روپیہ انعام دیا جائے گا۔

"نارٹن کو گئے ہوئے ابھی کچھ عرصہ نہ ہوا تھا کہ ایک صاف ستھری چھوٹی سی گاڑی بہت تیزی کے ساتھ وہاں آئی اور آئرنی ایڈلر بے تحاشہ اس میں سے نکل کر گھر کی طرف لپکی اس وقت مجھے صرف اس کی ایک جھلک نظر آئی۔ وہ ایک اعلیٰ درجہ کی حسین عورت ہے۔ اس کا خوبصورت چہرہ واقعی ایسا ہے کہ ہر ایک آدمی اس کی خاطر جان دینے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ اس نے کوچوان کو چلا کر کہا "جان سینٹ مانیکا کے گرجے کی طرف جلدی چلو، اور اگر تم بیس منٹ میں مجھے وہاں پہنچا دو تو دس روپیہ انعام دونگی۔

"یہ موقع بہت ہی عمدہ تھا۔ میں ابھی اپنے دل میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ان کی گاڑی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ جاؤں کہ حسن اتفاق سے وہاں ایک کرایہ گاڑی بھی اسی وقت

اگلی۔ میں نے گاڑی والے سے کہا: "بارہ روپیہ انعام اگر تم سینٹ مانیکا کے گرجے تک مجھے بیس منٹ میں پہنچا دو۔" اس نے میری خستہ حالت کی طرف نظرِ استعجاب سے دیکھا لیکن میں اس کے اعتراض کرنے سے قبل گاڑی میں کود کر بیٹھ گیا۔ بارہ بجنے میں پچیس منٹ باقی تھے اور صاف ظاہر تھا کہ ان دونوں کا مدعا کیا ہے۔

"میرے کوچوان نے گاڑی بہت تیز چلائی لیکن وہ دونوں مجھ سے پیشتر وہاں پہنچ چکے تھے۔ میں کرایہ ادا کر کے گرجے کے اندر چلا گیا۔ گرجے کے اندر، ان دونوں کے سوائے جن کے تعاقب میں، میں وہاں آیا تھا اور ایک پادری کے علاوہ جو ان سے بحث کر رہا تھا اور کوئی متنفس نہ تھا۔ وہ سجدہ گاہ کے سامنے اکٹھے کھڑے تھے۔ میں نے ابھی گرجے کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ وہ تینوں میری طرف مڑے اور گاڈفری نارٹن جتنی تیز کہ وہ دوڑ سکتا تھا دوڑتا ہوا میری طرف آیا اور کہنے لگا: "شکر خدا کا۔ تم کافی ہو۔ آؤ جلدی آؤ۔"

"میں نے پوچھا: "آخر بات کیا ہے؟"

"اس نے کہا: "بندۂ خدا جلدی کرو۔ صرف تین منٹ باقی ہیں ورنہ یہ نکاح خلافِ قانون ہوگا۔"

"مجھے وہ کشاں کشاں سجدہ گاہ تک لے گیا اور پیشتر اس کے کہ میں کچھ سوچ سمجھ سکتا مجھے ان کی رسمِ نکاح خوانی میں بطور گواہ مدد دینی پڑی۔ یہ سب کچھ ایک چشم زدن میں ہوگیا۔ ایک طرف وہ شریف آدمی اور دوسری طرف وہ شریف بی بی میرا شکریہ ادا کر رہے تھے اور پادری صاحب الگ میرے حق میں دعائے خیر مانگ رہے تھے۔ مجھے اپنی اس عجیب حالت کا تصور اس وقت ہنسا رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نکاح خوانی کی رسم میں کچھ دقت تھی اور پادری کسی قسم کے گواہ کے بغیر ان کا خطبۂ نکاح پڑھنے سے انکاری تھا اور اس مشکل کا حل میری غیر متوقع موجودگی سے ہوگیا۔ دلہن نے مجھے ایک اشرفی انعام کے طور پر دی ہے جسے میں اپنی گھڑی کی زنجیر کے ساتھ بطور یادگار پہنا کروں گا۔"

میں نے کہا "واقعی یہ نہایت ہی عجیب و غریب واقعہ ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا؟"

"ان کی شادی سے میری ساری تجاویز مجھے درہم برہم ہوتی ہوئی معلوم ہوئیں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ لاحق ہو گیا کہ وہ دونوں ہنی مون منانے کے لئے کہیں باہر نہ چلے جائیں۔ اس لئے مجھے جو کچھ کرنا ہے وہ جلدی کر لینا چاہیئے۔ گرجے کے دروازے پر وہ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے وہ ٹمپل کی طرف چلا گیا اور وہ اپنے گھر کی طرف۔ جس وقت وہ اس سے جدا ہوئی اس نے اس سے کہا۔ "میں حسب معمول پانچ بجے سیر کے لئے پارک میں آؤنگی" مجھے اور کوئی بات سنائی نہ دی۔ وہ مختلف سمتوں میں چلے گئے اور میں اپنے انتظامات مکمل کرنے کے لئے روانہ ہو گیا"

"اب آپ نے کیا تدبیر سوچی ہے؟"

اس نے گھنٹی بجا کر کہا "پہلے تو مجھے کچھ ٹھنڈا گوشت اور دودھ کا ایک گلاس درکار ہے۔ میں آج اتنا مصروف رہا ہوں کہ مجھے مطلقاً خوراک کا خیال نہیں آیا۔ آج شام کو شاید اور بھی زیادہ مصروف رہونگا۔ ہاں مجھے یاد آیا، ڈاکٹر صاحب مجھے آج شام کو آپ کی معاونت کی ضرورت ہوگی"

"میں بخوشی حاضر ہوں"

"آپ خلافِ قانون کارروائی کرنے سے تو نہیں ڈرتے؟"

"مطلقاً نہیں"

"اور گرفتار ہونے سے بھی؟"

"نہیں۔ بشرطیکہ کسی صحیح کام کی تکمیل منظور ہو"

"ہمارے کام کی صحت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا"

"تو پھر میں آپ کا بندۂ بے دام ہوں"

"مجھے آپ کی مدد کا پہلے سے ہی یقین تھا"

"لیکن آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟"

"جب مسز ٹرنر کھانا لے آئیگی تو میں اپنا منصوبہ واضح طور پر بیان کردوں گا"

جب کھانا چنا گیا تو اس نے ایک گرسنہ آدمی کی طرح کھانا شروع کیا۔ اور مجھ سے کہا "میرے پاس وقت کم ہے اس لئے میں کھانا کھاتے ہوئے آپ کو سمجھاتا جاؤں گا۔ اب پانچ بجے گے ہیں دو گھنٹے کے اندر ہمیں بری انی لاج کے پاس موجود ہونا چاہیئے مس آئرنی بلکہ میڈم آئرنی سیر کرکے ۷ بجے واپس آئیگی۔ ہمیں اس کے استقبال کے لئے اس سے قبل وہاں پہنچ جانا چاہیئے"

"پھر کیا ہوگا؟"

"وہ سب کچھ آپ میرے اوپر چھوڑ دیں۔ میں نے تمام کارروائی کا پہلے ہی سے انتظام کردیا ہے۔ ایک ضروری بات یہ ہے کہ خواہ کچھ ہو جائے آپ میرے کسی کام میں فراحم نہ ہو صرف وہ کریں جو آپ سے کہا جائے"

"میں بالکل غیر جانب دار رہوں گا"

"بے شک۔ غالباً وہاں کچھ بدمزگی ہوگی۔ آپ اس میں کوئی حصہ نہ لیں۔ اس بدمزگی کا نتیجہ غالباً یہ ہوگا کہ مجھے گھر کے اندر اٹھا کر لیجایا جائے گا۔ چار یا پانچ منٹ کے بعد نشست گاہ کی کھڑکی کھلے گی۔ آپ اس کھڑکی کے پاس کھڑے رہیں"

"بہت خوب"

"آپ میری طرف متوجہ رہیں کیوں کہ میں اندر سے آپ کو نظر آتا رہوں گا"

"بہتر"

"اور جب میں اپنا ہاتھ اٹھاؤں۔ اس طرح۔ آپ اس وقت کمرے کے اندر وہ چیز پھینک دیں گے جو میں آپ کو دونگا اور بمجرد پھینکنے کے "آگ! آگ!" پکارنا شروع کردیں گے آپ میرا مطلب سمجھتے ہیں نا؟"

"بخوبی"

اس نے اپنی جیب میں سے ایک لمبی چرٹ نما چیز نکال کر کہا "یہ کوئی خطرناک چیز نہیں ہے یہ ایک معمولی دھواں دینے والی ہوائی ہے جو آتش بازی میں بالعموم استعمال ہوتی ہے اس کے دونوں سروں پر ٹوپیاں چڑھی ہوئی ہیں تاکہ یہ خود بخود مشتعل ہو سکے۔ آپ کا کام صرف اسی قدر ہے جب آپ آگ! آگ!! پکاریں گے تو بہت سے آدمی آپ کے ہم آہنگ ہو جائیں گے اس کے بعد آپ گلی کے سرے تک چلے جائیں۔ دس منٹ کے بعد میں آپ کو آملوں گا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے اپنا مطلب واضح کر دیا ہے"

"میرا کام یہ ہے کہ کسی بات میں حصہ نہ لوں، کھڑکی کے پاس کھڑا رہوں، آپ کی طرف متوجہ رہوں اور آپ کے اشارہ پر یہ چیز کمرے کے اندر پھینک دوں، پھر آگ آگ کی شور پکار شروع کردوں اور بعد ازاں گلی کے سرے پر آپ کا انتظار کروں"

"بالکل صحیح"

"تو پھر آپ میرے اوپر اعتماد کلی کر سکتے ہیں"

"یقیناً۔ اچھا تو اب مجھے اپنے منصوبہ کی تکمیل کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے"

وہ اپنی خواب گاہ میں غائب ہو گیا اور چند لمحوں کے بعد ایک سادہ لوح، ملنسار پادری کے لباس میں برآمد ہوا۔ اس کو بھیس بدلنے میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ نہ صرف اس نے اپنا لباس بدلا بلکہ اس کا انداز، اس کی عادات وخصائل یہاں تک کہ اس کی روح بھی ایک نئے بھیس کے ساتھ بدلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ میرا یہ راسخ عقیدہ ہے کہ اس کے تحقیقات جرائم میں منہمک ہو جانے سے، تھیٹر کو ایک بہترین ایکٹر اور سائنس کو ایک عالی موجد کا نقصان ہوا ہے۔

سوا چھ بجے ہم بیکر سٹریٹ سے روانہ ہوئے۔ ابھی سات بجنے میں دس منٹ باقی تھے کہ ہم بری آنی لاج کے پاس پہنچ گئے۔ ہم نے آئرنی ایڈلر کے انتظار میں وقت گزارنے

کے لئے وہاں اِدھر اُدھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ میں نے لاج کو شرلک ہومز کے بیان کے عین مطابق پایا لیکن میری توقع کے خلاف اس کے گرد و نواح میں بہت زیادہ رونق تھی گو شام کی تاریکی چھا گئی تھی تاہم وہاں بہت سے مزدور، ایک طرف کھڑے ہو کر تمبا کو نوشی میں مصروف ہنس رہے تھے، ایک چاقو تیز کرنے والا اپنا پہیہ لئے ہوئے ایک طرف کھڑا تھا دو سپاہی ایک آئی کے ساتھ خوش طبعی کر رہے تھے اور بہت سے خوش پوش نوجوان، منہ میں سگرٹ لئے اِدھر اُدھر ٹہل رہے تھے۔

جب ہم مکان کے سامنے اس طرح ٹہل رہے تھے شرلک ہومز نے مجھ سے کہا "آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اس شادی سے معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ تصویر اب ایک دو دھاری تلوار کا کام دے سکتی ہے۔ یہ امر از حد قرین قیاس ہے کہ وہ اس کو اپنے شوہر کی نظروں سے چھپانے کی اتنی ہی خواہشمند ہو گی جتنا کہ ہمارا موکل اسے اپنی ملکہ سے چھپانا چاہتا ہے۔ اب سوال یہ درپیش ہے کہ یہ تصویر ہمیں کہاں دستیاب ہو سکتی ہے؟ یہ بات غیر اغلب ہے کہ وہ اسے ہر وقت اپنے پاس رکھتی ہو۔ تصویر اتنی بڑی ہے کہ ایک عورت کے لباس میں بمشکل چھپائی جا سکتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ بادشاہ اس کو سفر میں پکڑوا کر اس کی جامہ تلاشی کروا سکتا ہے۔ اس سے قبل ایسی دو ناکام کوششیں ہو چکی ہیں۔ اس لئے ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ تصویر کو ہر وقت اپنے پاس نہیں رکھتی"۔

"تو پھر وہ اسے کہاں رکھ سکتی ہے؟"

"یا تو اپنے خزانچی کے پاس یا اپنے وکیل کے پاس۔ ہر دو شقیں ممکن ہیں لیکن میری ذاتی رائے ان کے خلاف ہے۔ مستورات بالعموم اخفا پسند ہوتی ہیں اور وہ اپنے بھید اپنے ہی قبضہ میں رکھنا پسند کرتی ہیں۔ ان کو جس قدر اعتماد اپنی ذات کے اوپر ہوتا ہے کسی کاروباری آدمی پر نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں اسے یہ احتمال ضرور ہو گا کہ کوئی دوسرا آدمی طمع یا خوف کے اثر سے تصویر کو بادشاہ کے حوالہ کر سکتا ہے۔ نیز یہ امر بھی قابل توجہ

ہے کہ وہ اسے چند دنوں کے اندر استعمال کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے تصویر ایسی جگہ پر ہونی چاہیے جہاں سے وہ اسے بروقت بآسانی حاصل کر سکتی ہے۔ یقیناً یہ اس کے گھر میں موجود ہے۔"

"لیکن اس کے گھر میں دو دفعہ نقب لگ چکی ہے۔"

"اونہہ! انہیں صحیح جگہ معلوم نہ تھی۔"

"تو کیا وہ آپ کو معلوم ہے؟"

"نہیں مجھے معلوم نہیں ہے لیکن وہ خود مجھے بتا دیگی۔"

"کیا وہ انکار نہ کرے گی؟"

"وہ انکار کرنے کے ناقابل ہوگی۔ لیکن مجھے ایک گاڑی کے آنے کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔ یہ اس کی گاڑی ہے۔ اب آپ میری ہدایات پر لفظ بہ لفظ عمل کرنے کے لئے تیار رہیں۔"

تھوڑی دیر کے بعد ایک خوبصورت چھوٹی سی گاڑی بری انی لاج کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ جونہی گاڑی وہاں ٹھہری، ایک مزدور انعام کی طمع سے دروازہ کھولنے کے لئے لپکا لیکن ایک دوسرے مزدور نے اسے دھکا دے کر گرا دیا اور خود دروازہ کھولنے کے لئے آگے بڑھا۔ اس پر دونوں میں خوب لڑائی ہونی شروع ہوگئی جو تماشائیوں کے ہجوم اور دونوں مزدوروں کے طرفداروں کی شرکت سے ایک خاصی جنگ بن گئی۔ جب آئرنی ایڈلر گاڑی پر سے نیچے اتری تو اس کے لئے قدم بڑھانا محال تھا کیونکہ جھگڑالو آدمی ہر طرف سے اس کو گھیرے ہوئے تھے۔ شرلک ہومز خاتون کی حفاظت کے لئے آگے بڑھا لیکن جونہی وہ اس کے قریب پہونچا اس نے ایک چیخ ماری اور دھم سے نیچے گر پڑا۔ اور اس کے چہرے پر لہو بہنا شروع ہوگیا۔ اس حادثہ کے بعد مزدور، سپاہی اور دیگر معمولی حیثیت کے تماشائی، اِدھر اُدھر جدھر ان کے سینگ سمائے بھاگ گئے لیکن خوش پوش نوجوان، جنہوں نے لڑائی میں کچھ حصہ نہ لیا تھا بلکہ اسے

دور ہی سے دیکھ رہے تھے معزز خاتون اور مجروح پادری کی مدد کے لئے آگے بڑھے۔ آئرنی ایڈلر مکان کے زینہ پر جلدی سے جا کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے گلی کی طرف منہ کر کے کہا "کیا بیچارے شریف آدمی کو بہت چوٹ لگی ہے؟"

بہت سی آوازوں نے پکار کر کہا "وہ مر گیا ہے"

ایک اور نے کہا "نہیں نہیں۔ ابھی تک اس میں جان باقی ہے۔ لیکن ہسپتال میں پہونچنے سے قبل وہ ضرور مر جائے گا"

ایک عورت نے کہا "وہ ایک بہادر آدمی ہے۔ وہ بدمعاش معزز خاتون کا بٹوا اور گھڑی ضرور اڑا لے جاتے اگر یہ انھیں اپنی جان پر کھیل کر نہ روک دیتا۔ شکر ہے خدا کا وہ اب سانس لے رہا ہے"

"وہ گلی میں پڑا نہیں رہ سکتا۔ جناب میم صاحبہ کیا ہم اسے آپ کے گھر میں لے آئیں؟"

"یقیناً۔ اسے نشست گاہ میں لے آئیے۔ وہاں ایک آرام دہ پلنگ ہے۔ ادھر سے آئیے"

اس طور سے شرلک ہومز نہایت متانت کے ساتھ بری انی لاج کے اندر داخل ہو گیا۔ میں کھڑکی کے پاس، اپنی مقررہ جگہ پر کھڑا ہو کر اس کی طرف بغور دیکھ رہا تھا۔ گھر میں لیمپ روشن تھے لیکن دروازوں اور کھڑکیوں کے آگے پردے ابھی نہیں کھینچے گئے تھے۔ اس لئے میں اسے پلنگ پر لیٹے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ شرلک ہومز اپنے کئے پر نادم تھا یا نہیں لیکن میری حالت یہ تھی کہ اس خوبصورت فرشتہ رو عورت کو دیکھنے کے بعد مجھے اس سازش میں شریک ہونے کا بہت افسوس تھا۔ تاہم اس وقت شرلک ہومز کی مفوضہ خدمت میں کوتاہی کرنا اس سے غداری کرنا تھا۔ اس لئے میں نے اپنا چھ کڑاکے ہوائی کو اپنے لبادہ کے نیچے سے باہر نکال لیا اور اس خیال سے اپنے تئیں تسلی دی کہ ہم ائرنی ایڈلر کو کسی قسم کا گزند

نہیں پہنچا رہے بلکہ اسے ایک درہشتی کو نقصان پہنچانے سے روک رہے ہیں۔

شرلک ہومز پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اس طرح اشارہ کر رہا ہے جیسے اس کا سانس گھٹ رہا ہے اور کھلی ہوا کا محتاج ہے۔ ایک خادمہ لپکی ہوئی آئی اور اس نے کھڑکی کھول دی۔ اسی وقت میں نے اسے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ یہ اشارہ پا کر میں نے ہوائی کمرے میں پھینک دی اور "آگ! آگ!" پکارنا شروع کر دیا۔ ابھی یہ لفظ میرے منہ سے باہر نہیں نکلا تھا کہ تمام تماشائی۔ خوش پوش اور مزدور، شریف آدمی اور ملازمت پیشہ مرد اور عورتیں۔ "آگ! آگ!" کی چیخ پکار میں میرے ہم آہنگ ہو گئے دھوئیں کے سیاہ بادل کمرے میں نظر آتے تھے اور کھڑکی میں سے باہر نکل رہے تھے۔ میں نے دھوئیں میں عورتوں مردوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا اور ایک لمحہ بعد شرلک ہومز کی تیز آواز میرے کان میں پڑی کہ آگ نہیں لگی۔ میں اس ہجوم میں سے بچ کر سڑک کے موڑ پر آ کھڑا ہوا۔ اور دس منٹ بعد اپنے دوست کو اپنے پاس کھڑا دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ وہ چند لمحہ تک تیزی سے چپ چاپ چلتا رہا۔ جب ہم کافی دور پہنچ گئے تو اس نے کہا "ڈاکٹر صاحب آپ نے اپنا کام بہت اچھی طرح سے سرانجام دیا۔ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے"

"آپ نے تصویر پا لی ہے؟"

"مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں رکھی ہے"

"آپ نے کیسے معلوم کیا؟"

"اس نے مجھے تصویر کی جگہ خود بتائی جیسا کہ میں آپ سے کہہ گیا تھا"

"میں ابھی تک کچھ نہیں سمجھا"

اس نے ہنس کر کہا "میں آپ کو زیادہ عرصہ تک پریشانی میں مبتلا رکھنا پسند نہیں کرتا۔ اور نہ اس معاملہ میں کوئی خاص بھید کی بات ہے۔ یہ تو آپ تاڑ گئے ہوں گے

...کی میں جیسے آدمی موجود تھے ہمارے معاون تھے۔ وہ آج شام کے لئے ہمارے
ملازم تھے"

"بہت خوب"

"پھر جب تنازعہ برپا ہوا تو میرے ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی
تھی میں آگے بڑھا، نیچے گر پڑا، اپنے چہرہ پر رنگ والے ہاتھ لگالئے اور میری شکل قابل
رحم بن گئی۔ یہ ایک پرانی چال ہے"

"میں یہ سمجھ گیا تھا"

"پھر لوگ سب مجھے اٹھا کر گھر میں لے گئے۔ آئرنی ایڈلر کو اس کے سوا اور کوئی چارہ
نہ تھا۔ مجھے نشست گاہ میں لٹایا گیا جس پر مجھے خاص شبہ تھا۔ انھوں نے مجھے پلنگ
پر لٹایا۔ میں نے ہوا کے لئے اشارہ کیا اور انھیں مجبوراً کھڑکی کھولنی پڑی جس سے آپ کو
موقع مل گیا"

"لیکن اس سے آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟"

"بہت کچھ۔ جب کسی عورت کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کے گھر کو آگ لگ گئی
ہے تو وہ یک لخت اس چیز کی طرف دوڑتی ہے جو اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتی
ہے۔ یہ ایک زبردست فطری خواہش ہے۔ اور میں نے اکثر مرتبہ اس سے فائدہ
حاصل کیا ہے۔ میں آپ کو کئی ایک جرائم کی داستان سنا سکتا ہوں جن میں مجھے اسی ایک
راز کی تعمیم سے کامیابی حاصل ہوئی۔ ایک بیاہی ہوئی عورت اپنے ننھے بچے کی طرف
دوڑتی ہے اور ایک ناکتخدا لڑکی اپنے زیورات کے ڈبہ کی طرف۔ موجودہ حالت میں، میں
یہ بات بخوبی سمجھے ہوئے تھا کہ آئرنی ایڈلر کو اس تصویر سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری
نہیں ہے۔ آگ لگنے کا دھوکا نہایت کامیابی سے دیا گیا تھا۔ دھوئیں کی کثرت اور
آگ کی چیخ پکار قوی سے قوی دل کے ہلا دینے کے لئے کافی تھی۔ آئرنی ایڈلر عیارہ

سہی لیکن پھر بھی عورت ذات ہی حکیہ میں آگئی۔ تصویر ایک طاق میں جس کے اوپر لکڑی کا ڈھکنا لگا ہوا ہے اور جو بڑی گھڑی سے ڈھکا ہوا ہے رکھی ہے۔ وہ وہاں فوراً پہنچ گئی اور جب اس نے اس کو وہاں سے نکالا تو میں نے اسے دیکھ لیا۔ جب میں نے کہا کہ آگ سچ مچ نہیں لگی تو اس نے اسے اپنی جگہ پر رکھ دیا، ہوائی کی طرف نگاہ دوڑائی اور کمرے میں سے بھاگ گئی۔ بعد ازاں میں نے اسے اس وقت تک نہیں دیکھا۔ میں اٹھا اور معذرت کر کے گھر سے باہر نکل آیا۔ میں مذبذب تھا کہ تصویر اسی وقت حاصل کر لوں یا نہ۔ لیکن کوچوان کمرہ میں آگیا تھا اور چونکہ میری طرف غور سے دیکھ رہا تھا اس لئے میں نے التوا کو مرجح سمجھا۔ غیر مناسب تعجیل سے بنا بنایا کھیل بگڑ سکتا ہے۔"

میں نے پوچھا "اور اب؟"

ہماری مہم تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ میں یہاں بادشاہ کے ساتھ کل آؤں گا اور اگر آپ بھی ہمارے ساتھ آنا پسند کریں تو آپ بھی آجائیے گا۔ نوکر ہمیں نشست گاہ میں بٹھائیں گے تاکہ ہم خاتون کی آمد کا انتظار کریں لیکن اغلب یہی ہے کہ جب وہ آئے گی تو میدان صاف ہوگا، نہ ہم وہاں ہوں گے اور نہ ہی تصویر۔ شاید ہز مجسٹی کو تصویر اپنے ہاتھ سے حاصل کرنے کی خوشی زیادہ ہوگی۔"

"آپ ملاقات کے لئے کب جائیں گے"

"کل صبح آٹھ بجے۔ وہ اس وقت تک خواب گاہ میں سے باہر نہیں نکلی ہوگی پس میدان ہمارے لئے صاف ہوگا۔ علاوہ ازیں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ شادی کے بعد اس کی زندگی اور عادات میں کامل تبدیلی پیدا ہو جائے۔ مجھے بادشاہ سلامت کو فوراً بذریعہ تار مطلع کرنا چاہیئے۔"

ہم بیکر سٹریٹ پہنچ گئے تھے اور اپنے دروازہ پر کھڑے تھے۔ شرلک ہومز اپنی جیبوں کو چابی کی تلاش میں ٹٹول رہا تھا کہ کسی راہ گزر نے کہا "گڈ نائٹ! مسٹر شرلک ہومز"

اس وقت سڑک پر متعدد زن و مرد تھے لیکن یہ سلام غالباً ایک نازک اندام
لبادہ پوش نوجوان نے جو اب تیزی سے چلا جا رہا تھا کیا تھا۔
شرلک ہومز نے نیم تاریک سڑک کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور کہا "میں نے
یہ آواز پہلے بھی سنی ہے لیکن میں متعجب ہوں کہ یہ کون ہے۔"

تیسرا حصہ

اس رات کو میں شرلک ہومز کے پاس سویا۔ صبح کو ہم ناشتہ کر رہے تھے کہ شاہ
بوہیمیا کمرے میں گھس آیا۔ اس نے شرلک ہومز کو دونوں شانوں سے پکڑ کر اور اس کے
چہرہ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا "کیا واقعی آپ نے تصویر حاصل کر لی ہے؟"

"ابھی نہیں"

"لیکن آپ کو امید ہے"

"مجھے امید ہے"

"تو پھر اٹھئے میں جانے کے لئے ہمہ تن بیتاب ہوں"

ہم بادشاہ کی گاڑی میں بیٹھ کر بری انی لاج کی طرف روانہ ہو گئے۔ شرلک ہومز
نے راستہ میں کہا:-

"آئرنی ایڈلر کی شادی ہو گئی ہے"

"شادی! کب"

"کل"

"کس کے ساتھ؟"

"ایک انگریز بیرسٹر مسمی نارٹن کے ساتھ"

"لیکن اسے اس کے ساتھ کچھ محبت نہ ہوگی"

"میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے"

"کیوں؟"

"اس لئے کہ اس طور سے وہ حضور کو آئندہ نہ ستا سکے گی۔ اگر اسے اپنے خاوند کے ساتھ پیار ہے تو یقیناً وہ حضور سے محبت نہیں کرتی ہوگی اور اگر اسے حضور سے محبت نہیں ہے تو وہ حضور کی شادی میں مزاحم نہ ہوگی"

"یہ سچ ہے! لیکن۔ ہائے کاش وہ میری ہم رتبہ ہوتی! وہ ایک یگانہ روزگار ملکہ بن سکتی تھی" یہ کہہ کر بادشاہ فکر میں غرق ہوگیا۔ یہاں تک کہ ہم برینی لاج تک پہنچ گئے۔

برینی لاج کا دروازہ کھلا تھا اور ایک ضعیفہ سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔ جب ہم گاڑی پر سے اترے تو وہ ہمیں تمسخرانہ انداز سے دیکھتی رہی۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا "میں خیال کرتی ہوں کہ آپ مسٹر شرلک ہومز ہیں"

میرے دوست نے اس کی طرف حیرت کے ساتھ دیکھ کر کہا "ہاں میں مسٹر شرلک ہومز ہوں"

"بے شک۔ بیگم صاحبہ کو یقین تھا کہ آپ تشریف لائیں گے۔ ہماری بیگم صاحبہ آج صبح سوا پانچ بجے کی گاڑی میں چیرنگ کراس سٹیشن سے سوار ہوکر براعظم کی سیر کے لئے چلی گئی ہیں"

"واقعی!" شرلک ہومز نے متعجب ہوکر ایک یاس آمیز لہجہ میں کہا "کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ انگلستان سے روانہ ہوگئی ہیں؟"

"ہاں"

"اور کاغذات!" بادشاہ نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا "اب کچھ نہیں ہوسکتا"

"ابھی معلوم ہوجائے گا" شرلک ہومز تیزی کے ساتھ نوکر کے پاس سے آگے بڑھا اور نشست گاہ میں داخل ہوگیا۔ بادشاہ سلامت اور میں اس کے پیچھے تھے۔ کمرے

میں اسباب سب طرف بکھرا پڑا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ اس نے گزشتہ شب بہت عجلت کے ساتھ سفر کی تیاری کی ہے۔ شرلک ہومز گھڑی کی طرف بڑھا اور اسے ایک طرف ہٹا کر اس کے پیچھے سے اس نے ایک لکڑی کا تختہ علیحدہ کیا اور اپنا ہاتھ طاق میں ڈال کر ایک تصویر اور ایک خط نکالا۔ تصویر آئرنی ایڈلر کی تھی اور خط پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی " بخدمت مسٹر شرلک ہومز۔ یہ خط طلبی کا منتظر رہے گا" میرے دوست نے اسے جلدی سے کھولا اور ہم تینوں نے اسے پڑھا۔ اس پر سابقہ رات، نصف شب کا وقت لکھا ہوا تھا اور اس کا مضمون یہ تھا:

"مکرمی مسٹر شرلک ہومز۔ آپ نے واقعی اپنا کام بہت چالاکی سے کیا تھا۔ میں بالکل آپ کے دھوکے میں آگئی تھی۔ آگ کی چیخ و پکار تک مجھے کسی قسم کا شبہ نہ تھا۔ لیکن جب مجھے خیال آیا کہ میں اپنا بھید آپ پر ظاہر کر چکی ہوں تو میں نے سوچنا شروع کیا۔ کئی مہینے گزرے مجھے آپ کے متعلق اطلاع مل چکی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر بادشاہ سلامت نے کوئی کارندہ ملازم رکھا تو وہ یقیناً آپ ہی ہونگے۔ میں تسلیم کرتی ہوں کہ آپ نے نہایت شطارت سے، مجھے چکمہ دیا اور جو کچھ معلوم کرنا چاہتے تھے میری اپنی وساطت سے معلوم کر گئے۔ جب مجھ سے یہ غلطی سرزد ہو چکی اس وقت میرے دل میں شبہ سا پیدا ہوا۔ مگر اس وقت میرے دل میں ایک ایسے نرم دل اور معزز پادری کے خلاف کوئی برا خیال نہ آیا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ میری تربیت بطور ایک ایکٹرس کے ہو چکی ہے اور مردانہ لباس میرے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ میں اس کی وساطت سے بسا اوقات آزادی حاصل کرتی ہوں۔ میں نے اپنے کوچوان جان کو آپ کے تاڑنے کے لئے بھیجا اور خود اوپر جا کر مردانہ لباس پہن لیا اور جونہی کہ آپ وداع ہوئے نیچے آگئی۔

"میں آپ کے دروازے تک آپ کے پیچھے پیچھے گئی اور اس طرح مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی طور پر مشہور و معروف مسٹر شرلک ہومز میرے کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں

پھر میں نے، قدرے تہور کے ساتھ آپ کو گڈ نائٹ کہی اور ٹمپل کی طرف اپنے خاوند سے ملنے کے لئے روانہ ہوگئی۔

"ہم دونوں نے یہی مناسب خیال کیا کہ جب شرلک ہومز جیسی ایک زبردست شخصیت ہمارے مخالف ہو تو ہمارے لئے بھاگ جانا ہی سب سے زیادہ مناسب کارروائی ہے تصویر کے متعلق آپ کے موکل کو مطمئن رہنا چاہیئے ہیں اب اس سے بہتر آدمی سے محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔ بادشاہ کو اب میری طرف سے کسی قسم کی مزاحمت کا خطرہ نہیں رکھنا چاہیئے گو اس نے مجھے بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ میں تصویر کو اپنے پاس آئندہ صرف اپنی حفاظت کے لئے رکھونگی تاکہ اگر وہ میرے خلاف کوئی کارروائی کرے تو میں اپنا بچاؤ کر سکوں۔ میں اپنی ایک تصویر چھوڑتی ہوں جو شاید وہ اپنے پاس رکھنی پسند کرے۔ مسٹر شرلک ہومز، میں ہوں

آپ کی مخلص

آئرنی نارٹن (ایڈلر)"

جب ہم تینوں یہ خط پڑھ چکے تو شاہ بوہیمیا نے کہا "واللہ۔ کیسی بے نظیر عورت ہے! کیا میں نے آپ کو نہیں بتایا تھا کہ وہ کتنی مستعد اور مستقل مزاج ہے کیا وہ ایک اعلیٰ ملکہ نہ بنتی؟ کاش وہ میری ہم رتبہ ہوتی!"

شرلک ہومز نے سرد مہری سے کہا "مجھے اس خاتون کا جس قدر تجربہ ہوا ہے اس سے وہ مجھے حضور سے بالکل مختلف معلوم ہوتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں حضور کی خدمت کو بحسن اسلوب ختم نہیں کر سکا"

بادشاہ نے تپاک سے کہا "برخلاف اس کے آپ نے جو کچھ کیا ہے بہت عمدہ کیا ہے مجھے معلوم ہے کہ وہ اپنے قول کی پکی ہے۔ تصویر اب ایسی ہی محفوظ ہے جیسے کہ وہ آگ کے

سپرد کر دی گئی ہو"

"میں حضور کے یہ خیالات سن کر بہت مسرور ہوں"

"میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ براہِ کرم مجھے بتائیے کہ میں کس طرح سے آپ کو کافی صلہ دے سکتا ہوں۔ یہ انگشتری۔"

اس نے اپنی انگلی سے ایک جڑاؤ انگشتری اتار کر اپنی ہتھیلی پر رکھی۔

شیرلک ہومز نے کہا "حضور کے پاس ایک ایسی چیز ہے جسے میں اس سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں"

"آپ اس کا نام بتائیں مجھے اس کے دینے میں کچھ دریغ نہ ہوگا"

"یہ تصویر!"

بادشاہ نے متحیر ہو کر اس کی طرف دیکھا اور کہا "آئرنی کی تصویر! بہت اچھا اگر آپ کی یہی خواہش ہے"

"میں حضور کا بہت مشکور ہوں۔ اب اس معاملہ کے متعلق اور کوئی کام باقی نہیں ہے۔ میں نہایت عزت و افتخار کے ساتھ حضور کی خدمت میں تسلیمات بجا لاتا ہوں"

وہ جھکا اور جو ہاتھ بادشاہ نے اس کے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے بڑھایا ہوا تھا اسے دیکھے بغیر وہ میرے ہمراہ اپنے مکان کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس طور سے سلطنتِ بوہیمیا کا ایک عظیم الشان خطرہ ٹل گیا اور شرلک ہومز کی مساعی ایک عورت کی دانائی سے ناکام رہیں۔ پہلے وہ عورتوں کی چالاکی کا مذاق اڑایا کرتا تھا لیکن اس کے بعد اس کا منہ اس بارہ میں بالکل بند ہو گیا ہے۔ جب کبھی وہ آئرنی ایڈلر کا یا اس کی تصویر کا ذکر کرتا ہے تو وہ اس کو "بے نظیر عورت" کے معزز نام سے یاد کرتا ہے۔

دوسری کہانی

مڑے ہوئے ہونٹ والا شخص

معذرت !

(یہ کہانی موجود نہیں)

تیسری کہانی

ثمین نیلم

حصہ اوّل

میں، بڑے دن کے بعد، اپنے دوست شرلک ہومز کی مزاج پرسی کے لئے آیا
وہ پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس تازہ اخباروں کا ایک انبار پڑا ہوا تھا۔
پلنگ کے پاس ایک چوبی کرسی پڑی تھی جس کی پشت پر ایک بدنما شکستہ ٹوپی

ٹنگی ہوئی تھی۔ کرسی کے اوپر ایک محدب شیشہ اور ایک چمٹی پڑی ہوئی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ٹوپی وہاں معائنہ کی غرض سے لٹکائی گئی ہے۔

میں نے کہا "شاید آپ کام میں مصروف ہیں میں حائل تو نہیں ہوا؟"

"بالکل نہیں۔ میں خوش ہوں کہ آپ آ گئے۔ اب میں آپ کے سامنے اپنے نتائج پر بحث کر سکتا ہوں۔ یہ معاملہ نہایت خفیف ہے" (اس نے ٹوپی کی طرف اشارہ کر کے کہا) "لیکن اس کے متعلق بعض امور تنقیح طلب، دلچسپ اور سبق آموزی سے خالی نہیں ہیں"

میں آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور جلتی ہوئی آگ کے سامنے اپنے ہاتھ تاپنے لگا کیونکہ اس روز کہر جمی ہوئی تھی۔ میں نے کہا "میں خیال کرتا ہوں کہ گو بظاہر یہ ٹوپی حقیر سی معلوم ہوتی ہے، تاہم کوئی خوفناک قصہ اس سے وابستہ ہے اور یہ آپ کو کسی راز کے انکشاف اور کسی جرم کی تحقیقات میں رہنمائی کر سکے گی۔"

شرلک ہومز نے ہنس کر کہا "نہیں نہیں کوئی جرم نہیں ہے۔ یہ صرف ان معمولی واقعات میں سے ایک ہے جو ہر روز، چند مربع میل میں چالیس لاکھ آدمیوں کی گنجان آبادی کے باعث، بکثرت ہوتے رہتے ہیں۔ آپ حوالدار پیٹرسن کو جانتے ہیں؟"

"ہاں"

"یہ ٹوپی اس نے پائی تھی۔ اس کے مالک کا پتہ نہیں۔ آپ سے میری یہ استدعا ہے کہ آپ اس کو محض ایک بوسیدہ کلاہ کی حیثیت سے نہ دیکھیں بلکہ اسے ایک حل طلب دماغی مسئلہ تصور کریں۔ پہلے میں آپ کو مختصراً اس ٹوپی کی سرگزشت سناتا ہوں صحیح واقعات یہ ہیں، بڑے دن کی صبح کو ۴ بجے پیٹرسن جو کہ ایک دیانتدار آدمی ہے، ٹاٹن ہم سڑک پر سے اپنے گھر واپس آ رہا تھا۔ اس نے اپنے سامنے سڑک کی لیمپ کے پاس، ایک لمبے سے آدمی کو دیکھا جو لڑکھڑا کر چل رہا تھا اور جس کے کندھے پر ایک

سفید راج ہنس رکھا ہوا تھا جب وہ جارج سٹریٹ کی نکڑ پر پہنچا تو اس اجنبی اور بدمعاشوں کے ایک گروہ کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ ایک بدمعاش نے اس کی ٹوپی اچھال دی۔ جس پر اس نے اپنی حفاظت کے لئے اپنی لاٹھی اٹھائی۔ ایسا کرنے سے اس کے پیچھے دکان کا آئینہ ٹوٹ گیا۔ پیٹرسن اس بیچارے کو بدمعاشوں سے بچانے کی خاطر آگے لپکا لیکن اس نے کچھ تو کھڑکی کے ٹوٹ جانے سے دہشت زدہ ہو کر اور کچھ ایک وردی پوش افسر سے ڈر کر، راج ہنس وہیں گرا دیا اور دُم دبا کر بھاگ نکلا۔ پیٹرسن کو آتا دیکھ کر بدمعاش بھی فرار ہو گئے تھے اس لئے پیٹرسن کے ہاتھ کل مال غنیمت یعنی یہ ٹوٹی ہوئی ٹوپی اور راج ہنس لگا"

"میں یقین کرتا ہوں کہ اس نے راج ہنس اس کے مالک کو واپس کر دیا ہوگا"

"بندہ نوازیہی تو حل طلب بات ہے۔ یہ سچ ہے کہ پرندے کی ٹانگ کے ساتھ ایک پرزہ پر "برائے مسز ہنری بیکر" لکھا ہوا تھا اور یہ بھی سچ ہے کہ حروف "ہ۔ ب" ٹوپی کے استر پر پڑھے جا سکتے ہیں لیکن چونکہ اس شہر میں ہزار ہا بیکر اور سیکڑوں ہنری بیکر رہتے ہیں اس لئے گم شدہ مال کی واپسی کوئی آسان امر نہیں ہے"

"پھر پیٹرسن نے کیا کیا ہے؟"

"وہ بڑے دن کی صبح کو دونوں چیزیں — ٹوپی اور راج ہنس — میرے پاس لے آیا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ مجھے چھوٹے سے چھوٹے مسئلہ میں بھی دلچسپی ہوتی ہے۔ راج ہنس آج صبح تک زندہ تھا لیکن رات کی سردی کے بعد اس کو فی الفور کھا لینا مناسب معلوم ہوا۔ اس لئے پیٹرسن اسے پکانے کے لئے لے گیا ہے اور غیر معروف آدمی کی ٹوپی میرے پاس رکھی ہے"

"کیا اس نے اشتہار نہیں دیا؟"

"نہیں"

"تو پھر آپ کو ان اشیاء کے مالک کے متعلق کیا کچھ معلوم ہے؟"

"تمام وہ معلومات جو ہم اس کی ٹوپی سے دریافت کر سکتے تھے"

"کیا آپ مذاق کر رہے ہیں؟ اس شکستہ ٹوپی سے خاک معلومات حاصل ہو سکتی ہیں"

"یہ لیجئے میرا محدب شیشہ حاضر ہے۔ آپ کو میرا طریقِ تحقیقات معلوم ہی ہے آپ اس آدمی کی شخصیت کے متعلق، جو اس ٹوپی کو استعمال کرتا رہا ہے، کیا اندازہ لگا سکتے ہیں"

میں نے ٹوپی کو اپنے ہاتھ میں لے کر الٹ پلٹ کرنا شروع کیا۔ یہ ایک معمولی شکل کی گول ٹوپی تھی جو مدتوں استعمال کئے جانے سے خراب ہو گئی تھی۔ استر سرخ ریشم کا تھا لیکن اب بدرنگ ہو گیا تھا۔ بنانے والی کمپنی کا نام درج نہ تھا لیکن جیسا کہ شرلک ہومز نے کہا حروف "ہ۔ ب" استر پر لکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف کھونٹی سے لٹکانے کے لئے فیتہ کے سوراخ ہو رہے تھے لیکن فیتہ موجود نہ تھا۔ اس کے علاوہ، یہ ٹوٹی ہوئی اور بے حد خاک آلود تھی۔ اس پر جا بجا دھبے لگے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان بدنما دھبوں کو روشنائی سے چھپانے کی کچھ کوشش کی گئی ہے۔

میں نے اپنے دوست کو ٹوپی واپس پکڑا کر کہا "مجھے ان معمولی ظاہری باتوں کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا اور نہ ہی میں یہ سمجھ سکتا ہوں کہ اس ٹوپی کی مدد سے اس کے پہننے والے کی عادات اور طرزِ زندگی کا کیسے پتہ لگ سکتا ہے"

شرلک ہومز نے جواب دیا "برخلاف اس کے ڈاکٹر صاحب آپ کو سب کچھ نظر آ رہا ہے لیکن آپ اپنے مشاہدات سے نتائج استنباط کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ آپ حد سے زیادہ ڈرپوک ہیں"

"اچھا تو آپ ہی مجھے بتائیں کہ آپ کیا کیا نتائج نکالتے ہیں؟"

اس نے اس کو اٹھایا اور اپنے مخصوص طریقے سے اس کا معائنہ کرنے لگا تھوڑی

دیر کے بعد اس نے کہا" جتنا کچھ ایک معمولی ٹوپی سے اخذ کیا جا سکتا ہے وہ اس شکستہ ٹوپی سے معلوم نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ اس کی علامات دھندلی ہیں تاہم بعض نتائج بالکل عیاں اور یقینی ہیں، اور بعض ایسے ہیں کہ ان کی نسبت صحیح ہونے کا اغلب قیاس ہے یہ امر کہ اس کا پہننے والا، اعلیٰ دماغی قابلیت کا آدمی ہے صاف ظاہر ہے۔ نیز یہ کہ وہ گزشتہ تین سال میں کافی مرفہ الحال تھا گو حال میں تنگ دست ہو گیا ہے۔ وہ دوراندیش ہے لیکن سابق سے کم، اس انحطاط سے اس کا اخلاقی تنزل ثابت ہوتا ہے۔ اب اگر اس امر کے ساتھ اس کی تازہ تنگ دستی کو جمع کر کے دیکھا جائے تو یہ بات عیاں ہے کہ ان دنوں وہ ضرور کسی بدعادت میں مبتلا ہو گیا ہے، غالباً وہ شراب خواری کا عادی ہو گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی بیوی نے اس کے ساتھ محبت کرنی چھوڑ دی ہے"

"آپ مذاق تو نہیں کر رہے ہیں؟"

شرلک ہومز نے میری بات کی طرف توجہ کئے بغیر اپنا سلسلۂ کلام شروع رکھا

" باوجود اس تنزل کے، اس کو اپنی عزت کا کچھ احساس ضرور باقی ہے۔ اس کی عادات چلنے پھرنے کی نہیں ہیں، وہ باہر سیر کو بہت کم جاتا ہے، درمیانی عمر کا ہے، اس کے بال گھنگریالے ہیں جو اس نے گزشتہ چند دنوں کے اندر بنوائے تھے اور جن کو وہ لائم کریم سے تر رکھتا ہے۔ یہ امور ایسے ہیں جو کہ اس کی ٹوپی کے مطالعہ سے بالکل عیاں ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات بہت ہی غیر اغلب ہے کہ اس کے گھر میں گیس جلانے کا انتظام ہو"

"ہومز آپ یقیناً مذاق کر رہے ہیں"

"بالکل نہیں ــ کیا یہ ممکن ہے کہ اب بھی جب کہ میں آپ کو یہ نتائج بتا رہا ہوں آپ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ کیسے استنباط کئے جا سکتے ہیں"

" بلاشبہ میں بہت ہی احمق ہوں لیکن میں معترف ہوں کہ میں آپ کی پیروی نہیں کر سکتا۔ مثلاً یہ آپ نے کیوں کر جانا کہ یہ آدمی اعلیٰ دماغی قابلیت رکھتا ہے؟"

زبانی جواب دینے کی بجائے شرلاک ہومز نے ٹوپی اپنے سر پر پہنی یہ اس کے سر پر بڑی معلوم ہوتی تھی۔ "یہ سب حجم کا مسئلہ ہے۔ ایک آدمی جس کا سر اتنا بڑا ہے لازمی طور پر اس کے اندر کچھ نہ کچھ تو ضرور رکھتا ہوگا۔"

"اچھا تو اس کے مالی تنزل کی بابت ؟"

"یہ ٹوپی تین سال کی پرانی ہے۔ ایسی چپٹے کنارے والی، کونے پر سے مڑی ہوئی ٹوپیاں آج سے تین سال قبل رائج تھیں۔ یہ ایک اعلیٰ قسم کی ٹوپی ہے۔ ذرا اس کے نفیس استر اور ریشمی فیتہ کو ملاحظہ فرمائیے۔ اگر یہ آدمی آج سے تین سال پہلے ایسی قیمتی ٹوپی خرید سکتا تھا اور اس کے بعد اسے نئی ٹوپی میسر نہیں ہوئی تو یقیناً وہ بہ نسبت سابق مفلوک الحال ہو گیا ہے۔"

"ہاں یہ تو بالکل صاف ظاہر ہے لیکن اس کی عاقبت اندیشی اور اخلاقی تنزل کی بابت ؟"

شرلاک ہومز ہنس دیا۔ اس نے اپنی انگلی سے ٹوپی کو محفوظ رکھنے والے فیتہ کی طرف اشارہ کرکے کہا "یہ ٹوپی کے ساتھ نہیں بکتا اگر اس آدمی نے یہ خریدا تو یہ ایک حد تک اس کی دور اندیشی پر دال ہی کیونکہ اس نے خصوصیت کے ساتھ ٹوپی کو تند ہوا سے محفوظ رکھنے کی خاطر یہ احتیاط کی ہے۔ لیکن چونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے پرانا فیتہ توڑ ڈالا ہے اور اس کی جگہ نیا فیتہ لگانے کی زحمت برداشت نہیں کی، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب اس میں پہلے کی نسبت دور اندیشی کم ہے جو طبیعت کی کمزوری کا ایک بین ثبوت ہے برخلاف اس کے اس نے، بعض دھبوں کو روشنائی کے ساتھ چھپانے کی کوشش کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اسے اپنی عزت کا کچھ احساس باقی ہے۔"

"آپ کے استدلال میں کوئی نقص نہیں ہے۔"

"دوسرا امور کہ وہ ادھیڑ ہے، اس کے بال کھنگریالے ہیں، جو حال ہی میں

بنائے گئے ہیں اور وہ لائم کریم استعمال کرتا ہے استر کے نیچے کے حصے کے غائر مطالعہ سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔ محدب شیشے کی مدد سے بالوں کے بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے، حجام کی قینچی سے کٹے ہوئے، دکھائی دیتے ہیں۔ وہ سب استر سے چپکے ہوئے ہیں اور لائم کریم کی بو صاف آ رہی ہے۔"

"لیکن یہ آپ نے کیوں کر جانا کہ اس کی بیوی، اس سے محبت نہیں کرتی"

"اس ٹوپی پر کئی ہفتوں سے برش نہیں کیا گیا۔ میرے پیارے واٹسن، اگر میں آپ کو اس حالت میں دیکھوں، کہ آپ کی ٹوپی پر ایک ہفتہ بھر کی خاک جمع ہو اور آپ کی بیوی آپ کو اسی خستہ حالت میں باہر آنے دے، تو مجھے اندیشہ ہوگا کہ بدقسمتی سے آپ اپنی بیوی کی محبت سے محروم ہو گئے ہیں۔"

"لیکن ممکن ہے کہ وہ کنوارا ہو"

"وہ راج ہنس اپنی بیوی کے لئے لا رہا تھا۔ کیا آپ اس تحریر کو بھول گئے ہیں جو پرندے کی ٹانگ پر پائی گئی تھی؟"

"آپ کے پاس ہر ایک بات کا جواب موجود ہے۔ اچھا یہ تو بتائیے آپ نے کیسے معلوم کیا کہ اس کے گھر میں گیس نہیں جلتی"

"موم بتی کے ایک یا دو نشان اتفاقیہ ہو سکتے ہیں لیکن جب میں پانچ داغ دیکھتا ہوں تو میں خیال کرتا ہوں کہ اس آدمی کو بکثرت موم بتی کا استعمال کرنا پڑتا ہوگا۔ غالباً وہ رات کے وقت ٹوپی ایک ہاتھ میں پکڑ کر اور ایک جلتی ہوئی موم بتی دوسرے میں پکڑ کر زینہ میں سے اوپر چڑھتا ہے۔ بہرکیف یہ داغ گیس کے نہیں ہو سکتے۔ کیا اب آپ کی تسلی ہو گئی ہے؟"

میں نے ہنس کر کہا "میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کا استدلال بہت معقول ہے لیکن جیسا کہ آپ نے ابھی کہا۔ اس معاملہ میں کسی جرم کا ارتکاب نہیں ہوا، اب اگر ایک

راج ہنس کے نقصان کے سوا اور کچھ نہیں ہوا۔ تو یہ سب کچھ بسا اوقات معلوم ہوتا ہے؟
شرلک ہومز نے جواب دینے کے لئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور حوالدار پیٹرسن حواس باختہ کمرے میں بے تحاشہ دوڑتا ہوا گھس آیا۔ اس کا چہرہ آئینۂ حیرت بنا ہوا تھا۔ اس نے ہانپتے ہوئے کہا "راج ہنس! جناب! راج ہنس!"

ہومز نے اس کی طرف منہ موڑ کر کہا "آخر ہوا کیا؟ کیا وہ دوبارہ زندہ ہو کر باورچی خانہ میں سے اڑ گیا ہے؟"

"یہ دیکھئے! جناب! یہ دیکھئے! میری بیوی نے یہ اس کے پیٹ میں سے پایا ہے" اس نے اپنی ہتھیلی آگے بڑھائی اور ہتھیلی کے وسط میں ایک ایسا چمکدار نیلا پتھر دکھایا جو ایک برقی چراغ کی طرح درخشاں نظر آتا تھا۔

شرلک ہومز اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا "بخدا پیٹرسن تم نے ایک خزانہ پایا ہے۔ کیا تم کو اپنی دریافت کی قدر و قیمت معلوم ہے؟"

"جناب یہ ایک قیمتی پتھر ہے یہ شیشے کو مٹی کی طرح کاٹتا ہے"

"یہ ایک قیمتی پتھر سے بڑھ کر ہے۔ یہ ایک مشہور قیمتی پتھر ہے"

میں نے کہا "کیا یہ شہزادی مارکر کا قیمتی نیلم تو نہیں ہے؟"

"ہاں وہی! مجھے اس کی شکل اور حجم بخوبی معلوم ہونا چاہیئے کیونکہ میں اس کا اشتہار ٹائمز میں کئی دنوں سے مسلسل دیکھ رہا ہوں۔ یہ ایک نادر موتی ہے اور یہ اتنا بیش بہا ہے کہ اس کی صحیح قیمت معلوم نہیں اور پندرہ ہزار روپیہ کا انعام جو اس کے دریافت کنندہ کے لئے مقرر ہے اس کی قیمت کے بیسویں حصے سے بھی کم ہے"

"پندرہ ہزار روپیہ! العظمت للہ!" بیچارہ حوالدار مبہوت ہو گیا اور ہم دونوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

"مشتہرہ انعام تو اسی قدر ہے لیکن مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہے کہ شہزادی

یوں کے حصول کے لئے اپنی جائداد کا نصف حصہ دینے کے لئے تیار ہے"

میں نے کہا "اگر مجھے صحیح یاد ہے تو یہ ہوٹل کاسماپالیٹن میں کھو یا گیا تھا"

"بالکل ٹھیک ۲۲ دسمبر کو آج سے پانچ دن پہلے۔ ایک غریب آدمی جان ہارنر اس کی چوری کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اس کے خلاف شہادت ایسی زبردست تھی کہ اس کا مقدمہ عن قریب فیصل ہونے والا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میرے پاس بیان اس مقدمہ کے حالات موجود ہیں" اس نے اپنے اخباروں کو تلاش کیا اور تاریخوں پر نگاہ دوڑا کر ایک کو چن لیا جس میں سے اس نے مسطورہ ذیل فقرہ پڑھا:-

"ہوٹل کاسماپالیٹن میں جواہرات کی چوری۔ جان ہارنر ۲۶ء ایک لوہار کا چالان ۲۲ ماہ حال کو شہزادی مارکر کے کیسۂ جواہرات میں سے وہ خاص قیمتی پتھر جو نیلم کے نام سے مشہور ہے، چرانے کے الزام میں کیا گیا تھا۔ ہوٹل کے ملازم جیمز رائیڈر کا بیان تھا کہ اس نے ہارنر کو شہزادی مارکر کے کمرہ میں انگیٹھی کی دوسری سلاخ کو ٹانکا لگانے کے لئے داخل کیا تھا۔ وہ کچھ عرصہ تک ہارنر کے پاس رہا تھا لیکن پھر وہ کسی کام کے لئے باہر بلا لیا گیا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ ہارنر وہاں سے غائب ہو گیا ہے، الماری کھولی گئی ہے اور وہ چھوٹا کیسۂ جواہرات، جس میں بعد ازاں معلوم ہوا کہ شہزادی وہ خاص موتی رکھتی تھی، میز پر کھلا پڑا ہے۔ رائیڈر نے اسی وقت چوری کی اطلاع کر دی اور ہارنر شام کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن گم شدہ موتی کا سراغ نہ ملا"

ہومز نے اخبار کو نیچے پھینک کر کہا "یہاں تک تو پولیس کی کارروائی ختم ہوتی ہے۔ اب ہمیں معلوم کرنا ہے کہ گم شدہ موتی کس طور سے راج ہنس کے پیٹ میں چلا آیا دوست واٹسن، ہمارے متفرق استدلال جو ابھی تک بالکل سادہ اور غیر ضروری معلوم ہوتے تھے، اب نہایت اہم بن گئے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ یہ مسٹر ہنری بیکر کون صاحب ہیں؟ لایئے ابتداءِ کار کے لئے تمام اخبارات میں یہ

اشتہار شائع کرا دیں۔ ... گوج سٹریٹ کے کونے پر ایک راج ہنس ... پائی گئی ہے۔ مسٹر ہنری بیکر شام کے ۶½ بجے بیکر سٹریٹ ۲۲۱ ب پر آ کر اپنی اشیا حاصل کر سکتا ہے۔' مسٹر پیٹرسن آپ دوڑ کر جائیے اور یہ اشتہار تمام اخبارات میں امروزہ اندراج کے لئے دے آئیے۔"

"بہت اچھا جناب۔ لیکن یہ پتھر؟"

"میں اسے اپنے پاس رکھوں گا۔ اور ہاں لوٹتے ہوئے آپ ایک راج ہنس خرید لائیں تاکہ آج شام، مسٹر ہنری بیکر کو مایوس نہ ہونا پڑے۔"

جب حولدار چلا گیا تو ہومز نے نیلم اپنے ہاتھ میں لے کر کہا "اب میں جرائم کے اس نقطۂ ماسکہ کو اپنے صندوق میں مقفل بند کر دیتا ہوں اور کونٹس کو اطلاع دیتا ہوں کہ اس کا قیمتی گم شدہ لعل پا لیا گیا ہے۔"

"کیا آپ ہارنر کو مجرم خیال کرتے ہیں؟"

"میں کہہ نہیں سکتا۔"

"تو کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ مسٹر ہنری بیکر کا کسی قسم کا تعلق اس معاملہ کے ساتھ ہے؟"

"قطعاً نہیں یقیناً ہنری بیکر کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ اس کا راج ہنس ایک سونے کے ٹھوس راج ہنس سے بھی کہیں زیادہ قیمتی ہے۔"

دوسرا حصہ

چونکہ میں ہنری بیکر سے ملاقات کرنے کا خواہش مند تھا اس لئے میں سر شام ہی شرلک ہومز کے پاس چلا آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک طویل القامت آدمی آیا جسے دیکھ کر شرلک ہومز نے کہا "غالباً آپ مسٹر ہنری بیکر ہیں۔ تشریف رکھئے۔ کیا یہ ٹوپی

آپ کی ہے؟"

"جی ہاں جناب یہی میری ٹوپی ہے؟"

اس نے متانت کے ساتھ یہ کلام کیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پڑھا لکھا آدمی ہے جس کو زمانہ نے بہت ستایا ہے۔

ہومز نے کہا "ہم نے یہ چیزیں اتنے روز اپنے پاس اس لئے رکھی تھیں کہ آپ کا اشتہار نکلے گا۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ نے بالکل اشتہار نہیں دیا"

ہمارا ملاقاتی شرمساری کے ساتھ ہنسا اور کہنے لگا "میرے پاس آج کل روپیہ کی ویسی بہتات نہیں ہے جیسی کہ کبھی پہلے ہوتی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ بدمعاش جنہوں نے مجھے تنگ کیا تھا میری ٹوپی اور راج ہنس اڑا لے گئے ہونگے۔ اس لئے میں نے اس سے زیادہ نقصان گوارا کرنا پسند نہ کیا"

"بالکل ٹھیک۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج صبح مجبوراً ہمیں آپ کا راج ہنس کھانا پڑا"

ہمارا ملاقاتی یہ سن کر گھبرایا ہوا کرسی سے اچھل پڑا اور کہنے لگا "کیا آپ نے اسے کھالیا ہے؟"

"ہاں۔ کیونکہ اگر ہم اسے ذبح نہ کرتے تو وہ سردی سے مرجاتا۔ لیکن یہ دوسرا مراج ہنس اس کے عوض آپ کے لئے کافی ہوگا"

"یقیناً۔ یقیناً" مسٹر بیکر نے اطمینان کے ساتھ کہا۔

شرلک ہومز نے میری طرف دیکھا اور پھر مسٹر بیکر سے کہا "بہت اچھا۔ یہ آپ کی ٹوپی ہے اور وہ آپ کا پرندہ۔ میں مشکور ہونگا اگر آپ مجھے یہ بتلائیں کہ آپ نے وہ مراج ہنس کہاں سے خریدا تھا۔ مجھے پرندوں کا گوشت بہت محبوب ہے اور میں نے اس راج ہنس سے بہتر شاید ہی کوئی پرندہ دیکھا ہے"

بیکر نے زندہ راج ہنس کو بغل میں دبا کر کہا " خوشی کے ساتھ۔ عجائب خانے کے پاس ایک سرائے ہے جہاں ہم چند احباب جمع ہوتے ہیں۔ اس سال سرائے کے مالک نے ایک " راج ہنس کلب" قائم کیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہر ہفتہ چندہ ادا کرنے سے ہمیں بڑے دن کے موقع پر ایک ایک راج ہنس ملے گا۔ میں نے اپنا چندہ باقاعدہ ادا کیا۔ اور راج ہنس حاصل کیا تھا۔ باقی حالات آپ کو بخوبی معلوم ہیں "

" مجھے یقین ہے کہ اس شریف آدمی کو نیلم کے متعلق بالکل کچھ معلوم نہیں ہے کیا آپ کو بھوک لگی ہے ؟"

" نہیں تو۔ خاص طور پر بھوکا نہیں ہوں"

" بہتر ہے۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ ہم اسی وقت اس سُراغ پر چلیں اور کھانا رات کو واپسی پر کھائیں "

" میں متفق ہوں "

اندھیری رات میں ہم اُس سرائے میں پہنچ گئے۔ شرلک ہومز دروازہ کھول کر اندر گیا اور مالک سرائے کو مخاطب کرکے کہنے لگا " اگر آپ کی شراب بھی آپکے راج ہنسوں کی طرح اچھی ہے تو یقیناً پینے کے قابل ہوگی "

" میرے راج ہنس!" اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

ہاں۔ ابھی نصف گھنٹہ گزرا، میں مسٹر ہنری بیکر سے گفتگو کر رہا تھا جو آپ کے راج ہنس کلب کا ممبر ہے "
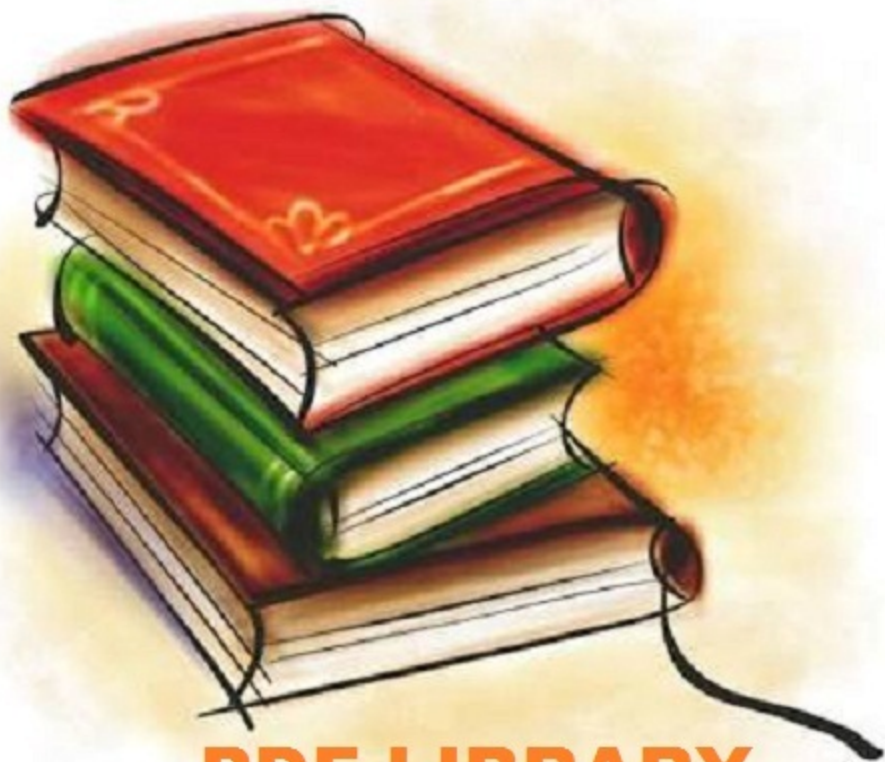
" ٹھیک۔ لیکن جناب وہ راج ہنس میرے نہیں تھے "

" تو پھر وہ کس کے تھے ؟"

" میں نے دو درجن کوونٹ گارڈن کے ایک دکان دار سے خریدے تھے جس کا نام برکن رج ہے "

"شکریہ" یہ کہہ کر شرلک ہومز نے دام ادا کئے اور ہم راج ہنس کے نئے پتہ پر چل دیئے۔ راستہ میں شرلک ہومز نے مجھ سے کہا "یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گو ہماری تحقیقات اس وقت اس راج ہنس کے مالک کا پتہ لگانے تک محدود ہے لیکن اس کا نتیجہ اس کو سات سال کی قید بامشقت ہوگی۔ اتفاقِ حسنہ سے ہمیں ایک ایسی بات کا پتہ مل گیا ہے جو پولیس کو بالکل معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہمیں اپنی خوش بختی کے لئے مشکور ہونا چاہیئے اور بسرعتِ ممکنہ انجام تک پہنچنا چاہیئے"

جب ہم منزلِ مقصود پر پہنچ گئے تو وہ دکان دار اپنی دکان بڑھا رہا تھا۔ شرلک ہومز نے اس کے سامنے ہو کر کہا "سلام صاحب۔ بہت ٹھنڈی رات ہے۔ معلوم ہوتا ہے آپ کے تمام راج ہنس بک گئے ہیں"

"نہیں تو کل صبح آپ پانسو لے سکتے ہیں"

"مجھے اسی وقت درکار ہیں"

"سامنے والی دکان پر سے آپ کو مل سکتے ہیں"

"مجھے آپ کا پتہ دیا گیا تھا"

"آپ کو میرا پتہ کس نے بتایا تھا؟"

"عجائب خانہ کے پاس والی سرائے کے مالک نے"

"ہاں میں نے اسے دو درجن راج ہنس بھیجے تھے"

"وہ بہت ہی عمدہ پرندے تھے۔ آپ نے کہاں سے لئے تھے؟"

دوکان دار یہ سوال سن کر بہت برافروختہ ہوا۔ اس نے غصہ کے ساتھ کہا "جناب آپ کا مطلب کیا ہے۔ صاف صاف کہیئے"

"میرا مطلب صاف ہے آپ کو وہ دو درجن راج ہنس کس نے دیئے تھے؟"

"میں نہیں بتاؤں گا"

"یہ ایک معمولی سی بات ہے اور میں حیران ہوں کہ آپ کیوں برافروختہ ہو رہے ہیں؟"

"اگر آپ کو اس معمولی سی بات کے لئے میری طرح ستایا جاتا تو شاید آپ مجھ سے بھی زیادہ برافروختہ نظر آتے۔ جب میں نے ایک اچھی چیز کے لئے معقول دام ادا کر دیئے تو معاملہ ختم ہو جانا چاہئے لیکن اس دفعہ سوالوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا ہے "وہ راج ہنس کہاں ہیں؟" "وہ راج ہنس کس کے ہاتھ فروخت کئے ہیں؟" وغیرہ وغیرہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر تمام دنیا میں صرف وہی راج ہنس باقی رہ جاتے تو بھی ان کے متعلق مجھے اتنی زحمت نہ برداشت کرنی پڑتی۔"

شرلک ہومز نے بے پروائی کے ساتھ کہا "مجھے ان سوالات سے کچھ بحث نہیں۔ مجھے صرف اپنی شرط کا خیال ہے۔ میں پانچ روپیہ شرط لگاتا ہوں کہ جو راج ہنس میں نے مالک سرائے سے لے کر کھایا تھا وہ دیہات میں پالا گیا تھا۔"

دکان دار نے جلدی سے کہا "تو پھر آپ نے اپنی شرط ہار دی ہے کیوں کہ اس پرندہ کی پرورش شہر میں ہوئی تھی۔"

"میں نہیں مانتا۔"

"میں کہتا ہوں کہ جو راج ہنس میں نے مالک سرائے کو دیئے تھے وہ شہری تھے۔"

"آپ مجھے اپنی رائے سے کبھی نہیں ہٹا سکتے۔"

"تو کیا آپ میرے ساتھ شرط لگائیں گے؟"

شرلک ہومز نے کہا "آپ کیوں ناحق اپنا روپیہ کھوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرا قیاس صحیح ہے۔ میں پندرہ روپیہ تک کی شرط لگانے کو تیار ہوں تاکہ آپ کو غلط بات پر ناحق ضد کرنے کا خمیازہ چکھا سکوں۔"

دکان دار خوب قہقہہ لگا کر ہنسا اور کہنے لگا "لڑکے، روزنامچہ یہاں لاؤ۔"

...کا روزنامچہ اور اس کے ساتھ ایک بڑی سی کتاب لے آیا تو دکان دار نے شرلک ہومز کو اپنے دیہاتی اور شہری پتے دکھائے جہاں سے وہ راج ہنس خریدا کرتا تھا اور شہری پتوں کی فہرست نکال کر کہنے لگا۔

"تیسرا نام پڑھئے"

"مسز اوک شاٹ ۱۱۷ برکسن روڈ"

"اچھا اب اس کے آگے پڑھئے"

"۲۲ دسمبر۔ ۲۴ راج ہنس بحساب ۲ روپیہ فی راج ہنس خریدے"

"بالکل ٹھیک ۔ اب آگے پڑھو"

"۲۳ دسمبر: مالک سرائے متصل عجائب خانہ کے پاس ۲۴ راج ہنس بحساب ۵ روپیہ فی راج ہنس فروخت کئے"

"کہئے اب آپ کیا کہتے ہیں؟"

شرلک ہومز نے نہایت افسوس کے ساتھ جیب سے ایک اشرفی نکال کر دکان دار کے سامنے پھینکی اور خاموش چل دیا چند قدم چل کر وہ کھل کھلا کر ہنسا "جب آپ اس قسم کے آدمی سے ملیں تو یقیناً آپ شرط لگا کر اس سے مطلوبہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں ایک سو اشرفی اس کے سامنے رکھ دیتا تو بھی وہ مجھے ایسی صحیح معلومات بہم نہ پہنچاتا۔ اس سرکرو دکان دار کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے علاوہ دوسرے آدمی بھی اس معاملہ میں فکر مند ہیں اور ....."

شرلک ہومز کی بات ادھوری رہ گئی کیوں کہ بکن رج کی دکان سے جہاں سے ہم ابھی واپس آئے تھے شور و غوغا کی آوازیں سنائی دیں۔ دکان دار چلا کر کہہ رہا تھا "میں نے ان راج ہنسوں کی بدولت بہت زیادہ زحمت برداشت کی ہے۔ اگر تم دوبارہ میرے پاس ان کے متعلق سوالات پوچھنے آئے تو میں اپنا

کُتا تمہارے پیچھے ڈال دونگا۔ مسز اوکی شاٹ کو اپنے ہمراہ لے آؤ تو میں اس کے سوالات کا جواب دونگا۔ میں نے راج ہنس اس سے خریدے تھے نہ کہ تم سے۔ تمہیں ان راج ہنسوں سے کیا تعلق ہے؟"

دُکان کے سامنے ایک چھوٹا سا حقیر نقش آدمی کھڑا تھا۔ اس نے کہا "یہ ٹھیک ہے لیکن ان میں سے ایک راج ہنس میرا تھا۔ اور اس نے مجھے تم سے پوچھنے کے لئے کہا ہے"

"میری طرف سے تم شاہِ روس سے جا کر پوچھتے پھرو۔ میں تنگ آ گیا ہوں۔ یہاں سے فوراً چلے جاؤ" یہ کہہ کر وہ غصّہ سے اس کے اوپر لپکا اور چھوٹا آدمی تاریکی میں روپوش ہو گیا۔

شرلاک ہومز نے میرے کان میں کہا "ممکن ہے اس اتفاقِ حسنہ سے ہمیں ہوٹل جانے کی زحمت بچ جائے۔ آئیے ذرا دیکھیں تو سہی کہ اس آدمی سے کیا کچھ معلوم ہو سکتا ہے"

تھوڑی دیر کے بعد ہم اس چھوٹے آدمی کے پاس جا پہنچے۔ شرلاک ہومز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ اچھل پڑا اور میں نے لمپ کی روشنی میں دیکھا کہ اس کے چہرہ کا رنگ فق تھا۔

اس نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا "آپ کون ہیں اور مجھ سے کیا کام ہے؟"

ہومز نے کہا "معاف کیجئے۔ جو سوال آپ دُکاندار سے پوچھ رہے تھے میں نے وہ سُن لئے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں"

"آپ؟ آپ کون ہیں؟ آپ کو یہ معاملہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے؟"

"میرا نام شرلاک ہومز ہے اور میرا کام ان باتوں کو معلوم کرنا ہے جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں"

"لیکن آپ کو اس معاملہ کا کچھ علم نہیں ہے"

"برخلاف اس کے مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ آپ ان راج ہنسوں کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں جو مسز اوک تشاٹ نے چکین راج دکاندار کے پاس بیچے تھے اور جو دکاندار نے عجائب خانہ کے متصل سرائے کے مالک کے پاس بیچے تھے جہاں سے ایک راج ہنس مسٹر ہنری بیکر نے بحیثیت ممبر راج ہنس کلب حاصل کیا تھا۔"

چھوٹے آدمی نے خوش ہو کر جوش سے کہا "ٹھیک ہے جناب۔ بالکل ٹھیک ہے۔ میں آپ سے مفصل گفتگو کرنے کا بہت خواہش مند ہوں"

شرلک ہومز نے ایک کرایہ گاڑی بلا کر کہا "تو اس حالت میں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بازار میں کھڑے ہو کر گفتگو کرنے کی بجائے ہم ایک با آرام کمرے میں بیٹھ کر گفتگو کریں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم ارتباط بڑھائیں براہ کرم مجھے بتائیے کہ مجھے کن صاحب سے شرف تکلم حاصل ہے؟"

اس آدمی نے تھوڑی دیر تامل کیا اور پھر کہا "میرا نام جان رابنسن ہے"

شرلک ہومز نے اپنے شیریں لہجہ میں کہا "نہیں نہیں۔ اپنا اصلی نام بتائیے"

اجنبی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر اس نے کوشش کے بعد کہا "بہت بہتر۔ میرا نام جیمز رائڈر ہے"

"ٹھیک ہے۔ ہوٹل کاسماپالیٹن کا خادم اعلیٰ۔ براہ کرم گاڑی میں سوار ہو جائیے میں ابھی آپ کو حقیقت حال سے مطلع کر سکوں گا"

تیسرا حصہ

اپنے کمرے پر پہنچ کر شرلک ہومز نے کہا "اس موسم میں آگ کتنی خوش گوار

معلوم ہوتی ہے۔ مسٹر رائیڈر آپ کو سردی ضرور محسوس ہوتی ہوگی براہ کرم تو ند مے پر انگیٹھی کے بالمقابل تشریف رکھیں۔ اس معاملہ کے متعلق گفتگو کرنے سے پہلے میں ذرا اپنے سلیپر پہن لوں۔ اچھا تو آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ راج ہنس کہاں گئے"

"جی ہاں جناب"

"یا شاید آپ کو صرف ایک راج ہنس کے ساتھ دلچسپی ہے جو کہ سفید تھا اور جس کی دم پر ایک سیاہ دھاری تھی"

اجنبی بمشکل اپنے جذبات کو ضبط کر سکتا تھا۔ اس نے چلا کر کہا "جی ہاں وہی ہی کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ راج ہنس کہاں گیا ہے؟"

"وہ یہاں آیا تھا"

"یہاں؟"

"ہاں اور وہ ایک بے مثل پرندہ ثابت ہوا تھا۔ مجھے مطلقاً حیرانگی نہیں ہے کہ آپ اس میں اس قدر دلچسپی کیوں لیتے ہیں۔ مرنے کے بعد اس نے ایک انڈا دیا تھا۔۔ ایک خوب صورت چمک دار نیلا انڈا جو کہ اب میرے پاس محفوظ رکھا ہے"

ہمارا ملاقاتی لڑکھڑا کر اٹھ بیٹھا اور دیوار تھام کر مبہوت کھڑا ہو گیا۔ ہومز نے اپنا مضبوط صندوق کھول کر نیلم نکالا جو ایک نیلے ستارہ کی مثل چمکتا دمکتا تھا۔ رائیڈر ششدر کھڑا تھا اور اس کش مکش میں مبتلا معلوم ہوتا تھا کہ آیا نیلم کا دعوے دار بنے یا صاف انکار کر جائے۔

شرلک ہومز نے نہایت متانت سے کہا "مسٹر رائیڈر راز طشت از بام ہو چکا ہے مزید فریب دہی فضول ہے۔ بندۂ خدا ہمت کرو ورنہ آگ میں گر پڑو گے۔ واٹسن آپ اسے کرسی پر بٹھا دیا۔ سرکار، آپ کے جسم میں اتنا خون نہیں ہے کہ ایسی چوری اطمینان کے ساتھ کر سکو۔ اس کے منہ میں کسی ہوش آور دوا کے قطرے ٹپکا دیجئے یا نخلخہ

تو مجھے یقین ہے اب اس کی شکل قدرے انسانوں جیسی معلوم ہوتی ہے"

جیمز رائیڈر تھوڑی دیر کے لئے بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑا تھا لیکن دوا اور تحلیلہ نے اس کے حواس درست کر دیئے اور وہ خوف زدہ ہو کر اپنے متہم کی طرف دیکھنے لگا۔

"میرے پاس آپ کی چوری کا کل ثبوت موجود ہے اور تقریباً کل حالات مجھے معلوم ہیں۔ تاہم روداد کی تکمیل کے لئے آپ چند امور پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔ آپ نے نواب بیگم کے نیلم کا حال سنا تھا؟"

اس نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا "مجھے کیتھرین نے بتایا تھا"

"نواب بیگم کی خادمہ نے ۔ طمع اور حصولِ زر کی زبردست خواہش نے آپ کو مغلوب کر لیا جیسا کہ یہ آپ سے بہتر ہستیوں کو گمراہ کر لیتی ہے۔ آپ نے اپنا جرم چھپانے کی خاطر ایک بے گناہ آدمی کو گرفتار کروایا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم تھوڑی مشق کے بعد ایک اچھے خاصے ملزم بن سکتے ہو۔ تمھیں معلوم تھا کہ ہارنر معمار اس سے قبل سزا یافتہ ہے اور اس لئے اس کے خلاف شبہ پیدا کرنا آسان ہے۔ اس لئے آپ نے اور آپ کی معاون خادمہ نے بیگم صاحبہ کے کمرے میں مرمت کا کچھ کام نکالا اور اس آدمی کے بلانے کا بندوبست کیا۔ پھر جب وہ چلا گیا تو آپ دونوں نے بیگم صاحبہ کے کیسۂ جواہرات کو لوٹ کر شور کیا اور اس بدبخت کو گرفتار کروا دیا۔ پھر۔۔۔"

رائیڈر نے اپنے تئیں فرش پر گرا دیا اور میرے ساتھی کے گھٹنے پکڑ لئے۔ اس نے آہ وزاری کے ساتھ کہا "خدا کے لئے۔ رحم کرو۔ میرے ماں باپ کی حالتِ زار پہ ترس کھاؤ۔ میں نے اس سے پہلے کبھی کوئی جرم نہیں کیا۔ میں آئندہ کے لئے توبہ کرتا ہوں میں حلفیہ توبہ کرتا ہوں۔ خدا کے لئے اس معاملہ کو عدالت کے سامنے پیش نہ کیجئے"

شرلک ہومز نے درشتی کے ساتھ کہا "اپنی کرسی پر واپس چلے جاؤ۔ اس وقت منت سماجت کرنا تمھارے لئے سہل ہے لیکن تمھیں اس مظلوم ہارنر پر ترس نہ آیا جب کہ

وہ ایک ایسے جرم کی سزا پا رہا تھا جس کا اسے علم بھی نہ تھا"

"مسٹر ہومز، میں فرار ہو جاؤں گا۔ میں روپوش ہو جاؤں گا۔ خدا کے لئے مجھے قید سے بچائیے"

"خاموش۔ ہم اس کے متعلق ابھی گفتگو کرینگے۔ اب تم ہمیں بقیہ واقعات بلا کم و کاست سنا دو۔ نیلم راج ہنس کے پیٹ میں کیسے چلا گیا اور وہ راج ہنس کیوں کر بازار میں بکنے کے لئے آیا؟ سچ کہدو کیوں کہ ممکن ہے سچائی سے تمہاری بریت ہو سکے"

رائیڈر نے اپنی زبان اپنے خشک ہونٹوں کے اوپر پھیری اور کہا "جناب عالی۔ میں آپ کو تمام و کمال من و عن بتا دوں گا۔ جب ہارنر گرفتار ہو گیا تو میں نے یہی مناسب سمجھا کہ نیلم لے کر ہوٹل سے نکل جاؤں کیوں کہ ممکن تھا پولیس کے سپاہی تحقیقات کے لئے کسی وقت میری جامہ تلاشی کرلیں۔ ہوٹل میں اس کے چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے میں کام کا بہانہ کر کے اپنی بہن کے گھر آیا۔ اس نے ایک آدمی مسمی اوک شاٹ سے شادی کرلی ہے اور وہ برکسٹن روڈ پر رہتی ہے جہاں کہ وہ بیچنے کے لئے مرغ اور راج ہنس پالتی ہے۔ راستہ بھر مجھے ہر ایک آدمی، سپاہی یا سراغ رساں نظر آتا تھا اور حالانکہ بلا کی سردی پڑ رہی تھی، میرے چہرے پر پسینہ کے قطرے بہ رہے تھے۔ میری بہن نے مجھ سے پوچھا کہ میری طبیعت کیسی ہے اور میرا چہرہ زرد کیوں ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ ہوٹل میں قیمتی نیلم کی چوری سے میں بہت گھبرا گیا ہوں۔ پھر میں گھر کے پچھواڑے گیا جہاں راج ہنس چگ رہے تھے اور سگرٹ پیتے ہوئے نیلم چھپانے کی فکر میں منہمک رہا۔ یک لخت مجھے ایک خیال سوجھا جس سے مجھے اطمینان ہو گیا کہ میں نیلم کو ایسے طور سے چھپا سکوں گا کہ بہترین سراغ رساں بھی اس کا کھوج نہ پا سکے گا۔

"میری بہن نے مجھ سے بڑے دن پر مجھے ایک راج ہنس تحفہ دینے کا وعدہ کیا

تھا اور مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور اپنا وعدہ ایفا کرے گی۔ میں نے سوچا کہ نیلم کے چھپانے کی بہترین جگہ اس راج ہنس کا پیٹ ہو گی۔ چنانچہ میں نے ایک سفید عمدہ سا راج ہنس پکڑا جس کی دم دھاری دار تھی اور اس کی چونچ کھول کر جہاں تک میری انگلیاں اس کے منہ کے اندر جا سکتی تھیں نیلم اس کے گلے کے نیچے دھکیل دیا۔ پرندہ پھڑپھڑایا اور عین اس وقت میری بہن شور سن کر باہر نکل آئی۔ جب میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو راج ہنس میرے ہاتھ سے نکل کر دوسروں میں جا ملا۔

"اس نے پوچھا" بھائی تم راج ہنس کے ساتھ کیا کر رہے تھے"؟

"میں نے کہا" تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ بڑے دن کے موقعہ پر مجھے ایک راج ہنس دو گی۔ اس لئے میں دیکھ رہا تھا کہ سب سے موٹا پرندہ کون سا ہے"

"بہت خوب۔ میں نے تمہارے لئے ایک راج ہنس چن رکھا ہے۔ اس وقت میرے پاس ۲۶ راج ہنس ہیں، ان میں سے ایک تمہارے لئے، ایک ہمارے لئے، اور ۲۴ بازار کے لئے ہیں"

"میں نے اپنی ہمشیرہ کا شکریہ ادا کیا اور اس سے اجازت لے کر وہی پرندہ پکڑ لیا جو ابھی میرے ہاتھ سے اُڑ گیا تھا۔ اسے لے کر میں اپنے ایک دوست کے ہاں آیا اور راج ہنس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا لیکن میرا کلیجہ میرے منہ کو آ گیا کیونکہ راج ہنس کے اندر سے نیلم برآمد نہ ہوا۔ چونکہ میں نے اپنے ہاتھ سے نیلم اس راج ہنس کے پوٹے میں ٹھونسا تھا اس لئے مجھے یقین ہو گیا کہ میں غلط پرندہ لے آیا ہوں۔ بمجرد اس خیال کے میں اپنی بہن کے ہاں بھاگا آیا اور عقب مکان میں گھس گیا لیکن وہاں ایک بھی راج ہنس نہ تھا۔

"میں نے اپنی بہن سے چلا کر پوچھا" وہ سب راج ہنس کیا ہوئے"؟

"فروخت ہو گئے ہیں"

"کس کے پاس فروخت ہوئے ہیں"
"لیکن رج خرید کرلے گیا ہے"
"پھر میں نے پوچھا "کیا دھاری دار دُم والے دو سفید راج ہنس تھے؟"
"ہاں۔ دونوں بالکل ایک جیسے تھے اور ایک دوسرے سے اتنے زیادہ مشابہ تھے کہ میں کبھی انھیں الگ الگ پہچان نہ سکتی تھی"
"میں اپنی غلطی بخوبی سمجھ گیا اور اس دُکان دار کے ہاں دوڑا گیا لیکن میرے پہنچنے سے قبل وہ سب راج ہنس فروخت کر چکا تھا اور اس نے مجھے خریدار کا پتہ بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ میں ہر روز اس کے پاس جاتا رہا ہوں لیکن اس نے کبھی مجھے سیدھے مُنہ سے جواب نہیں دیا اور آج رات تو آپ نے خود اس کی درشت کلامی سُنی تھی۔ میری بہن سمجھتی ہے کہ میں پاگل ہو گیا ہوں اور بعض اوقات میں خود بھی یہی خیال کرتا ہوں۔ اور اب ـــ اور اب میں ایک سیاہ کار مجرم ہوں حالانکہ وہ دولت جس کے لئے میں نے اپنے نام پر دھبہ لگایا ہے اس کو میں نے ہاتھ تک نہیں لگایا"
یہ کہہ کر وہ زار و قطار رونے لگا۔

اس کے بعد ایک عرصہ تک خاموشی رہی جس میں اس کی سسکیوں کے سوائے اور کوئی آواز سُنائی نہ دیتی تھی۔ پھر میرا دوست اُٹھا اور اُس نے دروازہ کھول کر کہا "نکل جاؤ"
"کیا کہا جناب۔ خدا آپ کا بھلا کرے!"
"بس خاموش رہو اور یہاں سے چلے جاؤ"
اسے مزید تاکید کی ضرورت نہ تھی۔ وہ دُم دبا کر بھاگ گیا
تھوڑی دیر کے بعد شرلک ہومز نے کہا "کیوں دوست واٹسن! میں پولیس کا ملازم نہیں ہوں کہ ان کی کوتاہیاں پوری کرتا رہوں۔ ہارنر آزاد ہو جائے گا اور

یہ آدمی بالکل خاموش رہیگا۔ آپ یہ خیال نہ کریں کہ میں ایک چور کی پردہ پوشی کر رہا ہوں۔ نہیں میں نے ایک دل کو معصیت سے صاف کر دیا ہے۔ انشاءاللہ یہ آدمی آئندہ کبھی چوری کا نام بھی نہ لے گا۔ اگر اسے اس وقت جیل خانہ میں بھیجا جائے تو یقین جانیئے مدت العمر کے لئے یہ ایک مسلمہ چور بن جائیگا۔ مزید براں یہ لطف و کرم کا زمانہ ہے۔ اتفاق حسنہ سے ہمیں یہ نادر مسئلہ ہاتھ لگ گیا تھا اور اس کا حل اس کا کافی انعام ہے اگر آپ مہربانی کر کے گھنٹی بجائیں۔ تو ہم ایک نئی تحقیقات شروع کرینگے''

چوتھی کہانی

منقّش حلقہ

حصّۂ اوّل

من جملہ اُن ستّر کارناموں کے، جن میں مجھے گزشتہ آٹھ سال میں اپنے دوست شرلاک ہومز کے حیرت انگیز طریق تحقیقات کے مطالعہ کا موقع ملا ہے، ہر ایک کارنامہ میں کچھ نہ کچھ جدت اور غیر معمولی دلچسپی ضرور ہے۔ ان تمام کارناموں میں سے زیادہ دلچسپ اور نادر کارنامہ ڈاکٹر نواب اعظم یار جنگ کے مشہور خاندان کے متعلق ہے۔ یہ واقعات کئی سال گزرے وقوع پذیر ہوئے تھے لیکن اُس وقت میں انھیں بیان کرنے کا مجاز نہ تھا گزشتہ ماہ میں اس خاتون کی ناوقت موت سے، جس کے ساتھ میں نے ان واقعات کو پوشیدہ رکھنے کا عہد کیا تھا، میں انھیں پبلک کے سامنے بیان کرنے کے قابل ہو گیا ہوں علاوہ

ازیں مجھے اُمید ہے کہ جو غلط افواہیں نواب اعظم یار جنگ کی موت کے متعلق عرصہ سے مشہور ہیں میرے اس بیان سے ان کی قرار واقعی تردید ہو جائیگی۔

اپریل ۱۸۸۳ء کے شروع میں، مجھے بخوبی یاد ہے کہ شرلک ہومز صبح سویرے میری چارپائی کے پاس کھڑا تھا۔ بالعموم وہ دیر کرکے اُٹھنے کا عادی تھا چونکہ میری گھڑی میں اس وقت صرف پونے چھ بجے تھے میں نے اس کی طرف قدرے حیرت اور قدرے ناراضگی سے دیکھا کیونکہ میں اپنی عادات میں بہت باقاعدہ تھا۔

اس نے کہا "صبح سویرے آپ کو بے آرام کرنے کا مجھے بہت افسوس ہے لیکن آج صبح بے آرامی ہم سب کے حصے میں آئی ہے۔ گھر والی کو کسی نے جگا دیا تھا۔ اس نے مجھے جگایا اور اب میں اپنا بدلہ آپ پر اُتار رہا ہوں۔"

میں نے حیران ہو کر کہا "کیا بات ہے؟ کیا کہیں آگ لگ گئی ہے؟"

"نہیں ایک موکل آیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک نوجوان عورت گھبرائی ہوئی آئی ہے اور مجھ سے ملاقات کرنے کی خواہش مند ہے۔ وہ ہماری نشست گاہ میں منتظر بیٹھی ہے میرا خیال ہے کہ جب نوجوان عورتیں اپنے گھروں سے نکل کر صبح سویرے دوسرے لوگوں کو ان کی میٹھی نیند سے اُٹھاتی ہیں تو یقیناً اُنھیں کوئی غیر معمولی حادثہ پیش آیا ہوتا ہے اس حالت میں اگر یہ کوئی دلچسپ واردات ثابت ہوئی تو مجھے یقین ہے کہ آپ اسے شروع سے سننے کے خواہش مند ہونگے۔ اسی خیال سے میں نے آپ کو بیدار کیا ہے۔"

"جناب بندہ میں حاضر ہوں"

مجھے اپنے دوست کے ساتھ مل کر کام کرنے میں ہمیشہ بے اندازہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ میں اس کے حیرت انگیز طریق تحقیقات کا مداح ہوں۔ اس لئے میں نے بستر سے نکل کر فوراً کپڑے پہن لئے اور چند لمحوں میں اپنے دوست کے ساتھ نشست گاہ میں چلا گیا۔ ایک نقاب پوش عورت وہاں بیٹھی ہوئی تھی جب ہم اندر داخل ہوئے تو وہ

وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"السلام علیکم بیگم صاحبہ" میرے دوست نے خندہ پیشانی سے کہا۔ میرا نام شرلک ہومز ہے۔
یہ میرے یارِ غار اور رفیق ڈاکٹر حاتسن ہیں جن کے سامنے آپ ویسی ہی آزادی سے گفتگو
کر سکتی ہیں جیسی کہ میرے سامنے۔ اہا! میں خوش ہوں کہ مسز ہڈسن نے آگ جلا رکھی ہے۔
براہ کرم انگیٹھی کے قریب تشریف لے آئیے اور میں ابھی آپ کے لیئے گرم چاء کی ایک پیالی
منگاتا ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کانپ رہی ہیں"

عورت نے مدھم آواز سے کہا "میں سردی سے نہیں کانپ رہی"

"تو پھر کیا بات ہے؟

"مسٹر ہومز میری خستہ حالت کا موجب ڈر اور دہشت ہے" یہ کہہ کر اُس نے اپنا نقاب
اُلٹ دیا اور ہم نے دیکھا کہ گبھراہٹ کے مارے اس کا حال بُرا ہو رہا تھا۔ اس کی دہشت زدہ
آنکھوں کی بے چینی کسی ایسے جانور کی سراسیمگی سے کم نہ تھی جس کے پیچھے شکاری لگے ہوئے
ہوں۔ اس کی عمر کوئی تیس برس کی ہوگی لیکن اس کے بال قبل از وقت سفید ہو گئے تھے۔
شرلک ہومز نے اس کی طرف ایک تیز متجسس نگاہ ڈالی اور کہا "آپ کو ڈرنا نہیں چاہیئے
انشاء اللہ ہم آپ کی بگڑی بات کو درست کر سکیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ آج صبح ریل
گاڑی میں آئی ہیں"

"تو کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟"

"نہیں بلکہ میں نے آپ کے بائیں دستانے کی ہتیلی میں واپسی ٹکٹ کا نصف حصہ
دیکھکر یہ رائے قائم کی تھی۔ آپ غالباً بہت سویرے روانہ ہوئی تھیں اور اسٹیشن پر پہنچنے
کے لیئے آپ کو ایک تانگے میں خراب سڑکوں پر سفر کرنا پڑا تھا"

عورت نے گھبرا کر میرے دوست کی طرف دیکھا۔

اس نے ہنس کر کہا "بیگم صاحبہ حیران ہونے کی کوئی بات نہیں ہے آپ کے کپڑوں

پر سات جگہ کیچڑ کے دھبے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ دھبے بالکل تازہ ہیں "

"آپ کی وجوہات کچھ ہی ہوں آپ کا نتیجہ بالکل صحیح ہے۔ میں گھر سے ساڑھے چار بجے روانہ ہوئی تھی اور تانگے میں بیٹھ کر اسٹیشن تک پہنچی تھی اور وہاں سے ریل میں سوار ہو کر لندن پہنچی ہوں۔ جناب عالی مجھ میں اب اس مصیبت کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ اگر یہ حالت چند روز اور رہی تو میں پاگل ہو جاؤں گی۔ میرا کوئی مونس و مددگار نہیں ہے۔ سوائے میرے منگیتر کے جس کو مجھ سے سچی محبت ہے لیکن وہ بے چارہ معذور ہے۔ اس بارہ میں وہ میری کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ مسٹر ہومز میں نے آپ کی بہت تعریف سُنی ہے آپ ضرور میری مدد کر سکتے ہیں۔ اس وقت میں تہی دست ہوں اور آپ کی خدمات کا معاوضہ ادا کرنے سے قاصر ہوں لیکن دو مہینے بعد میری شادی ہو جائے گی اور میں اپنی جائداد پر قابض ہو جاؤں گی۔ اُس وقت آپ مجھے ناشکر گزار نہ پائیں گے "

مسٹر شرلک ہومز نے جواب دیا "تحقیقات کی لذت میرے لئے کافی معاوضہ ہے لیکن آپ اپنی سہولت کے مطابق میرے اخراجات جب چاہیں ادا کر سکتی ہیں۔ اب آپ از راہِ مہربانی تمام واقعات بیان کر دیں تاکہ ہم ان کے متعلق رائے قائم کر سکیں "

ہمارے ملاقاتی نے کہا "افسوس میری خستہ حالی اور مصیبت کی انتہا یہ ہے کہ میرے اندیشے اور شبہات ایسی خفیف باتوں پر مبنی ہیں کہ اور لوگ ان کو بے بنیاد خیال کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ایک شخص بھی جس سے مدد چاہنا اور مشورہ کرنا میں اپنا حق سمجھتی ہوں میرے خطرات اور شبہات کو ایک کمزور عورت کے وہم کا نتیجہ خیال کرتا ہے۔ وہ کھلے الفاظ میں ایسا نہیں کہتا مگر اس کے تسلی بخش جواب اور اس کی مڑی ہوئی نگاہیں میرے اس خیال کی مؤید ہیں۔ مسٹر شرلک ہومز میں نے سُنا ہے کہ آپ نفسانی دل کی اندرونی شرارتوں کو تاڑ جاتے ہیں۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ میں ان خطروں میں جو مجھے گھیرے ہوئے ہیں کس طرح زندگی بسر کر سکتی ہوں؟"

بیگم صاحبہ میں بمہ تن گوش ہوں"۔

"میرا نام ثریا ہے اور میں اپنے سوتیلے باپ نواب اعظم یار جنگ کے پاس رہتی ہوں"۔

ہوم نے سر ہلا کر کہا "ہاں میں اس نام سے واقف ہوں"۔

اس کے بعد نوجوان عورت نے اپنا قصہ یوں بیان کرنا شروع کیا:۔

"ہمارا خاندان ایک زمانہ میں انگلستان کے اعلےٰ خاندانوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ اور ہماری جائداد متعدد اضلاع میں پھیلی ہوئی تھی لیکن گذشتہ صدی میں اس کا بہت سا حصہ ضائع ہوگیا۔ ہمارے خاندان کی خستہ حالی کا یہ عالم تھا کہ میرے سوتیلے باپ کو ملازمت اختیار کرکے ہندوستان جانا پڑا۔ کلکتہ میں اس نے بحیثیت ڈاکٹر کے بہت شہرت حاصل کی۔ لیکن ایک دفعہ غصہ کے جوش میں اُنہوں نے اپنے ہندوستانی بہرے کو جان سے مار ڈالا اور سزائے موت سے بال بال بچے۔ اس جرم کی پاداش میں وہ عرصہ تک قید رہے اور آخر کار مفلوک الحال ہوکر انگلستان واپس آگئے۔

"ہندوستان میں ان کی شادی میری والدہ سے جو کہ اُس زمانہ میں بیوہ تھیں ہوگئی تھی۔ میری بہن سکینہ اور میں توام بچے تھے۔ اور اپنی والدہ کی دوسری شادی کے وقت ہماری عمر صرف دو برس کی تھی۔ ہماری والدہ کے پاس ہمارے والد مرحوم کے ترکہ میں سے بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جائداد تھی۔ شادی کے وقت ہماری والدہ ماجدہ نے یہ تمام جائداد ہمارے سوتیلے باپ کے نام لکھدی لیکن اس کے ساتھ یہ شرط لگا دی کہ شادی کے بعد ہمیں نصف جائداد دیدی جائے گی۔ انگلستان واپس آنے کے چند سال بعد ہماری والدہ ماجدہ فوت ہوگئیں اور ہمارا سوتیلا باپ اپنے موروثی مکان میں رہنے لگا۔ ہماری والدہ کا روپیہ ہماری جملہ ضروریات کے لئے کافی تھا۔ پس ہم آرام اور چین سے رہنے لگے۔ لیکن اسی زمانہ میں ہمارے سوتیلے باپ کے مزاج میں انقلاب عظیم پیدا ہوگیا۔ ہمارے پڑوسی سابقہ نوابوں کے ایک نونہال کو اپنے موروثی مکان میں رہتے دیکھکر بہت خوش تھے مگر ہمارا سوتیلا باپ ناحق سب سے لڑتا جھگڑتا تھا یہاں تک کہ اب تمام گاؤں اس کے نام سے ڈرتا ہے۔

"وہ بے حد طاقت ور ہے اور غصہ کی حالت میں وہ بالکل اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گذشتہ سال اس نے اپنے گاؤں کے لوہار کو اٹھا کر تالاب میں پھینک دیا تھا۔ اور میں نے بڑی مشکل سے بہت سا روپیہ خرچ کر کے اپنے باپ کو گرفتاری سے بچایا تھا۔ آوارہ گرد جنگلی آدمیوں کے علاوہ اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ چنانچہ وہ ان بدمعاشوں کو اپنی زمین پر خیمے لگا کر رہنے سہنے کی اجازت اکثر دے دیتا ہے۔ ہندوستان کے جنگلی جانور پالنے کا اسے بے حد شوق ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی ایک چیتا اور ایک لنگور ہمارے مکان کے گرد آوارہ پھرتے رہتے ہیں جن سے گاؤں کے لوگ ویسے ہی خائف ہیں جیسے ان کے مالک سے۔

"میرے اس بیان سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میری غریب بہن اور میں کس مصیبت سے زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ ہمارے ہاں کوئی نوکر رہنا پسند نہیں کرتا تھا اور گھر کا تمام کام کاج ہمیں خود کرنا پڑتا تھا۔ موت کے وقت میری بہن کی عمر تیس برس کی تھی تاہم اس کے بال سفید ہونے شروع ہو گئے تھے جس طرح کہ میرے بال اب سفید ہو رہے ہیں۔"

"تو کیا آپ کی بہن صاحبہ زندہ نہیں ہیں؟"

"اسے مرے ہوئے دو برس گذر چکے ہیں اور اب میں اس کی موت کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جس قسم کی زندگی ہم دونوں بہنیں بسر کر رہی تھیں اس کا خیال کرتے ہوئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ہم دونوں کو اپنے ہم عمروں سے ملنے کا موقع بہت کم ملتا تھا۔ دو سال ہوئے بڑے دن کی تعطیلات پر سکینہ خالہ جان کے ہاں گئی۔ اور وہاں خالہ جان کی خواہش سے وہ ایک فوجی افسر کے ساتھ منسوب ہو گئی۔ جب وہ واپس آئی تو ہمارے سوتیلے باپ نے منگنی کے خلاف کوئی اعتراض نہ کیا لیکن شادی کی تاریخ سے دو ہفتے پہلے وہ خوفناک حادثہ ہوا جس نے مجھے ہمیشہ کے لئے اپنی پیاری بہن سے جدا کر دیا ہے۔"

شرلاک ہومز آنکھیں بند کئے ہوئے تکیہ پر سر لگائے آرام کرسی میں لیٹا ہوا تھا لیکن اس وقت اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور کہا "براہِ کرم تمام واقعات مفصل طور پر بیان کریں۔"

میں نہایت آسانی سے اس واقعہ کو مفصل طور پر بیان کر سکتی ہوں کیونکہ اس کی یاد میرے حافظہ میں گہرے طور پر نقش ہے۔ ہمارا گھر بہت پرانا ہے اور اس کا اکثر حصہ غیر آباد ہے۔ ہمارے سونے کے کمرے پہلی منزل پر ایک قطار میں واقع ہیں۔ پہلا کمرہ ہمارے سوتیلے باپ کی خوابگاہ ہے دوسرا میری بہن کا اور تیسرا میرا ہے۔ ان کے درمیان کوئی دروازہ یا روشندان نہیں کھلتا۔ لیکن سب کے دروازے ایک ہی برآمدہ میں کھلتے ہیں اور تینوں کمروں کی کھڑکیاں بیرونی جانب ہیں۔ اس خوفناک رات کو ہمارا سوتیلا باپ اپنی خوابگاہ میں سرِ شام ہی چلا گیا تھا۔ ہم جانتی تھیں کہ وہ ابھی سویا نہیں ہے کیونکہ میری بہن ہندوستانی چرٹوں کی تیز بو سے تنگ آ کر میرے کمرے میں آ گئی تھی۔ ہم دونوں شادی کی باتیں کرتی رہیں۔ گیارہ بجے وہ رخصت ہونے کے لیے اٹھی لیکن دروازہ پر پہنچ کر رک گئی اور کہنے لگی پیاری ثریا بھلا یہ تو بتاؤ کہ آدھی رات کو تم نے کبھی سیٹی کی آواز سنی ہے؟'

"کبھی نہیں' میں نے جواب دیا۔ بہن کیا تم خود تو سوتے ہوئے سیٹی نہیں بجاتی ہو؟

" بالکل نہیں۔ گزشتہ چند راتوں میں میں ہر رات صبح کے تین بجے ایک دھیمی لیکن صاف سیٹی کی سی آواز سنتی رہی ہوں۔ میری نیند ہلکی ہے اور میں اس آواز سے چونک پڑتی رہی ہوں میں نہیں کہہ سکتی کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔ ممکن ہے کہ پاس کے کمرہ سے آتی ہو یا باہر سے آتی ہو۔ اسی لیے میں نے تم سے پوچھا ہے کہ تم نے کبھی اسے سنا ہے کہ نہیں؟'۔

"میں نے جواب دیا نہیں میں نے یہ آواز کبھی نہیں سنی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ منحوس آوارہ گرد آدمی جو ہمارے مکان کے گرد خیمہ زن ہیں تمہاری نیند میں خلل ڈالتے ہیں۔"

"ممکن ہے کہ تمہارا خیال صحیح ہو لیکن اگر یہ آواز باہر سے آتی ہوتی تو کبھی نہ کبھی تم اسے ضرور سنتیں'۔

"میں نے جواب دیا پیاری بہن تم وہم نہ کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری نیند بہت بھاری ہے'
سکینہ نے مسکرا کر میرا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا بہت اچھا میں وہم نہیں کروں گی'

"چند لمحے بعد میں نے اس کے قفل کے بند ہونے کی آواز سنی" شرلک ہومز نے چونک کر کہا۔

"کیا آپ ہمیشہ قفل لگا کر سوتی تھیں؟"

"ہمیشہ"

"کیوں؟"

"میں نے ابھی آپ سے ذکر کیا تھا کہ ہمارے سوتیلے باپ نے ایک چیتا اور ایک لنگور پال رکھا ہے۔ جب تک ہمارے کمرے اندر سے مقفل نہ ہوتے تھے ہمیں چین سے نیند نہیں آتی تھی"

"بالکل ٹھیک میں سمجھ گیا۔ آگے بیان فرمایئے"

"اُس رات میری آنکھ بالکل نہ لگی۔ میرا دل خواہ مخواہ بیٹھا جاتا تھا۔ میں ابھی آپ کو بتلا چکی ہوں کہ سکینہ اور میں توام ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ایسی حالت میں دو روحوں کا تعلق کیسا مضبوط ہوتا ہے۔ رات بہت بھیانک تھی۔ تند ہوا کے تیز جھونکے آ رہے تھے اور موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ یک لخت اس طوفان الرو باد میں مجھے ایک خوف زدہ عورت کی چیخ سُنائی دی میرے دل نے گواہی دی کہ یہ میری بہن کی آواز ہے۔ میں بستر پر سے اچھل کر باہر برآمدہ میں آگئی جب میں نے اپنا دروازہ کھولا تو میں نے ایک سیٹی کی دھیمی آواز جیسی کہ میری بہن نے بیان کی تھی سُنی۔ اور چند لمحے بعد مجھے ایک شور سُنائی دیا جیسے کہ دھات کی کسی چیز کے گرنے کی جھنکار ہوتی ہے۔ میں نے اپنی بہن کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب دروازہ کھُلا اور میری بہن برآمدہ میں باہر آئی جہاں ایک لمپ جل رہا تھا تو اس کی متغیر حالت دیکھ کر میری روح کانپ گئی۔ اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا تھا۔ اور اس کا تمام جسم ایک مخمور آدمی کی طرح لڑکھڑا رہا تھا۔ میں لپک کر اس کے پاس گئی اور اسے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ لیکن اس وقت اس کی ٹانگوں نے جواب دے دیا اور وہ زمین پر گر پڑی۔ وہ اس طرح تڑپ رہی تھی جیسے کوئی آدمی نزع میں ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ پہلے مجھے خیال ہوا کہ اس نے مجھے نہیں پہچانا لیکن جب میں اس کے اُوپر جھکی تو اس نے چلا کر ایک ایسی آواز میں جسے میں کبھی نہیں بھولوں گی کہا "ثریا!

تمہارا خدا حافظ! یہ حلقہ تھا منقش حلقہ" وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی۔ اس نے اپنی انگلی سے ڈاکٹر صاحب کے کمرے کی طرف اشارہ کیا لیکن درد سے اس کا حال برا ہو رہا تھا اور اس کے منہ سے کوئی اور لفظ نہ نکل سکا۔ میں نے زور سے اپنے سوتیلے باپ کو آواز دی اور وہ اپنے شب خوابی کے لباس میں باہر آیا۔ جب وہ میری بہن کے پاس پہنچا وہ بیہوش ہو چکی تھی۔ اس نے اس کے حلق میں برانڈی کے چند قطرے ڈالے اور گاؤں کے ڈاکٹر کو بلایا لیکن تمام کوششیں بے سود گئیں اور وہ اسی بے ہوشی کے عالم میں مر گئی۔ اور اس طرح میری پیاری بہن کا خوفناک انجام ہوا۔"

ہومز نے کہا "ایک منٹ توقف کیجئے۔ کیا آپ کو اس سیٹی کی آواز اور جھنکار کا یقین ہے کیا اس کے متعلق آپ حلفیہ بیان دے سکتی ہیں؟"

"یہی سوالات مجھ سے حاکم ضلع نے تحقیقات کے وقت پوچھے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ میں نے یہ آوازیں سنی تھیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں معترف ہوں کہ آندھی اور مینہ کے طوفان میں ممکن ہے کہ میرے حواس نے مجھے دھوکا دیا ہو۔"

"آپ کی بہن کیسے کپڑے پہنے ہوئے تھی؟"

"وہ شب خوابی کے لباس میں تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ میں ایک جلی ہوئی دیا سلائی تھی اور بائیں میں دیا سلائی کا بکس۔"

"اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اِدھر اُدھر دیکھنے کی خاطر دیا سلائی جلائی تھی۔ یہ امر بہت ضروری ہے۔ حاکم ضلع کی تحقیقات کا نتیجہ کیا نکلا تھا؟"

"چونکہ ہمارے سوتیلے باپ کی شہرت بگڑی ہوئی تھی اسلئے حاکم ضلع نے نہایت چھان بین کے ساتھ تحقیقات کی لیکن وہ کسی تسلی بخش نتیجہ پر نہ پہنچ سکا۔ میری شہادت اور کمرہ کی عام حالت کے معائنہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ موت کے وقت میری بہن بالکل اکیلی تھی۔ اس کے علاوہ اس کے جسم پر کسی قسم کا کوئی نشان نہ پایا گیا۔ ڈاکٹر نے زہر کا شبہ کیا مگر اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔"

شرلک ہومز نے پوچھا "آپ کا ذاتی خیال اپنی بہن کی موت کی نسبت کیا ہے؟"
"مجھے یقین ہے کہ وہ محض خوف اور اعصابی صدمہ سے مری تھی لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس خوف اور صدمہ کا باعث کیا چیز تھی؟"
"کیا اُس وقت آپ کے مکان کے باہر کوئی جنگلی لوگ خیمہ زن تھے؟"
"ہاں۔ وہ وہاں تقریباً ہمیشہ رہتے ہیں!"
"آپ کا اس حلقہ۔ منقش۔ حلقہ۔ کی بابت کیا خیال ہے؟"
"بعض اوقات میں اسے بے معنی خیال کرتی ہوں۔ بعض اوقات میں یہ خیال کرتی ہوں کہ یہ اشارہ ان آوارہ گرد آدمیوں کی طرف ہوگا جو ہمارے مکان کے باہر رہتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ منقش رومال جو وہ لوگ اپنے سروں پر لپیٹتے ہیں اس عجیب و غریب نام یعنی منقش حلقہ کی وجہ تسمیہ ہو"
شرلک ہومز نے اپنا سر ہلایا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اس کی تسلی نہیں ہوئی اس نے کہا "یہ معمہ بہت پیچیدہ معلوم ہوتا ہے۔ خیر آپ اپنا بیان ختم کیجئے"۔
"گزشتہ دو سال میں نے بالکل تنہا گذارے ہیں لیکن چند دن ہوئے میرے ایک ہمدرد دوست نے جسے میں ایک عرصہ سے جانتی ہوں مجھ سے شادی کرنے کی درخواست کی ہے۔ میرے سوتیلے باپ نے ہماری شادی کی مخالفت نہیں کی اور چند دنوں کے بعد میری شادی ہونے والی ہے۔ دو دن سے ہمارے مکان کے غربی حصہ میں مرمت کا کام شروع کیا گیا ہے اور میرے سونے کے کمرے میں کچھ تغیر تبدل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے مجھے اس کمرے میں آنا پڑا ہے جس میں میری بہن مری تھی۔ اور اسی پلنگ پر سونا پڑا ہے جس پر وہ سویا کرتی تھی میرے خوف اور دہشت کی کوئی حد نہ تھی جبکہ گذشتہ شب میں نے بھی مدہم سیٹی کی آواز سُنی جو میری بہن کی موت کا پیش خیمہ ہوئی تھی۔ میں پلنگ پر سے اُچھل پڑی اور لیمپ روشن کیا مگر کمرے میں کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ اس کے بعد مجھے فوراً باہر جانے کی

جرأت نہ ہوئی۔ میں لباس پہن کر بیٹھ رہی اور جونہی کہ صبح صادق کا اُجالا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیئے روانہ ہو گئی۔"

میرے دوست نے کہا "آپ نے بہت عقلمندی کی ہے لیکن کیا آپ نے مجھے سب واقعات بتا دیئے ہیں؟"

"ہاں سب"

"نہیں آپ نے مجھے سب واقعات نہیں بتائے۔ آپ اپنے سوتیلے باپ کی حمایت کر رہی ہیں"

"کیوں اس سے آپ کی مراد کیا ہے؟"

جواب دینے کی بجائے ہومز نے اس کے بازو کو ننگا کر دیا۔ سفید کلائی پر پانچ داغ چار انگلیوں اور انگوٹھے کے نشان صاف نظر آ رہے تھے۔

شرلک ہومز نے کہا "آپ سے یقیناً برا سلوک کیا گیا ہے۔"

ثریا کا چہرہ سرخ ہو گیا اور جلدی سے اپنی کلائی ڈھانپ کر کہنے لگی "میرا سوتیلا باپ بہت ظالم ہے۔"

اس کے بعد ایک عرصہ تک خاموشی رہی اور شرلک ہومز گہرے خیالات میں مستغرق رہا۔ آخرکار اس نے کہا "یہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے۔ رائے قائم کرنے سے پیشتر میں بہت سے جزوی امور سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو فوراً واپس جانا چاہیے اگر ہم آپ کے مکان پر آئیں تو کیا آپ اپنے سوتیلے باپ کو اطلاع کیے بغیر اپنے سونے کا کمرہ ہمیں دکھلا سکتی ہیں؟"

"جی ہاں۔ خوش قسمتی سے اُسے آج شہر میں کچھ ضروری کام ہے غالباً وہ تمام دن باہر رہے گا۔ اس لیئے آپ اطمینان کے ساتھ مکان کا معائنہ کر سکتے ہیں"

"بہت خوب۔ کہو دوست واٹسن آپ اس سفر کے موافق ہیں؟"

"بطیب خاطر"

"انشاء اللہ ہم دونوں آج سہ پہر کو آپ کے مکان پر پہنچ جائیں گے۔ کیا آپ ہمارے

ساتھ ناشتہ نہیں کریں گی؟"

"نہیں مجھے جانا چاہیئے۔ میں آپ کی بہت مشکور ہوں اور خدا کا شکر بجا لاتی ہوں کہ آپ کے سامنے اپنا دکھڑا بیان کرنے سے میرے دل کا بوجھ بہت ہلکا ہو گیا ہے۔ سلام علیکم۔ میں آج سہ پہر کو آپ کی منتظر ہونگی۔" یہ کہکر اس نے اپنے چہرہ پر نقاب ڈال لیا اور چلی گئی۔

شرلک ہومز نے مجھ سے پوچھا "آپ اس معاملہ کی نسبت کیا خیال کرتے ہیں؟"

"میری رائے میں یہ ایک نہایت تاریک اور پیچیدہ معاملہ ہے کیونکہ اگر ثریا خانم کا بیان صحیح ہے تو اس کی بہن کی موت یقیناً اکیلی واقع ہوئی ہوگی۔"

"لیکن سیٹی کی آواز اور مرنے والی عورت کے عجیب لفظوں کی بابت آپ کیا کہتے ہیں؟"

میں نے جواب دیا "میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

میرے دوست نے تھوڑی دیر کے بعد کہا "میں خیال کرتا ہوں کہ رات کے وقت سیٹی کی آواز۔ ڈاکٹر کے آوارہ گرد دوستوں کی موجودگی۔ یہ امر کہ ڈاکٹر کو اپنی سوتیلی بیٹیوں کی شادی روکنے سے نفع ہوتا ہے۔ مرنے والی عورت کا منقش حلقہ کی طرف اشارہ کرنا اور سب سے آخر ثریا خانم کا جھنکار کی آواز سننا۔ ان سب باتوں کے جمع کرنے سے یہ عقدہ حل ہو سکتا ہے۔"

میں نے کہا "اگر آپ کا یہ خیال ہے تو ان آوارہ گرد آدمیوں کا اس پر اسرار حادثہ میں کیا حصہ ہے؟"

"میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

"مجھے آپ کے اس قیاس کے خلاف بہت سے اعتراضات نظر آتے ہیں۔"

"اور مجھے خود بھی بہت سے اعتراضات نظر آتے ہیں۔ اسی لیئے ہم آج ثریا خانم کے مکان پر جا رہے ہیں۔ لیکن پناہ بخدا یہ کیا ہے؟"

میرے دوست کا اس طرح یک لخت تعجب کرنا بے محل نہ تھا کیونکہ اس وقت ہمارا دروازہ

زور کے ساتھ کھلا اور ایک بھاری بھرکم آدمی ہمارے کمرہ میں آداخل ہوا۔ اس کا لباس عجیب وضع کا تھا اور اس کا چہرہ ایک تند شکاری جانور کی طرح تھا۔

"تم میں سے ہومز کون ہے؟" اس عجیب آدمی نے کہا۔

"میں ہوں جناب۔ لیکن آپ کا اسم مبارک؟" میرے دوست نے متانت سے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر نواب اعظم یار جنگ ہے"

"تشریف رکھئے" ہومز نے کہا۔

"میں بالکل نہیں بیٹھوں گا۔ میری سوتیلی بیٹی ابھی یہاں آئی تھی وہ تم سے کیا کہہ گئی ہے؟"

"موسم آجکل غیر معمولی طور پر سرد ہے" ہومز نے کہا۔

ڈاکٹر نے چلا کر کہا "وہ آپ سے کیا کہہ گئی ہے؟"

میرے دوست نے نہایت متانت سے کہا "لیکن اس سال گرمی بھی زیادہ پڑی تھی"

ہمارے ملاقاتی نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا "تم میری بات کا جواب نہیں دینا چاہتے بدمعاش میں تمہیں خوب جانتا ہوں"

شرلک ہومز کھلکھلا کر ہنسا اور کہنے لگا "آپ کی گفتگو بہت دلچسپ ہے۔ جب آپ جانے لگیں تو دروازہ بند کرتے جائیے گا کیونکہ کھلے دروازہ میں سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے"

"جب میں تم سے دو تین باتیں کہہ دونگا تو چلا جاؤں گا۔ میں تمہیں دخل درمعقولات کرنے سے منع کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ثریا یہاں آئی تھی۔ میرا مقابلہ کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہ دیکھو" یہ کہہ کر وہ جلدی سے آگے بڑھا۔ اور ایک لوہے کی سلاخ کو پکڑ کر جھٹ پٹ دوہرا کر دیا۔ خمیدہ سلاخ کو آگ میں پھینک کر اس نے کہا "میری آہنی گرفت سے بچتے رہنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

شرلک ہومز نے ہنس کر کہا "یہ تو واقعی ایک دلچسپ آدمی معلوم ہوتا ہے۔ گو میں [illegible]
تازہ نہیں ہوں لیکن اگر وہ تھوڑی دیر اور ٹھہرتا تو میں اُسے دکھا دیتا کہ میری گرفت بھی کمزور نہیں
ہے۔" یہ کہہ کر اُس نے لوہے کی سلاخ کو اُٹھایا اور جھٹکا دے کر سیدھا کر دیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ ثریا نے کافی احتیاط نہیں برتی اور اس [illegible] نے اپنے کھوج
کا پتہ دے دیا ہے۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ آیئے اب ناشتہ کریں [illegible] ڈاکٹروں کی کلب
میں جاؤں گا جہاں سے مجھے اس عجیب ڈاکٹر کے متعلق کچھ معلومات [illegible] کی اُمید
ہے۔"

دوسرا حصہ

ایک بجے کے قریب شرلک ہومز واپس آیا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک [illegible] کا [illegible] تھا
جس کے اوپر چند یادداشتیں لکھی ہوئی تھیں۔

"میں ثریا کی ماں کی وصیت دیکھ آیا ہوں۔ جائداد کی آمدنی مختلف وجوہ سے بہت کم ہو گئی ہے اور
اگر دونوں بیٹیوں کی شادی ہو جاتی تو ان کے سوتیلے باپ کے پاس بہت کم جائداد باقی رہ جاتی
میں مطمئن ہوں کہ میری صبح کی محنت ضائع نہیں گئی کیونکہ یہ بات وصیت کے مطالعہ سے ثابت
ہو گئی ہے کہ ہمارے نرالے دوست ... کو اپنی سوتیلی بیٹیوں کی شادی ہرگز گوارا نہیں۔ احتیاطاً
آپ بھی ایک طمنچہ اپنی جیب میں رکھ لیں۔"

اس کے بعد ہم اسٹیشن پر گئے اور دو گھنٹے سفر کے بعد ثریا خانم کے مکان پر پہنچ گئے۔
ثریا اپنے مکان کے باہر ہماری منتظر کھڑی تھی۔ جونہی کہ اس نے ہمیں دیکھا وہ خوشی
سے آگے بڑھی اور تپاک کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے کہا "میں آپ کی منتظر تھی۔ الحمدللہ میرا
سوتیلا باپ صبح سے باہر گیا ہوا ہے اور انشاءاللہ شام تک واپس نہیں آئے گا۔"

"ہمیں اس سے ملاقات کا فخر حاصل ہو چکا ہے۔" شرلک ہومز نے کہا اور چند لفظوں میں
سارا واقعہ بیان کر دیا۔ ثریا یہ سُن کر کانپ اُٹھی اور کہنے لگی "معاذ اللہ تو کیا وہ میری پیرو کا

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"
"یا میرے اللہ مجھے اس شر سے بچانا۔ خدا جانے گھر واپس آ کر وہ مجھ سے کیا سلوک کرے گا"
شرلک ہومز نے جواب دیا "اس کو خود اپنی حفاظت کرنی چاہیئے کیونکہ آج اس کے پیچھے ایک اس سے بھی زیادہ ہوشیار اور چالاک آدمی لگا ہوا ہے۔ آپ کے لئے بہتر یہ ہوگا کہ آپ سرِ شام ہی اپنے کمرے کو بند کر کے اندر بیٹھ رہیں اگر اس نے آپ سے برا سلوک کیا تو ہم آپ کو آپ کی خالہ کے ہاں پہنچا دیں گے۔ لیکن ہمیں اس وقت جلدی کرنی چاہیئے آپ ہمیں اُن کمروں میں لے چلیں جہاں آپ لوگ سوتے ہیں۔"
مکان بہت پرانا معلوم ہوتا تھا۔ اس کا اکثر حصہ غیر آباد تھا۔ ثریا نے ہمیں اپنی خوابگاہ دکھائی جس کی دیوار میں ایک بڑا شگاف بنا تھا لیکن اس وقت وہاں راج مزدور موجود نہ تھے۔
ثریا نے کہا "پہلے میں اس کمرہ میں سوتی تھی اور میری بہن ساتھ کے کمرہ میں لیکن جب سے مرمت کا کام شروع ہوا ہے میں اپنی بہن والے کمرہ میں سوتی ہوں اور اس سے ملحقہ کمرہ میں میرا سوتیلا باپ سوتا ہے۔"
شرلک ہومز نے کہا "لیکن آپ کے سابقہ کمرہ میں مرمت کی کوئی خاص ضرورت نظر نہیں آتی۔"
ثریا نے جواب دیا "مرمت کا کام وہاں کچھ نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مجھے میری بہن کے کمرہ میں سلانے کے لئے یہ حیلہ کیا گیا ہے۔"
"اہا! یہ واقعی قابل غور ہے۔" اس کے بعد شرلک ہومز نے برآمدہ کو غور سے دیکھا اور پھر کمروں کے اندر گیا۔ ثریا کے پہلے کمرہ کو دیکھے بغیر وہ فوراً دوسرے کمرہ میں جہاں کہ وہ آج کل سوتی تھی اور جس میں اس کی بہن مری تھی گھس گیا۔ اس کمرہ میں کچھ زیادہ سامان

نہ تھا۔ ہومز اِدھر اُدھر نظر دوڑا کر ایک کرسی پر خاموش بیٹھ گیا۔

آخر کار اس نے ایک موٹی رسی کی طرف جو پلنگ کے اوپر لٹک رہی تھی اشارہ کر کے کہا "یہ رسّی یہاں کس غرض کے لیئے لٹکائی گئی ہے؟"

ثریا نے جواب دیا "یہ گھنٹی کی رسی ہے جو باورچی خانہ میں لٹکی ہوئی ہے۔"

شرلک ہومز نے کہا "لیکن یہ دوسری چیزوں کے مقابلہ میں نئی معلوم ہوتی ہے۔"

"جی ہاں۔ اس کو یہاں لگے ہوئے صرف دو سال گزرے ہیں۔"

"کیا آپ کی بہن نے اس کو یہاں لگوایا تھا؟"

"نہیں اس نے اسے کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔"

شرلک ہومز نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ فرش کا معائنہ کر لوں یہ کہہ کر وہ زمین پر چت لیٹ گیا اور محدب شیشہ ہاتھ میں لے کر اِدھر اُدھر تیزی سے رینگتا رہا۔ اور فرش کا غور سے معائنہ کرتا رہا پھر وہ پلنگ کے پاس گیا اور تھوڑی دیر اُوپر نیچے دیکھ کر آخر کار اس نے گھنٹی کی رسّی کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔

میں نے حیران ہو کر کہا "یہ کیا بات ہے گھنٹی کیوں نہیں بجتی؟"

شرلک ہومز نے جواب دیا۔ "گھنٹی کیسے بج سکتی ہے یہ تو اس روشندان کے چھوٹے سوراخ کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔"

"واقعی! میں نے ابھی تک اس کو نہیں دیکھا تھا۔"

شرلک ہومز نے اسی کو دوبارہ کھینچ کر زیر لب کہا "یہ واقعی عجیب بات ہے۔ اس کمرے میں دو تین باتیں بہت ہی نرالی ہیں۔ مثلاً پلنگ فرش کے ساتھ جکڑا ہوا ہے۔ اس کو اس جگہ سے ہلایا نہیں جا سکتا۔ پھر روشندان بے موقع بنا ہوا ہے حالانکہ اتنی ہی محنت سے باہر کی طرف روشندان کھولا جا سکتا تھا۔ آج تک یہ کبھی نہیں دیکھا گیا تھا کہ دو کمروں کے درمیان، فضول روشندان بنائے جائیں۔ پھر اس روشندان میں سے ایک

رہی کمی کا مطلب ڈے کے لیے لٹکائی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ معمار جس نے یہ کمرہ بنایا نہایت ہی احمق تھا۔"

ثریا نے کہا "یہ سب تبدیلیاں میری بہن کی موت سے چند دن پہلے کی گئی تھیں"

اس کے بعد ہم ڈاکٹر صاحب کی خوابگاہ میں گئے۔ یہ کمرہ دوسرے دونوں کمروں سے بڑا تھا لیکن اس میں بھی کچھ زیادہ سامان نہیں رکھا تھا۔ ایک سفری چارپائی، کتابوں کی ایک چھوٹی سی الماری جس میں زیادہ تر طبی کتابیں رکھی تھیں، پلنگ کے پاس ایک آرام کرسی، دیوار کے قریب لکڑی کی ایک سادہ کرسی، ایک گول میز اور ایک بڑا آہنی صندوق، بس یہی چند چیزیں کمرے میں نظر آتی تھیں۔ ہومز بہت آہستہ آہستہ سب اشیاء کے پاس جا کر انہیں غور سے دیکھتا رہا۔

"یہاں کیا رکھا ہے؟" اس نے صندوق پر ہاتھ مار کر کہا۔

"میرے باپ کے قیمتی کاغذات"

"کیا آپ نے اس کو کھول کر اندر سے دیکھا ہے؟"

"ہاں صرف ایک دفعہ چند سال گزرے دیکھا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ یہ کاغذوں سے بھرا ہوا تھا۔"

"تو کیا اس میں کوئی بلی نہیں ہے؟"

"نہیں تو۔ یہ انوکھا خیال آپ کے دل میں کیسے آیا ہے؟"

"اسے دیکھ کر" یہ کہہ کر اس نے دودھ کی ایک چھوٹی سی طشتری اٹھائی جو صندوق کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔

"ہمارے ہاں کوئی بلی نہیں ہے لیکن ایک چیتا اور لنگور ضرور ہیں"

شرلک ہومز نے سنجیدگی سے کہا "خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ چیتا بھی ایک قسم کی بڑی بلی ہوتا ہے گو یہ طشتری اس کی ضروریات کے لئے مکتفی نہیں ہو سکتی۔ میں ایک بات اور دریافت

کرنا چاہتا ہوں" یہ کہہ کر وہ چوبی کرسی کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا اور اس کی نشست گاہ کو نہایت احتیاط سے دیکھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ زمین پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور محدب شیشہ کو جیب میں رکھ کر کہنے لگا "بیگم صاحبہ میں آپ کی تکلیف فرمائی کا شکریہ عرض کرتا ہوں۔ یہ معاملہ بہت ہی دلچسپ ہے اور اب میں اس کو ایک حد تک سمجھ گیا ہوں۔ اہا! لیکن یہ کیا ہے؟"

جس چیز کو دیکھ کر اس نے تعجب ظاہر کیا تھا وہ ایک چابک تھا جو پلنگ کے پاس گول دائرہ کی شکل میں لٹکا ہوا تھا۔ میں نے کہا "یہ ایک معمولی چابک ہے" لیکن میرے دوست نے سر ہلا کر جواب دیا:۔

"افسوس! یہ دنیا بہت بری ہے بالخصوص جب کہ ایک چالاک آدمی اپنی دماغی قابلیت کو جرائم کی نذر کر دیتا ہے"

میں نے آج تک اپنے دوست کی پیشانی پر اس طرح تیوری چڑھی ہوئی نہیں دیکھی تھی۔ وہ عرصہ تک خاموش رہا جب ہم گھر سے باہر چلے گئے اُس نے ثریا خانم کو یوں مخاطب کیا "بیگم صاحبہ، معاملہ بہت نازک ہے اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ آپ از اول تا آخر میرے مشورہ کے مطابق عمل کریں"

"یقیناً میں آپ کی ہدایت پر عمل کروں گی"

"تو پھر سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں اور میرا دوست آج کی رات آپ کے کمرہ میں بسر کریں گے" میں نے اور ثریا خانم دونوں نے اس کی طرف حیران ہو کر دیکھا۔ ہماری حیرانگی دیکھ کر اس نے کہا۔

"آپ حیران نہ ہوں۔ یہی طریقہ سب سے بہتر ہے۔ میں آپ کو سب کچھ سمجھا دوں گا غالباً وہ گاؤں کی سرائے سامنے نظر آ رہی ہے"

"جی ہاں"

بہت خوب تو یقیناً آپ کی کھڑکیاں بھی وہاں سے نظر آتی ہوں گی۔"

"یقیناً"

"آپ کو چاہیئے کہ آپ دردِ سر کا بہانہ کر کے سرِ شام ہی سے اپنے کمرہ میں لیٹ رہیں۔ جس وقت آپ کا باپ سو جائے آپ کھڑکی کھول کر اپنا لمپ اس میں رکھ دیں اور پھر ساتھ کے کمرہ میں جہاں آپ پہلے سویا کرتی تھیں چلی جائیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مرمت شروع ہونے کے باوجود آپ وہاں ایک رات بآرام گزار سکیں گی۔"

"کیوں نہیں بخوبی"

"باقی کارروائی کے لیے آپ مجھے ذمہ دار گردانیں۔"

"لیکن آپ آخر کریں گے کیا؟"

"ہم آپ کے کمرہ میں رات گزاریں گے اور وہ سیٹی کی آواز جو آپ کی وحشت کا موجب ہے، ہم اس کے متعلق تحقیقات کریں گے۔"

ثریا خانم شرلک ہومز سے مزید سوالات پوچھنا چاہتی تھی لیکن شرلک ہومز نے یہ کہہ کر اسے ٹال دیا۔ "بیگم صاحبہ ہمیں یہاں سے جلدی چلا جانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ڈاکٹر صاحب واپس آجائیں اور ہمیں یہاں دیکھ لیں۔ اس صورت میں ہمارا یہاں آنا بیکار جائیگا اچھا خدا حافظ۔ آپ ہمت نہ ہاریں اور جس طرح میں نے کہا ہے آپ اس طرح کریں اور یقین جانیں کہ انشاء اللہ ہم آپ کو تمام خطرات سے بچالیں گے۔"

ہم نے گاؤں کی سرائے میں ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا اور کھڑکی میں بیٹھ کر ثریا خانم کے لمپ کی روشنی کا انتظار کرنے لگے۔ جب ہم اس طرح بیٹھے ہوئے تھے شرلک ہومز نے کہا "پیارے واٹسن میں آج رات آپ کو ساتھ لے جانے سے ڈرتا ہوں۔ مجھے وہاں صریح خطرہ نظر آتا ہے۔"

"کیا میں کسی طرح سے آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟"

"آپ کا وہاں موجود ہونا یقیناً بہت مفید ہوگا"۔

"تو میں ضرور آپ کے ہمراہ جاؤں گا"

"یہ آپ کی عنایت ہے"

"آپ نے ابھی خطرہ کا ذکر کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ان کمروں میں کوئی خاص چیز دیکھی ہے جو میرے مشاہدہ میں نہیں آئی"

"نہیں غالباً آپ کا مشاہدہ بھی ویسا ہی مکمل ہے جیسا کہ میرا ممکن ہے میں نے آپ سے کچھ زیادہ استدلال کیا ہو"

"میں نے اس فضول رسی کے علاوہ اس کمرہ میں کوئی خاص بات نہیں دیکھی میں حیران ہوں کہ وہ رسی وہاں کس غرض کے لیئے لگائی گئی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے"

"کیا آپ نے وہ "روشندان" بھی دیکھا تھا جس میں سے نہ تو روشنی آسکتی ہے اور نہ تازہ ہوا"

"ہاں میں نے دیکھا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ دو کمروں کے درمیان چھوٹے سے سوراخ کا ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ وہ سوراخ اتنا چھوٹا ہے کہ اس میں سے ایک چوہا بھی نہیں گزر سکتا"

"یہاں آنے سے پیشتر میں جانتا تھا کہ ایسا "روشندان" دونوں کمروں کے درمیان ضرور ہوگا"

"واقعی؟"

"ہاں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہماری موکلہ نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ اس کی بہن چرٹوں کی تیز بو سے تنگ آکر اس کے پاس آگئی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں کمروں کے درمیان ضرور کسی قسم کا راستہ ہوگا۔ یقیناً یہ چھوٹا سا ہوگا ورنہ حاکم ضلع کی تحقیقات

میں اس کی طرف توجہ منعطف ہوتی۔ اس لیئے میں سنے سوچا کہ وہ راستہ جو دونوں کمروں
کے درمیان ہے بہت چھوٹا سا ہوگا۔"

"مانا کہ جو آپ کہتے ہیں صحیح ہے لیکن میں حیران ہوں کہ روشندان کے ہونے
سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟"

"کچھ نہیں، تاہم یہ ایک عجیب توارد ہے کہ جس وقت یہ روشندان بنایا جاتا ہے
اور رسی لٹکائی جاتی ہے جو عورت اس کمرہ میں سوتی تھی مر جاتی ہے۔ کیا ان امور سے
آپ کو کوئی خاص بات سوجھتی ہے؟"

"مجھے ابھی تک ان تینوں باتوں میں کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔"

"کیا آپ نے چارپائی کے متعلق کوئی خاص بات دیکھی تھی؟"

"میں کہہ نہیں سکتا۔"

"بندۂ خدا۔ وہ فرش کے ساتھ جکڑی ہوئی تھی۔ مرنے والی عورت اس کو وہاں
سے ہلا نہیں سکتی تھی۔ اسلیئے اس چارپائی کا ہمیشہ روشندان اور اُس خاص رسی کے نیچے رہنا
لازمی تھا۔"

میں نے چلا کر کہا "ہومز اب میں آپ کے قیاس کو دھندلے طور پر سمجھ گیا ہوں۔
ہمیں یہاں کسی خوفناک اور مہلک خفیہ جرم کا انسداد کرنا ہے۔"

"واقعی ہمیں ایک خوفناک اور مہلک خفیہ جرم کا انسداد کرنا ہے۔ جب کوئی ڈاکٹر ارتکاب
جرم پر اتر آتا ہے تو وہ بدترین مجرم ہوتا ہے۔ خواہش جرم کے علاوہ اس کو حوصلہ اور علم
کی اعانت حاصل ہوتی ہے۔ مجھے ایسے پڑھے لکھے جرائم پیشوں کے قصے معلوم ہیں مگر یہ آدمی
ان سب سے بڑھ کر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے اللہ کے فضل سے اُمید ہے کہ ہم اس کو
نیچا دکھا سکیں گے۔ آج کی رات خطرہ والی رات ہوگی۔ خدا معلوم ہمیں آج کن کن مصائب
کا سامنا کرنا پڑے۔ فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ آیئے اس وقت تھوڑی دیر

آرام کر لیں!"

حصہ سوم

رات کے گیارہ بجے ثریا خانم کے کمرہ کی کھڑکی میں ہمیں لیمپ کی روشنی دکھائی دی۔ شرلک ہومز نے مالک سرائے سے کہہ دیا کہ ہم ایک دوست کے ہاں جا رہے ہیں اور ممکن ہے کہ ہم رات بھر باہر رہیں۔ ہم اپنے منزل مقصود کے پاس پہنچ چکے تھے کہ جھاڑیوں میں سے ایک عجیب الہیت بچہ نمودار ہوا۔ وہ گھاس پر لیٹ گیا اور پھر قلابازیاں کھا کر تیزی سے دوڑ گیا۔

میں نے دہشت زدہ ہو کر کہا "یا میرے اللہ یہ کیا ہے"!

تھوڑی دیر کے لئے ہومز بھی میری طرح ڈر گیا۔ اس نے اپنی گھبراہٹ میں میرے بازو کو بہت زور سے دبایا لیکن پھر وہ مسکرایا اور اپنا منہ میرے کان سے لگا کر کہنے لگا

"یہ ایک عجیب گھر ہے! آپ شاید نواب صاحب بہادر کے پالتو لنگور کو بھول گئے ہیں"

اس وقت تک میں واقعی اس عجیب جانور کو بھولا ہوا تھا لیکن اب مجھے یاد آ گیا کہ لنگور کے علاوہ یہاں ایک چیتا بھی ہے جو ممکن ہے ابھی ہمارے اوپر آ جھپٹے۔ میں بہت خوفزدہ ہو گیا اور میں اقرار کرتا ہوں کہ جب میں نے شرلک ہومز کی طرح اپنا جوتا اتار لیا اور دبے پاؤں چل کر خوابگاہ میں پہنچ گیا تو میرا دل قدرے مطمئن ہو گیا۔ میرے دوست نے لیمپ اٹھا کر میز پر رکھ دیا اور کھڑکی بند کر کے کمرہ میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ پھر وہ نہایت آہستگی سے میرے پاس آیا اور میرے کان سے منہ لگا کر اتنا آہستہ بولا کہ میں بمشکل تمام اس کے یہ الفاظ سن سکا:۔

"کسی قسم کی آواز ہماری تجاویز کے لئے مہلک ہو گی"

میں نے ہاں کہنے کی بجائے اپنا سر ہلایا۔

"ہمیں یہاں روشنی کے بغیر بیٹھنا ہو گا۔ اگر لیمپ روشن رکھیں گے تو وہ روشندان

میں سے دیکھنے گا۔"

میں نے دوبارہ سر ہلایا۔

"سونا منع ہے۔ جاگتے رہنے کی کوشش کیجئے ورنہ آپ کی زندگی خطرہ میں ہوگی ضرورت کے لئے اپنا طپنچہ تیار رکھئے۔ میں اس پلنگ پر بیٹھوں گا اور آپ اس کرسی پر بیٹھئے۔"

میں نے اپنا طپنچہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

ہومز اپنے ساتھ ایک لمبا پتلا بید لایا تھا۔ اس نے یہ اپنے پاس چارپائی پر رکھ لیا۔ اس کے قریب ہی اس نے دیا سلائی کی ایک ڈبیہ اور ایک موم بتی رکھ لی۔ پھر اس نے لیمپ گل کر دیا اور ہم تاریکی میں ایک نامعلوم آنے والے خطرہ کے انتظار میں دم بخود بیٹھ گئے۔

میں اس خوفناک رت جگے کو ہرگز نہیں فراموش کر سکوں گا۔ مطلقاً کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی یہاں تک کہ شرلک ہومز کے سانس لینے کی آواز بھی مجھے سنائی نہ دیتی تھی حالانکہ مجھے بخوبی معلوم تھا کہ میرا دوست مجھ سے چند قدم کے فاصلہ پر مجھ سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ چوکنا ہو کر بیٹھا ہوا ہے۔ کبھی کبھی باہر سے رات کے پرندوں کی آوازیں آتی تھیں اور ایک دفعہ مجھے اپنی کھڑکی کے باہر بلی کی سی غرانے کی آواز آئی جس سے میں سمجھ گیا کہ چیتا باہر گھوم رہا ہے۔ دور سے گرجا گھر کی گھڑی کے بجنے کی مدھم آواز سنائی دیتی تھی جو کہ ہر پاؤ گھنٹہ کے بعد بجتی تھی۔ یہ گھنٹے کتنے لمبے معلوم ہوتے تھے! بارہ بج گئے اور پھر ایک اور پھر دو اور پھر تین بج گئے لیکن ہم اسی طرح تاریکی میں خاموش منتظر بیٹھے تھے۔

یک لخت ہمیں روشندان میں سے روشنی دکھائی دی اور اس کے بعد تیل کے جلنے کی بو آئی۔ غالباً کسی نے دوسرے کمرہ میں چور لالٹین جلائی تھی۔ مجھے ادھر سے کسی چیز کے ہلنے کی آواز آئی اور پھر سناٹا چھا گیا۔ تیل کی بو بدستور آتی رہی۔ نصف گھنٹہ تک میں ہمہ تن گوش بیٹھا رہا۔ پھر یک لخت ایک اور آواز صاف سنائی دی۔ ایک بہت ہی

نرم آواز جیسی کہ کیتلی میں سے ٹونٹی کے راستے سے بھاپ نکلنے سے پیدا ہوتی ہے جس وقت میں نے یہ آواز سنی ہومز چارپائی پر سے اچھل پڑا اور اس نے ایک دیا سلائی روشن کر کے بید کے ساتھ روشندان سے لٹکتی ہوئی رسی کو زور زور سے پیٹنا شروع کر دیا۔

اس نے چلا کر کہا "کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟"

لیکن میں کچھ نہیں دیکھ سکا تھا۔ تاریکی کے بعد یک لخت اجالا ہونے سے میری آنکھیں چکا چوند ہو گئی تھیں اس لیے مجھے بالکل نہیں معلوم ہوا تھا کہ میرا دوست کس چیز کو بید سے مار رہا ہے۔ میں نے صرف اتنا دیکھا کہ اس کا چہرہ بالکل زرد تھا اور اس سے خوف اور نفرت ٹپک رہی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد اس نے بید کو پلنگ پر رکھ دیا اور وہ روشندان کی طرف دیکھ رہا تھا کہ یک لخت رات کی خاموشی میں ایک دردناک چیخ سنائی دی۔ میں نے ایسی دردناک چیخ اپنی زندگی بھر میں کبھی نہیں سنی۔ یہ اتنی بلند تھی کہ گاؤں کے لوگوں نے بھی اس کو سنا۔ اس خوفناک چیخ میں درد۔ ڈر۔ اور غصہ سب جذبات ملے ہوئے تھے۔ اسے سن کر ہمارے دل دہل گئے۔ میں ہومز کی طرف دیکھ رہا تھا اور ہومز میری طرف یہاں تک کہ یہ چیخ بند ہو گئی اور خاموشی دوبارہ طاری ہو گئی۔

میں نے بمشکل سانس لیکر کہا "اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ سب کارروائی ختم ہو چکی ہے" ہومز نے جواب دیا "اور غالباً جو کچھ ہوا ہے بہتر ہوا ہے۔ اپنا طپنچہ لے لیجئے اور چلئے ڈاکٹر نواب اعظم یار جنگ صاحب کے کمرہ میں چلیں"

اس نے لیمپ جلایا اور باہر برآمدہ میں نکلا۔ دو دفعہ اس نے نواب صاحب کے دروازہ کو کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کچھ جواب نہ ملا پھر اس نے دستی مروڑی اور اندر داخل ہو گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے طپنچہ ہاتھ میں لئے کمرے میں داخل ہو گیا۔

جو نظارہ ہم نے دیکھا وہ بہت عجیب و غریب تھا۔ میز پر ایک چور لالٹین رکھی ہوئی تھی۔ اور اس کی تیز روشنی صرف آہنی صندوق پر جس کا ڈھکنا کھلا ہوا تھا پڑ رہی تھی۔ اس میز کے پاس ڈاکٹر صاحب لکڑی کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں وہ لمبا مڑا ہوا چابک تھا جو ہم نے دن کو دیکھا تھا۔ اس کی آنکھیں چھت کے کونے کی طرف اٹھی ہوئی تھیں اس کی پیشانی کے گرد زرد رنگ کا ایک عجیب حلقہ تھا جس پر بھورے نقش تھے۔ اور جو اس کے سر کے گرد زور سے بندھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ جب ہم داخل ہوئے تو نہ تو اس نے کچھ کہا اور نہ وہ اپنی جگہ سے ہلا۔

ہومز نے کہا "وہ دیکھئے منقش حلقہ!"

میں ایک قدم آگے بڑھا۔ جونہی کہ میں اپنی جگہ سے ہلا وہ عجیب حلقہ بھی اس کے سر پر سے ہلا اور میں نے پہچان لیا کہ وہ ایک زہریلا سانپ ہے۔

ہومز نے چلا کر کہا "یہ ہندوستان کا سب سے زیادہ زہریلا سانپ ہے۔ اس کے کاٹنے کے دس ثانیہ بعد وہ مر گیا ہوگا۔ جو دوسروں کی برائی کے درپے ہوتا ہے خدا اس کو غارت کر دیتا ہے۔ چاہ کندن را چاہ درپیش۔ خیر آیئے سب سے پہلے اس منحوس جانور کو اس کے صندوق میں ڈالنا چاہیئے۔ ازاں بعد ہم ثریا خانم کو کسی محفوظ جگہ پہنچا دیں گے اور پھر سرکاری پولیس یہاں آکر تحقیقات کر سکتی ہے۔"

یہ کہہ کر اس نے مردہ آدمی کے ہاتھ سے گول چابک چھینا اور اس کی مدد سے سانپ کو آہنی صندوق میں ڈال کر صندوق بند کر دیا۔

یہ ہیں صحیح واقعات نواب اعظم یار جنگ کی موت کے متعلق۔ یہ قصہ پہلے ہی بہت لمبا ہو گیا ہے اس لئے میں یہ نہیں بیان کرنا چاہتا کہ ہم نے یہ بری خبر خوف زدہ لڑکی کو کس طرح پہنچائی یا ہم نے اُسے کس طرح اس کی خالہ کے پاس پہنچایا اور سرکاری تحقیقات کے دوران میں کس طرح یہ بات ثابت ہوئی کہ نواب اعظم یار جنگ اپنے خوفناک پالتو سانپ سے

کھیلتے ہوئے کیونکر جان بحق ہوا۔ چند امور جو میری سمجھ میں نہیں آئے تھے مجھے شرلاک ہومز نے اگلے روز گاڑی میں سفر کرتے ہوئے یوں سمجھائے۔

اس نے کہا "شروع میں چونکہ میرے سامنے پورے واقعات نہیں تھے اس لیئے میں ایک غلط نتیجہ پر پہنچا تھا۔ مرنے والی لڑکی کے منہ سے منقش حلقہ کے نکلنے اور مکان کے پاس خانہ بدوشش آدمیوں کے موجود ہونے سے میں مغالطہ میں پڑ گیا تھا۔ لیکن جب میں نے کمرہ کا معائنہ کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اس کمرہ میں سونے والی لڑکی کی موت کا باعث خواہ کچھ ہی ہو لیکن اس کو کھڑکی یا دروازہ کی راہ سے کسی خطرہ کا سامنا نہیں ہوا ہو گا۔ جیسا کہ میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں میری توجہ فرش کے ساتھ بندھی ہوئی چارپائی۔ چھوٹے روشندان اور چارپائی کے اوپر روشندان میں سے لٹکی ہوئی رسی کی طرف فوراً مبذول ہو گئی تھی۔ مجھے فوراً اس بات کا شبہ ہوا کہ رسی وہاں بطور پل کے ہے تاکہ کوئی چیز سوراخ میں سے چارپائی تک آسکے۔ جب میں نے سوچا کہ نواب اعظم یار جنگ ہندوستان میں رہ آیا ہے اور ابھی تک اس کو ہندوستان سے جانور مہیا ہوتے رہتے ہیں تو مجھے سانپ کا خیال آیا۔ چونکہ وہ ڈاکٹر تھا اس لیئے اس نے سوچا ہو گا کہ ایسا زہر دینا چاہیے جس کی کوئی کیمیائی شناخت نہ ہو سکے۔ نیز سانپ کے کاٹنے کے نشان مردہ جسم پر بمشکل دیکھے جا سکتے ہیں۔

"اس کے بعد میں نے سیٹی کی آواز کے متعلق غور کیا۔ یہ غالباً سانپ کو واپس بلانے کے لیئے ہوگی۔ دودھ کے استعمال سے جو کہ ہم نے اس کے کمرہ میں دیکھا تھا اس نے اس کو غالباً ایسا سدھایا ہو گا کہ یہ اس کے بلانے پر واپس آجاتا ہو گا۔ رات کے وقت وہ اسے روشندان میں بٹھاتا ہو گا اور پھر وہ افعی رسی پر سے رینگ کر نیچے چارپائی پر آجاتا ہو گا۔ ممکن ہے کہ یہ چارپائی پر سونے والے کو پہلی رات نہ کاٹے لیکن کبھی نہ کبھی وہاں سونے والے کا لقمۂ اجل ہو جانا یقینی تھا۔

"میرے اس استدلال کی تصدیق اس کی کرسی کے معائنہ سے ہو گئی تھی میں نے محدب شیشہ کی مدد سے دیکھا کہ وہ اس پر کھڑا ہوتا ہے جو کہ روشندان تک پہنچنے کے لیے ضروری تھا۔ آہنی صندوق، دودھ کی پیالی اور چابک کے پھندے نے مجھے اس نتیجہ کے صحیح ہونے کا یقین دلایا تھا۔ جھنکار کی آواز جو کہ ثریا خانم نے سنی تھی وہ لوہے کے صندوق کو جلدی سے بند کرنے سے پیدا ہوئی ہو گی۔ اس نتیجہ پر پہنچ کر جو کارروائی میں نے بعد ازاں کی وہ آپ کو بخوبی معلوم ہے۔ جب میں نے سانپ کی پھنکار سنی جو کہ بلاشبہ آپ نے بھی سنی ہو گی تو میں نے دیاسلائی روشن کی اور سانپ کو پیٹنا شروع کر دیا۔"

میں نے کہا "جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ روشندان میں سے واپس چلا گیا۔"

اور فیرلک ہومز نے کہا "جس کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ اس نے اپنے مالک کو ڈسا۔ میری بید کی بعض ضربیں سانپ کو لگی تھیں۔ پس اس کو غصہ آگیا ہو گا اور جو آدمی اسے پہلے نظر آیا اسی کو اس نے ڈس لیا۔ اس طریقہ سے میں بلاشبہ ڈاکٹر نواب اعظم یار جنگ کی موت کے لیے بالواسطہ ذمہ دار ہوں تاہم میرا دل مطمئن ہے کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے"

پانچویں کہانی

شاہی تاج

حصہ اوّل

ایک دن صبح کے وقت جب میں اپنی کھڑکی میں سے باہر دیکھ رہا تھا میں نے کہا "ہومز دیکھیے ایک پاگل آدمی سڑک پر چل رہا ہے تعجب ہے کہ اس کے رشتہ داروں نے اسے اس حالت میں اکیلے باہر آنے کی اجازت دی ہے۔"

میرے دوست نے اٹھ کر میرے کندھے کے اوپر سے باہر دیکھا۔ بارش کی وجہ سے سڑک بہت پھسلنی ہو رہی تھی اور سوائے اس عجیب الہیئت آدمی کے اور کوئی آدمی سڑک پر نظر نہیں آتا تھا۔ اس کی عمر پچاس سال سے متجاوز ہوگی لیکن اس کے چہرے سے اس کی موجودہ مصیبت کے باوجود وقار اور رعب داب ٹپکتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہم نے دیکھا کہ وہ مکانات کے نمبر پڑھ رہا ہے تو ہومز نے کہا:۔

"میں خیال کرتا ہوں کہ وہ یہاں آرہا ہے"

"یہاں"؟

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ وہ مجھ سے مشورہ کرنے کے لیئے آرہا ہے۔ میں ان علامات کو پہچانتا ہوں۔ یہ لیجئے!" شرلک ہومز نے کہا جب کہ وہ ہمارے دروازہ کی طرف دوڑا اور ہماری گھنٹی بہت زور سے بجی۔

چند لمحے بعد وہ ہمارے کمرے میں آموجود ہوا۔ اس کے چہرہ پر غم اور یاس کی حکمرانی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ مبہوت کھڑا رہا۔ پھر اس نے اچھل کر دیوار کے ساتھ اپنا سر ایسے زور سے ٹکرایا کہ ہم دنگ رہ گئے۔ شرلک ہومز نے اسے پکڑ کر ایک آرام کرسی میں بٹھا دیا اور اپنے تسلی بخش، محبت آمیز لہجہ میں اس کا غم غلط کرنے میں مصروف ہوگیا۔ مظلوموں کے ساتھ ایسی شفقت سے پیش آنا اس کا خصوصی امتیاز تھا۔

"آپ مجھے اپنا قصہ سنانے آئے ہیں۔ جلدی چلنے سے آپ تھک گئے ہیں۔ براہ مہربانی تھوڑی دیر آرام فرمائیں اور پھر میں بطیب خاطر آپ کی خدمت کے لیئے حاضر ہوں گا"

"غالباً آپ مجھے دیوانہ خیال کرتے ہونگے" اس نے تھوڑی دیر کے بعد کہا۔

ہومز نے متانت کے ساتھ جواب دیا "میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کسی مصیبت میں مبتلا ہیں"

"خدا شاہد ہے کہ میں ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں۔ ایسی مصیبت کہ اس سے میرے حواس مختل ہوگئے ہیں اور میری عقل میں فتور آگیا ہے۔ میری مصیبت جتنی بڑی ہے اتنی ہی آناً فاناً

میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ شاید میں ملک بے عزتی کو برداشت کر لیتا حالانکہ میری سیرت ہر ایک قسم کی آلودگی سے پاک رہی ہے۔ رنج کی مصیبت ہر ایک آدمی کے اوپر کبھی ضرور آتی ہے۔ لیکن دو نو قسم کی مصائب نے مجھے اکٹھا گھیر لیا ہے اور ایسے خوفناک طریقہ سے گھیرا ہے کہ میری روح کانپ اٹھی ہے۔ علاوہ ازیں صرف میں ہی اس مصیبت عظمیٰ میں مبتلا نہیں ہوں۔ ملک کی سب سے شاندار ہستی بھی اس گرداب بلا میں پھنس جائے گی۔ تاوقتیکہ اس خوفناک مصیبت کا کوئی خاطر خواہ حل نہ ہو سکے گا۔"

ہومز نے کہا "براہ کرم اطمینان فرمائیے اور مجھے جملہ واقعات سنا دیجئے۔"

"میرا نام غالباً آپ نے پہلے سُنا ہوگا۔ میں ایک مشہور بنک کا مشترکہ مالک لگز نڈر ہولڈر ہوں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہر ایک لمحہ قیمتی ہے اس لیئے میں بسرعت ممکنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

"غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ بنک اور ساہوکارے کے کام میں قابل اعتبار ضمانت کے اوپر روپیہ قرض پر دیا جاتا ہے۔ ہم نے گزشتہ چند برسوں میں، اس قسم کا بہت سا کام کیا ہے۔ ملک کے سربرآوردہ خاندان ہم سے قرض لیتے ہیں اور اپنے زیورات، کتب خانے اور دیگر اثاث البیت ہمارے پاس بطور ضمانت رکھتے ہیں۔

"کل صبح میں بنک میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دفتری میرے پاس ایک ملاقاتی کارڈ لایا جب میں نے اسے پڑھا تو میں چونک اٹھا کیونکہ یہ وہ مشہور نام تھا جس سے بچہ بچہ آگاہ ہے اور جو انگلستان کے سب سے اعلیٰ معزز اور ممتاز ناموں میں سے ایک ہے میں نے ایک ایسے جلیل القدر آدمی کی تشریف آوری کو اپنے لیئے اور اپنے بنک کے لیئے غیر مترقبہ عزت سمجھا اور جب وہ اندر تشریف لائے تو اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہا لیکن انہوں نے جلدی سے کاروباری گفتگو شروع کر دی۔

"انہوں نے فرمایا "مسٹر ہولڈر۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ روپیہ قرض بھی دیا کرتے ہیں"

میں نے جواب دیا "جب ضمانت قابل اعتبار ہوتی ہے تو بنک [illegible] ہے"

انہوں نے فرمایا "مجھے پچاس ہزار پونڈ کی اشد اور فوری ضرورت ہے۔ میں اپنے احباب سے ایسی حقیری رقم بآسانی مانگ سکتا تھا لیکن میں [illegible] سمجھتا ہوں کہ اس کام کو کاروباری انداز سے کروں اور خود اس دادو ستد کو مکمل کروں۔ آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ مجھے مخواہ کسی کا ممنون نہیں ہونا چاہیئے یہ میری شان اور میرے عہدہ کے لیے مضر ہو سکتا ہے۔"

"میں نے دریافت کیا "آپ کو روپیہ کتنے عرصہ کے لیئے درکار ہے۔"

"دوشنبہ کو مجھے بہت سا روپیہ نقد واپس ملے گا اور میں اس روز نہایت خوشی کے ساتھ آپ کا زر اصل مع مناسب سود ادا کردوں گا۔ لیکن مجھے روپیہ کی اسی وقت ضرورت ہے۔"

"میں نے جواب دیا میں بخوشی یہ رقم اپنے پاس سے دے دیتا بشرطیکہ یہ میری استطاعت سے زیادہ نہ ہوتی۔ لیکن اگر میں اسے بنک سے قرض دوں تو قاعدہ کے مطابق مجھے آپ سے بھی ضمانت طلب کرنی چاہیئے۔"

"میں بنک سے قرض لینے کو ترجیح دیتا ہوں" انہوں نے ایک چھوٹی سی خوشنما صندوقچی کو کھول کر کہا "آپ غالباً اس چیز کو پہچانتے ہیں!"

"کیوں نہیں یہ تو مشہور شاہی تاج ہے جو اس ملک کی سب سے قیمتی پبلک چیز ہے۔"

"صندوقچی میں سے تاج نکال کر انہوں نے فرمایا "یہ دیکھئے اس میں ۹ قیمتی لعل کندہ کئے ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک کی قیمت کئی لاکھ روپیہ ہے۔ سونے کی قیمت اس سے زائد ہے۔ بحیثیت مجموعی اس کی قیمت اس رقم سے جو میں قرض لینا چاہتا ہوں کئی گنے زیادہ ہے۔ میں اس کو بطور ضمانت آپ کے پاس چھوڑ جانے کے لیئے تیار ہوں۔"

"میں اس قیمتی صندوقچی کو اپنے ہاتھ میں اٹھا کر حیرانگی سے اپنے معزز موکل کی طرف دیکھنے لگا۔

"انہوں نے مجھ سے پوچھا "کیا آپ کو اس کی قیمت کی بابت شبہ ہے؟"

اس میں۔ میں صرف اس بات کو سوچ رہا ہوں کہ اس کا میرے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں؟"

"آپ اس معاملے کے متعلق مطمئن ہو جائیں۔ میں یہ تاج آپ کے قبضہ میں صرف اس لیے چھوڑ رہا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ میں چار روز کے بعد قرض ادا کر کے اسے واپس لے سکوں گا۔ میں آپ کو یہ بھی جتانا چاہتا ہوں کہ میں یہ کارروائی صرف اسی لیے کر رہا ہوں کہ مجھے آپ کے بنک پر اعتماد کامل ہے اور مجھے بھروسہ ہے کہ آپ کسی سے اس کے متعلق ذکر نہ کریں گے نیز میں اس امر کی بھی تاکید کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس تاج کو ہر ایک قسم کی ممکن احتیاط کے ساتھ محفوظ رکھیں۔ اگر اس کو کسی قسم کا نقصان پہنچا تو وہ ایسا ہی بدتر ہوگا جیسا کہ اس کا ضائع جانا کیونکہ ایسے لعل دنیا کے کسی خطہ میں دستیاب نہیں ہو سکتے۔ مجھے آپ پر کامل اعتماد ہے اور میں خود دوشنبہ کی صبح کو دوبارہ آؤں گا۔"

"چونکہ میرے موکل کو جلدی تھی اس لیے میں نے خزانچی کو بلا کر پچاس ہزار پونڈ کے نوٹ گننے کے لیے کہہ دیا۔ لیکن جب میں اکیلا رہ گیا تو مجھے رہ رہ کر اپنی ذمہ داری کا خیال ستاتا تھا۔ شام کے وقت میں تاج کو اپنے ہمراہ مکان پر لے گیا تاکہ یہ ایک لمحہ کے لیے بھی میری دسترس سے باہر نہ رہے۔ جب تک میں نے اسے اپنے مکان واقع سٹریڈم میں اپنی خوابگاہ کے اندر محفوظ طور پر مقفل نہ کر دیا مجھے چین نہ آیا۔

"اب میں آپ کو اپنے خانگی حالات سنانا چاہتا ہوں تاکہ آپ معاملہ کو بخوبی سمجھ لیں۔ میرا سائیس اور میرا ملازم گھر سے باہر فاصلہ پر سوتے ہیں۔ میرے ہاں تین خادمہ ہیں جو عرصہ سے ملازم ہیں اور ہر ایک لحاظ سے قابل اعتبار ہیں۔ حال ہی میں، میں نے ایک چوتھی ماما بھی نوکر رکھی ہے جو ہر ایک حیثیت سے تسلی بخش ہے سوائے اس کے کہ وہ بلا کی حسین ہے اور اس کے دوست احباب اکثر اس سے ملنے آتے رہتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ ایک نیک لڑکی ہے۔

"میری بیوی عرصہ ہوا مر گئی تھی۔ میرا صرف ایک بیٹا آرتھر ہے اس کی طرف سے مجھے بہت زیادہ مایوسی ہوئی ہے۔ غالباً اس میں، میں خود بھی قصوروار ہوں۔ جب میری پیاری بیوی مر گئی تو میں نے اس کو حد سے زیادہ آزادی دی۔ میری نرمی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب وہ کاروبار میں میری مدد کرنے کے ناقابل ہے۔ اس کی نشست برخاست اُمرا کے لڑکوں کے ساتھ ہے اور آئے دن اس کو روپیہ کی ضرورت رہتی ہے۔ اس کا ایک خاص دوست سر جارج برن ویل ہے جس کی شیریں زبانی اور شستہ اطوار کے ہم سب مداح ہیں لیکن میرا بھی یہی خیال ہے اور میری بھتیجی میری کا بھی یہی خیال ہے کہ وہ آدمی قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ میری بھتیجی یتیم ہے۔ اس کی پرورش بچپن سے میں نے ہی کی ہے۔ وہ میرے گھر کا نور ہے۔ میرے گھر کا تمام انتظام اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ میرا دست راست ہے اور میں کہہ نہیں سکتا کہ اس کے بغیر میرا گذارا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے صرف ایک بات میں، میری خواہشات کی خلاف ورزی کی ہے۔ آرتھر نے دو دفعہ اس سے شادی کی درخواست کی ہے لیکن اس نے دونوں مرتبہ صاف انکار کر دیا ہے۔ آرتھر کو اس کے ساتھ بے اندازہ محبت ہے اور اگر کوئی طریقہ اس کو راہِ راست پر لانے کا ہو سکتا تھا تو وہ میری کے ساتھ شادی کرنے کا تھا لیکن افسوس اب کچھ نہیں ہو سکتا!

"اب مسٹر ہومز آپ کو میرے گھر کے حالات معلوم ہو گئے ہیں۔ اس لیے میں اپنی مصیبت بھری داستان عرض کرتا ہوں۔

"جب ہم شب کو قہوہ پی رہے تھے تو میں نے آرتھر اور میری کو شاہی تاج کا قصہ سنایا۔ لوسی جو کہ قہوہ لے کر آئی تھی واپس چلی گئی تھی لیکن میں دعوے سے نہیں کہہ سکتا کہ اس نے یہ گفتگو نہیں سنی۔ میری اور آرتھر دونوں اس کو دیکھنا چاہتے تھے لیکن میں نے ان کی خواہش پوری نہ کی۔

"آرتھر نے مجھ سے پوچھا' آپ نے تاج کہاں رکھا ہے؟'

"اپنے آہنی صندوق میں"

"میں اُمید کرتا ہوں کہ امشب ہمارے ہاں چوری نہ ہوگی"

"لیکن میرا آہنی صندوق مقفل ہے"

"اونہ اوہ ہر ایک پرانی چابی سے کھولا جا سکتا ہے۔ جب میں بچہ تھا تو میں نے خود اُس کو اپنی الماری کی چابی سے کئی مرتبہ کھولا تھا"

وہ اکثر اوقات ایسی واہی تباہی باتیں کر دیا کرتا تھا اس لیئے میں نے اس کے الفاظ کی چنداں پرواہ نہ کی۔ جب میں سونے کے لیئے اپنی خوابگاہ میں گیا تو وہ سنجیدہ منہ بنا کر میرے پیچھے آیا۔

"ابا جان کیا آپ مجھے دو سو پونڈ عنایت کرینگے؟"

"ہرگز نہیں" میں نے قدرے ترش رُو ہو کر کہا "میں نے تمہیں فضول روپیہ دے دے کر فضول خرچ بنا دیا ہے"

"آپ واقعی میرے حال پر بہت مہربانی کرتے رہے ہیں لیکن مجھے اس دفعہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے وگرنہ میں اپنی کلب میں منہ دکھلانے کے قابل نہ رہوں گا"

"بہت خوب" میں نے جواب دیا "میری تو عین خواہش ہے کہ تم اس منحوس کلب سے قطع تعلق کر لو"

"تو کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں بےعزتی کے ساتھ کلب سے علیحٰدہ ہو جاؤں؟ میں بےعزتی برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے روپیہ کی ضرورت ہے اور اگر آپ نے مجھے روپیہ نہ دیا تو میں اور ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرونگا"

"میں بہت خفا تھا کیونکہ اس مہینہ میں اس کا یہ تیسرا تقاضا تھا" "تم مجھ سے ایک پائی بھی نہیں لے سکتے" میں نے ناراض ہو کر کہا۔ اس نے مجھے سلام کیا اور کمرے میں سے چپ چاپ باہر نکل گیا۔

"جب وہ چلا گیا تو میں نے اپنا آہنی صندوق کھولا اور اپنا اطمینان کر لیا کہ میرا خزانہ وہاں محفوظ ہے۔ پھر میں سونے سے قبل گھر میں گشت لگانے کے لیے نکلا بالعموم یہ کام میری کرتی ہے لیکن اس رات میں نے مناسب خیال کیا کہ خود تمام دروازے اور قفل دیکھ لوں۔ جب میں سیڑھیوں پر سے نیچے آرہا تھا تو میری بڑے کمرہ کی کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی۔ مجھے دیکھ کر اس نے کھڑکی بند کر دی اور قدرے گھبراہٹ کے ساتھ کہا' ابا جان کیا آپ نے خادمہ لوسی کو آج رات باہر جانے کی اجازت دیدی تھی؟'

"'بالکل نہیں'

"'اوہ ابھی باہر سے واپس آئی تھی میرا خیال ہے کہ وہ اپنے کسی دوست سے ملنے کے لیے احاطہ کے دروازہ تک گئی ہوگی لیکن یہ ٹھیک بات نہیں ہے۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے'

"میں نے کہا' میری تم سچ کہتی ہو صبح تم اس کو تنبیہ کر دینا ورنہ میں خود اس کو منع کر دونگا کیا تم نے سب دروازے دیکھ لیے ہیں'

'جی ہاں'

"'تو خدا حافظ'۔ میں نے اس کا منہ چوما اور خوابگاہ میں جا کر جلدی سو گیا۔

"مسٹر ہومز میں آپ کو حتی الامکان ہر ایک بات بتانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اگر آپ کسی جگہ میرے بیان کو واضح نہ پائیں تو مجھے روک دیں"

ہومز نے جواب دیا" بخلاف اس کے آپ کا بیان بالکل واضح ہے"

"اب میں اپنے قصہ کے نہایت ضروری حصہ پر پہنچا ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ میرا بیان بالکل صاف اور واضح ہو۔ میں گراں خواب نہیں ہوں۔ اور اس رات کو تو فکر کے باعث میری نیند اور بھی ہلکی تھی۔ صبح کے ۲ بجے مجھے گھر میں کچھ شور سنائی دیا اور میری آنکھ کھل گئی۔ قبل اس کے کہ میں اپنے پلنگ پر چوکنا ہو کر بیٹھا۔ شور بند ہو گیا تھا۔ تاہم مجھے یقین تھا کہ کوئی کھڑکی آہستہ سے بند کی گئی ہے۔ میں ہمہ تن گوش بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد مجھے پاس کے

کمرہ میں قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ میں ڈر کے مارے کانپ رہا تھا۔ جب میں اپنے کمرے سے باہر نکلا تو میں نے جو کچھ دیکھا اس سے میرا دل پاش پاش ہو گیا اور میں نے چلا کر کہا:۔

"تم آرتھر بدمعاش! چور! تم اس تاج کو کیوں پکڑے ہوئے ہو؟"

"لمپ جل رہا تھا اور آرتھر خواب کا لباس پہنے ہوئے تاج کو پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔ وہ زور کے ساتھ اس کے ایک کونہ کو موڑ رہا تھا۔ میری آواز سن کر تاج اس کے ہاتھ سے گر پڑا اور اس کے چہرہ پر موت کی سی زردی چھا گئی۔ میں نے تاج کو جلدی سے اٹھا لیا اور دیکھا تو اس کا ایک کونہ جس میں تین لعل جڑے ہوئے تھے، گم تھا۔

"میں نے غصہ سے بے تاب ہو کر کہا 'بدمعاش! پاجی کہیں کے! تم نے اس کو توڑ دیا ہے! تم نے مجھے ہمیشہ کے لیے بے آبرو کر دیا ہے۔ جو لعل تم نے چرائے ہیں وہ کہاں ہیں؟'

"اس نے چلا کر کہا 'چرائے ہیں؟'

"میں نے اس کا کندھا پکڑ کر ہلایا اور کہا 'تم چور ہو'

"'کوئی لعل گم نہیں ہوا۔ کوئی لعل گم نہیں ہو سکتا' اس نے کہا۔

"'تین لعل گم ہیں اور تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہیں۔ کیا میں تمہیں چور کہنے کے علاوہ کاذب بھی کہوں؟ کیا میں نے تمہیں بچشم خود دوسرا کونہ توڑنے کی کوشش کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟'

"'آپ نے میرے ساتھ حد سے زیادہ بدزبانی کی ہے۔ مجھے چور، پاجی، بدمعاش اور کاذب کہا ہے۔ میں یہ سلوک برداشت نہیں کر سکتا۔ چونکہ آپ نے میری بے عزتی کی ہے اس لیے میں اس معاملہ کے متعلق اب کچھ نہیں کہوں گا۔ میں صبح آپ کے گھر سے نکل جاؤں گا اور جہاں میرے سینگ سمائیں گے چلا جاؤں گا'

"میں نے دیوانہ وار چلا کر کہا 'تم کہیں نہیں جا سکو گے۔ میں تمہیں پولیس کے حوالہ کر دوں گا اور اس معاملہ کی پوری تحقیقات کراؤں گا'

"آپ کو مجھ سے کچھ معلوم نہیں ہو سکے گا' اس نے ایسے جوش سے کہا کہ میں دنگ رہ گیا۔
اگر آپ پولیس کو بلانا چاہتے ہیں تو پھر پولیس ہی آپ کو بتا دے گی۔'
"اس وقت تک گھر کے تمام آدمی بیدار ہو گئے تھے۔ سب سے پہلے میری آئی اور تاج اور آرتھر کو دیکھ کر وہ تمام واقعہ بھانپ گئی اور بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ میں نے پولیس کو بلوایا اور معاملہ ان کے سپرد کر دیا۔ جب پولیس کے سپاہی گھر میں داخل ہوئے تو آرتھر نے مجھ سے کہا 'کیا آپ کی نیت میرے اوپر چوری کا الزام لگانے کی ہے؟' میں نے جواب دیا 'معاملہ اب پولیس کے حوالہ کر دیا گیا ہے اور چونکہ یہ تاج ایک پبلک چیز ہے اس لیئے اب کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی جا سکتی'۔
"کم از کم اتنا تو کیجئے کہ مجھے فوراً نہ گرفتار کروائیے۔ اگر آپ مجھے پانچ منٹ کے لیئے گھر سے باہر جانے کی اجازت دیں تو یہ میرے لیئے اور آپ کے لیئے بھی مفید ہوگا'
"میں نے جواب دیا 'میں تمہیں باہر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کیا عجب ہے کہ تم بھاگ جاؤ یا اپنی چوری کو چھپا لو۔ اگر تم مجھے بے آبروئی سے بچانا چاہو اور قوم کو ایک ملی مصیبت سے نجات دلوانا چاہو تو صاف صاف بتا دو کہ گم شدہ تین لعل تم نے کہاں چھپائے ہیں؟ اگر تم یہ بتا دو گے تو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور اس معاملہ کو بالکل بھلا دونگا'
"اس نے میری طرف سے حقارت کے ساتھ منہ موڑ لیا اور کہا 'آپ اپنی معافی ان کے لیئے محفوظ رکھیں جو آپ سے معافی کے طالب ہوں۔
"کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر میں نے اسے انسپکٹر پولیس کے حوالہ کر دیا۔ نہ صرف اس کے کمرہ کی تلاشی کی گئی بلکہ اس کی جامہ تلاشی بھی کی گئی لیکن گم شدہ لعل کہیں نہ ملے۔ صبح سے میرا لڑکا حوالات میں قید ہے اور پولیس سر دست گم شدہ لعلوں کی دریافت سے عاجز ہے انسپکٹر پولیس کے مشورہ سے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ لہٰذا آپ میری مدد فرمائیے میری طرف سے آپ کو اختیار ہے کہ آپ جو چاہیں خرچ کریں۔ میں نے ایک ہزار پونڈ کا انعام

[illegible] ہے۔ یا میرے اللہ میں کیا کروں؟ ایک ہی رات میں میری عزت آبرو، میرا بیٹا اور میرے لعل میرے ہاتھ سے نکل گئے ہیں!"

وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے تھا اور بچوں کی طرح بلبلا کر رو رہا تھا۔ پھر کچھ تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے کہا: "کیا آپ کے پاس بہت سے ملاقاتی آتے ہیں؟"

"نہیں تو۔ صرف میرا شریک بعض اوقات اپنے اہل و عیال کے ساتھ آتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا تھا آرتھر کا دوست سر جان برن ویل گزشتہ چند ماہ میں کئی دفعہ آ چکا ہے!"

"کیا آپ بہت سے لوگوں سے ملنے کے لیے جاتے ہیں؟"

"مطلقاً نہیں۔ آرتھر باہر جاتا ہے۔ میں اور میری مری گھر پر رہتے ہیں۔ ہمیں ملاقاتوں کا چسکا نہیں پڑا"

"ایک نوجوان لڑکی کے لیے یہ ایک غیر معمولی بات ہے"

"وہ بالطبع متین واقع ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں اس کی عمر ابھی کچھ زیادہ نہیں ہوئی۔ وہ صرف چوبیس برس کی ہے"

"آپ کے بیان کے مطابق، اس معاملہ سے اس کو بھی صدمہ پہنچا ہے"

"بہت زیادہ۔ اس کی حالت تو مجھ سے بھی زیادہ ردی ہو رہی ہے"

"تم دونوں کو آرتھر کے ارتکاب جرم کی بابت کوئی شبہ نہیں ہے؟"

"مجھے شبہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں نے خود اس کو تاج پکڑے ہوئے دیکھا ہے؟"

"میں اس کو قطعی دلیل نہیں سمجھتا۔ کیا تاج کا بقیہ حصہ بگڑا ہوا نہیں تھا؟"

"ہاں وہ مڑا ہوا تھا"

"تو کیا آپ یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اس کو سیدھا کر رہا تھا؟"

"خدا آپ کا بھلا کرے! آپ اپنی بساط بھر کوشش مجھے ڈر لڑے بچانے کے لیے کر رہے ہیں۔ لیکن یہ معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر وہ بے گناہ تھا تو اس نے کیوں نہ ایسا کہا؟"

"بالکل ٹھیک۔ اس پر بھی تو غور فرمائیں کہ اگر وہ مجرم تھا تو اس نے اپنی بریت کے لیے کوئی جھوٹ کیوں نہ تراش دیا۔ اس کی خاموشی ذومعنی ہے۔ اس واردات کے متعلق بعض اہم امور ہیں۔ پولیس نے اس شور کے متعلق جس سے آپ کی آنکھ کھلی تھی کیا نتیجہ نکالا ہے؟"

"وہ خیال کرتے ہیں کہ اپنی خوابگاہ کا دروازہ بند کرنے سے آرتھر نے وہ شور کیا ہوگا"

"چہ خوب! گویا کہ ایک آدمی جو چوری پر آمادہ ہو اپنا دروازہ ایسی زور سے بند کرے گا کہ گھر کے تمام آدمی بیدار ہو جائیں۔ اچھا تو پولیس نے لعلوں کی گمشدگی کے متعلق کیا سوچا ہے؟"

"وہ فرش کو اکھیڑ رہے ہیں اور اسباب کو الٹ پلٹ کر رہے ہیں"

"کیا انھوں نے گھر سے باہر نکل کر بھی تلاش کی ہے؟"

"ہاں۔ انھوں نے غیر معمولی چستی کا ثبوت دیا ہے۔ انھوں نے تمام باغ کو چھان مارا ہے"

شرلک ہومز نے کہا "جناب بندہ۔ یہ معاملہ گہرے پانیوں میں ہے۔ آپ نے اور پولیس نے اس کو سادہ سمجھ رکھا ہے لیکن مجھے یہ بہت ہی پیچیدہ نظر آتا ہے۔ آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے بیٹے نے اپنی خوابگاہ سے نکل کر آپ کے آہنی صندوق کو کھولا، تاج کو نکال کر اس کا ایک ٹکڑا توڑ لیا، کسی دوسری جگہ جا کر اس کو ایسی چالاکی سے چھپا دیا کہ کوئی آدمی اس کو پا نہیں سکتا اور پھر وہ باقی ۳۶ لعل واپس لے کر آیا تاکہ آپ اسے گرفتار کر لیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا یہ قیاس صحیح ہو سکتا ہے؟"

ساہوکار نے مایوسانہ انداز سے کہا "تو پھر اور کیا بات ہے؟ اگر اس کی نیت نیک تھی تو اس نے سارا حال کیوں نہ سنا دیا؟"

"انشاء اللہ میں اس عقدہ کو حل کروں گا اور اس وقت ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ خاموش کیوں رہا ہے؟ مسٹر ہولڈر اب میں آپ کے مکان پر جا کر خود جزئیات کا مطالعہ

کرنا چاہتا ہوں۔"

شرلک ہومز کے اصرار پر میں بھی ہمراہ گیا۔

حصہ دوم

راستہ بھر شرلک ہومز خاموش رہا۔ وہ ایک گہرے سوچ میں مستغرق تھا جب ہم بالکو کے مکان پہنچے تو شرلک ہومز ہمیں چھوڑ کر گھر کے چاروں طرف گھومتا رہا۔ ہم دونوں اندر جا کر آگ کے سامنے بیٹھ گئے۔ ابھی ہم وہاں بیٹھے ہی تھے کہ ایک نوجوان عورت اندر آئی۔ وہ خوش انداز اور حسین تھی لیکن اس کے چہرہ پر بلا کی زردی چھائی ہوئی تھی۔ میری موجودگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ سیدھی اپنے چچا کے پاس آئی اور کہنے لگی "ابا جان آپ نے آرتھر کی رہائی کا حکم دیا ہے یا نہیں؟"

"نہیں میری بیٹی۔ جب تک معاملہ صاف نہ ہو جائے وہ کیسے رہا ہو سکتا ہے؟"

"لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔ آپ کو میری بات پر اعتبار کرنا چاہیئے۔ ورنہ آپ پچھتائیں گے کہ آپ نے اس سے ایسی سختی روا رکھی؟"

"اگر وہ بے گناہ ہے تو پھر وہ ہمیں حقیقت حال سے آگاہ کیوں نہیں کر دیتا؟"

"میرا خیال ہے کہ چونکہ آپ نے اس پر فی الفور چوری کا شبہ ظاہر کر دیا تھا اس لیئے وہ ناراض ہو کر چپ ہو گیا۔"

"میں شبہ کیسے نہ کرتا جب کہ میں نے خود اس کو تاج ہاتھ میں لیئے ہوئے دیکھا تھا!"

"ممکن ہے اس نے اس کو دیکھنے کے لیئے اٹھا لیا ہو۔ آپ یقین جانیں کہ وہ بے گناہ ہے۔ معاملہ کو رفت گزشت کرو اور آرتھر کو جیل خانہ سے رہا کرا دو۔"

"میری۔ میں اس معاملہ کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ تمہاری محبت تمہیں آرتھر کے جرم سے اغماض کرنے کے لیئے کہتی ہے لیکن میں نے اپنی محبت کو قومی عزت اور آبرو کے مقابلہ میں قربان کر دیا ہے۔

معاملہ کو رفت گزشت کرنے کی بجائے میں لندن سے ایک ماہر سراغرساں کو تفتیش کرنے کے لیئے اپنے ہمراہ لایا ہوں"

"یہ صاحب؟" اس نے میری طرف مڑ کر کہا۔

"نہیں۔ ان کے دوست۔ وہ اکیلے رہنا چاہتے تھے۔ اور اب وہ اصطبل میں گئے ہیں"

"اصطبل میں؟" اس نے اپنے سیاہ ابرو اٹھا کر حیرت سے کہا "اصطبل میں وہ کیا ڈھونڈھنا چاہتے ہیں؟ غالباً آپ ہی وہ صاحب ہیں۔ جناب عالی میں امید کرتی ہوں کہ آپ آرتھر کو بے گناہ ثابت کر سکیں گے۔ میں یقین کرتی ہوں کہ وہ بے گناہ ہے"

"میں آپ کا ہم خیال ہوں اور مجھے بھی یقین ہے کہ ہم اس کو بے گناہ ثابت کر سکینگے" شرلک ہومز نے اپنے بوٹ پر سے برف جھاڑتے ہوئے کہا "میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے مس میری ہولڈر سے اعزاز تکلم حاصل ہے۔ کیا میں آپ سے ایک دو سوال پوچھ سکتا ہوں؟"

"شوق سے پوچھئے بشرطیکہ میرے جوابات سے آرتھر بری الذمہ ثابت ہو سکے"

"آپ نے گزشتہ شب کسی قسم کا شور سنا تھا؟"

"نہیں۔ میں اپنے چچا جان کی بلند آواز سن کر بیدار ہوئی تھی اور ان کے پاس آ گئی تھی"

"گزشتہ شب آپ نے تمام دروازے اور کھڑکیاں خود بند کی تھیں؟"

"جی ہاں۔ خود"

"آپ کے ہاں ایک ماما ہے جس کا ایک عاشق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے گزشتہ رات اپنے چچا سے کہا تھا کہ وہ اپنے عاشق سے ملنے کے لیے باہر گئی تھی"

"ہاں۔ وہی لڑکی چچا جان کے لیئے قہوہ لائی تھی اور ممکن ہے کہ اس نے چچا جان کی باتیں سن لی ہوں"

"میں سمجھا۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے عاشق کو بتانے کے لیئے باہر گئی ہوگی اور

دونوں نے مل کر چوری کی ہے۔"
ساہوکار نے چلا کر کہا "لیکن اب ان دہی باتوں کا کیا فائدہ ہے؟ جب کہ میں نے بچشم خود آرتھر کو تاج پکڑے ہوئے دیکھا ہے؟"
"ذرا توقف فرمائیے۔ ہم ابھی اس مسئلہ کو بھی منقح کریں گے۔ مس ہولڈر کیا آپ نے اس نوکرانی کو باہر سے آتے ہوئے دیکھا تھا؟"
"ہاں۔ جب میں دروازہ بند کرنے گئی تھی تو میں نے اسے دبے پاؤں باہر سے آتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے اس کے عاشق کو بھی دیکھا تھا"
"کیا آپ اس کو جانتی ہیں؟"
"کیوں نہیں۔ وہ ہمارا ترکاری فروش ہے۔ اس کا نام پراسپر ہے"
ہومز نے کہا "وہ دروازہ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تھا"

"ہاں"
"اور اس کی ایک ٹانگ لکڑی کی ہے؟"
نوجوان عورت کے چہرہ پر اضطراب اور خطرہ کی علامات نمودار ہو گئیں۔ "آپ تو جادوگر ہیں۔" اس نے کہا "آپ کو یہ کس طرح معلوم ہوا ہے؟" اس نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن ہومز کے پتلے اور متین چہرہ پر مسکراہٹ کا نام و نشان نہ تھا۔
"میں اوپر جانا چاہتا ہوں۔ غالباً بعد ازاں میں گھر کے باہر دوبارہ جاؤں گا۔ بہتر ہے کہ میں نیچے کی منزل کی کھڑکیوں کو پہلے دیکھ لوں"
وہ سب کھڑکیوں کے سامنے سے تیز قدمی کے ساتھ گزر گیا اس نے صرف اس کھڑکی کو کھولا جو اصطبل کے محاذ میں تھی۔ اس کی چوکھٹ کی دہلیز کو اس نے اپنے محدب شیشہ کی مدد سے بنظر امعان دیکھا اور پھر اوپر چڑھ گیا۔ ہم سب اس کے ہمراہ تھے۔
اس نے ساہوکار کے کمرہ کو غور سے دیکھا اور آہنی صندوق کو کھول کر کہا "اس کا تالا

بہت خاموشی کے ساتھ کھلتا ہے اس لیے یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ آپ کیوں اس کے کھلنے سے بیدار نہ ہو گئیں پھر ہومز نے تاج کو ہاتھ میں لے کر دیکھا اور کہا "مسٹر ہولڈر یہ کونہ گم شدہ کونے کے بالمقابل ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسے توڑنے کی کوشش کریں"۔

ساہوکار خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ "میں کبھی خواب میں بھی ایسا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا"

"تو پھر میں کرتا ہوں" شرلک ہومز نے کہا اور تمام زور سے اس کونہ کو توڑنا چاہا لیکن نہ توڑ سکا۔ "گو میں غیر معمولی طاقت رکھتا ہوں تاہم اس کو نہیں توڑ سکا۔ کوئی معمولی آدمی اس کو نہیں توڑ سکتا۔ مسٹر ہولڈر یہ سوچئے کہ اگر میں اس کے توڑنے میں کامیاب ہو گیا تو نتیجہ کیا ہوگا؟ ایسا شور ہوگا جیسے کہ ایک پستول چلنے کی آواز آئی ہو۔ کیا آپ مجھے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ سب کچھ آپ کے پلنگ سے چند گزوں کے فاصلہ پر ہوا اور آپ کی آنکھ نہ کھلی؟"

"میں کچھ نہیں سوچ سکتا۔ تمام معاملہ میری سمجھ سے باہر ہے"

"شاید یہ بتدریج آپ کی سمجھ میں آسکے۔ مس ہولڈر آپ کیا خیال کرتی ہیں؟"

"میں مقر ہوں کہ میں اپنے چچا جان کی طرح سوچنے سے قاصر ہوں"

"جب آپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا تو کیا وہ برہنہ پا تھا؟"

"ہاں وہ ننگے پاؤں تھا۔ اس کے بدن پر صرف ایک پتلون اور قمیص تھی"

"میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ہر ایک قسم کی معلومات نہایت عمدگی سے بہم پہنچائی ہیں اگر میں اب بھی اس عقدہ کو حل نہ کر سکا تو یہ تمام تر میرا قصور ہوگا۔ مسٹر ہولڈر آپکی اجازت سے اب میں پھر مکان کے بیرونی احاطہ کا معائنہ کروں گا"

وہ اکیلا باہر گیا اور ہمیں سمجھا گیا کہ غیر ضروری قدموں کے نشانات سے کھوج نکالنے میں مشکلات بڑھ جائیں گی۔ ایک گھنٹہ کے بعد وہ واپس آیا۔ اس کے چہرہ سے کسی بات کا پتہ نہ چلتا تھا۔

"مسٹر ہولڈ بیچ کو مجھے دیکھنا تھا۔ میں پہلے دیکھ لیا ہے اب میں واپس جاؤنگا"

"لیکن مسٹر ہومز گم شدہ لعل ؟ کہاں ہیں وہ"

"میں نہیں جانتا"

ساہوکار نے اپنے کف افسوس ملے "کیا میں انہیں پھر کبھی نہیں دیکھ سکوں گا! اور میرا بیٹا؟ کیا آپ مجھے امید دلاتے ہیں؟"

"میری رائے وہی ہے جو میں پہلے ظاہر کر چکا ہوں۔ اگر آپ کل صبح میرے پاس و لور۔ اسکے مابین آئیں گے تو میں آپ کو تحقیقات کے نتیجے سے مطلع کردوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مجھے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو خرچ کرنے کا اختیار بخشتے ہیں بشرطیکہ میں لعل پالوں"

"میں اپنی تمام جائداد ان کی بحالی کے لیے خرچ کرنے کو تیار ہوں"

"بہت اچھا۔ میں اپنی طرف سے بہترین کوشش کروں گا السی مینی واکا تمام من اللہ ممکن۔ ہم کہ میں آج شام کو آپ کے ہاں دوبارہ آؤں"

میں تاڑ گیا تھا کہ میرے دوست نے اپنی رائے قائم کرلی ہے لیکن نہ تو میں خود سمجھ سکتا تھا کہ اس کے دل میں کیا ہے اور نہ مجھے اس سے پوچھنے کی جرأت تھی۔ جب ہم اپنے کمرہ پر پہنچے تو اس نے جلدی سے ایک آوارہ گرد غنڈے کا سا لباس پہن لیا اور آئینہ کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا:۔

"میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بہروپ تسلی بخش ہے۔ میں چند ساعت کے بعد انشاءاللہ بامراد واپس آؤں گا" اس نے چند بسکٹ اور کیک کے ٹکڑے اپنی جیبوں میں بھر لیے اور چلدیا سہ پہر کو میں چاء پی رہا تھا کہ وہ خوش باش واپس آیا۔ ایک پرانا بوٹ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کو ایک کونے میں پھینک کر وہ چاء پینے کے لیے بیٹھ گیا

"میں راستے میں چاء کی ایک پیالی پینے کے لیے ٹھیر گیا تھا ورنہ ابھی میرا کام ختم

نہیں ہوا۔ اگر مجھے دیر ہو جائے تو کھانا کھا لینا۔ میرا راستہ نہ دیکھنا"

"کیا کوئی نئی بات آپ کو معلوم ہوئی ہے؟"

"میں خاطر خواہ کام کر رہا ہوں۔ ابھی کوئی قطعی رائے قائم کرنا قبل از وقت ہے میں ساہوکار کے گھر بھی ہو آیا ہوں گو ان کو میرے آنے کی خبر نہیں ہوئی۔ لیکن اب مجھے جلدی کرنی چاہیئے اور مہذب لباس پہن کر ایک معزز آدمی بن جانا چاہیئے"

اس کے چہرہ بشرہ سے عیاں تھا کہ وہ کامیاب ہو رہا ہے۔ میں نے آدھی رات تک اس کا انتظار کیا لیکن وہ واپس نہ آیا۔ پھر میں سو گیا اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس وقت واپس آیا۔ جب میں صبح ناشتہ کے لیئے خوابگاہ سے باہر آیا تو وہ اطمینان سے ناشتہ کر رہا تھا۔

"معاف کیجئے میں نے آپ کا انتظار کیئے بغیر ناشتہ کرنا شروع کر دیا" اس نے مسکرا کر کہا۔ "آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارا موکل ہم سے ملنے کے لیئے ۹ بجے آنے والا ہے"

میں نے جواب دیا "اوہو تو دیر ہو گئی۔ نو بج چکے ہیں! وہ دیکھیئے ہمارا دوست آ رہا ہے" اس کی حالت زار کل سے کئی درجہ بدتر تھی۔ وہ دھم سے ایک کرسی پر گر پڑا اور کہنے لگا۔

"خدا معلوم میں نے کونسا ایسا کبیرہ گناہ کیا ہے جس کی یہ سزا مجھے مل رہی ہے۔ آج سے دو روز پہلے میں بالکل خوش و خرم تھا۔ اب میں اکیلا اور بے آبرو رہ گیا ہوں۔ صدمے پے در پے آ رہے ہیں۔ میری بھتیجی فرار ہو گئی ہے"

"فرار ہو گئی ہے!"

ہاں۔ وہ رات کو اپنے بستر پر سوئی معلوم نہیں ہوتی۔ اس کی میز پر میرے نام ایک خط رکھا ہوا تھا۔ گذشتہ شب میں نے غصہ سے نہیں بلکہ مایوسی سے کہا تھا کہ اگر وہ آرتھر سے شادی کر لیتی تو یہ روز سیاہ ہمیں دیکھنا کیوں نصیب ہوتا۔ اپنے خط میں وہ اس امر

کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کا خط حسب ذیل ہے :-

"میرے پیارے چچا جان۔ تسلیم۔
میں محسوس کرتی ہوں کہ میں آپ کی مصیبت کا باعث ہوئی ہوں۔ اگر میں ایسا نہ کرتی تو شاید یہ مصیبت آپ کے سر پر نازل نہ ہوتی۔ اس ستانے والے خیال کے ہوتے ہوئے میں آپ کی چھت کے نیچے کبھی خوش نہیں رہ سکتی۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ مجھے یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلا جانا چاہیئے۔ میرے مستقبل کے متعلق آپ فکر نہ کریں کیونکہ اس کا بندوبست ہو چکا ہے۔ سب سے زیادہ میری یہ التماس ہے کہ میری تلاش نہ کریں کیونکہ یہ لاحاصل ہوگی اور میرے لیے مضر ثابت ہوگی۔ حیات و ممات میں آپ کی رہین منت آپ کی پیاری بیٹی میری۔

"مسٹر ہومز اس خط سے اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ خودکشی کی طرف اشارہ کرتی ہے؟" میری۔
"نہیں نہیں۔ ایسا خیال نہ کیجئے۔ غالباً اسی میں آپ کی بہبودی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کی مصائب کا خاتمہ ہونے والا ہے"
"سچ مچ! آپ کیا فرماتے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہے؟ بس کہاں ہیں؟"
"کیا آپ ایک ہزار پونڈ فی لعل زیادہ قیمت تو نہیں سمجھتے؟"
"میں ہر ایک کے لیئے دس ہزار پونڈ دینے کے لیئے تیار ہوں"
"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تین ہزار کافی ہیں۔ اور شاید آپ نے کچھ انعام بھی مقرر کیا ہے۔ کیا آپ کے پاس آپ کی چیکوں کی کتاب ہے؟ یہ لیجئے قلم حاضر ہے۔ چار ہزار پونڈ کا ایک چیک کاٹ دیجئے۔"
ساہوکار نے بلا چون و چرا مبہوت ہو کر چیک کاٹ دیا۔ ہومز اپنے میز کی طرف بڑھا اور اس نے میز کے خانہ میں سے سونے کا ایک تکون ٹکڑا نکال کر جس میں تین لعل جڑے ہوئے

تھے ساہوکار کے سامنے رکھ دیا۔

تیسرا حصہ

ساہوکار نے ایک نعرۂ شادمانی مار کر کہا "کیا آپ نے واقعی میرے لعل پا لیئے ہیں؟ میں بچ گیا ہوں! - میں بچ گیا ہوں!"

خوشی کی تحریک منعکسہ ویسی ہی زبردست تھی جیسے کہ اس سے پہلے اس کا غم تھا۔ اس نے لعلوں کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور اب اس کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی۔

شرلک ہومز نے ذرا تلخی کے ساتھ کہا "مسٹر ہولڈر ابھی آپ کو ایک قرض ادا کرنا ہے؟"

اس نے قلم اٹھائی اور کہا "میں بخوشی ادا کرنے کو تیار ہوں۔ بتائیے کتنی رقم درکار ہے؟"

"نہیں۔ آپ کو میرا قرض ادا نہیں کرنا۔ آپ کو اپنے شریف اور عالی ہمت فرزند کے سامنے معذرت کرنا ہے۔ اس جواں ہمت نوجوان نے ایسی شرافت سے اپنا فرض پورا کیا ہے کہ اگر میرا بیٹا ہوتا اور وہ اس طرح کرتا تو میں اس پر ناز کرتا!"

"تو کیا آرتھر نے لعل نہیں چرائے تھے؟"

"میں نے کل بھی آپ کو بتایا تھا اور آج پھر کہتا ہوں کہ وہ چور نہیں ہے!"

"آپ کو یقین ہے! تو آیئے جلدی سے اس کے پاس چلیں اور اس کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیں"

"وہ آگاہ ہے۔ جب میں نے اس عقدہ کو حل کر لیا تھا تو میں سیدھا اس کے پاس گیا تھا جب اس نے مجھے اپنی داستان سنانے سے انکار کیا تو میں نے اسے تمام قصہ سنا دیا۔ اور آخر کار اس نے اقبال کیا کہ میری تحقیقات صحیح ہے جو خبر کہ آپ نے ابھی مجھے سنائی ہے اس کی لب کشائی کے لیئے کافی ثابت ہو گی"

"خدا کے لیئے مجھے سمجھاؤ کہ یہ کیا اسرار ہے؟"

"میں آپ کو ابھی بتاتا ہوں کہ میں نے کس طرح اس معمہ کو حل کیا ہے لیکن سب سے پہلے

میں ایک ایسی بات منہ پر لانا چاہتا ہوں جسے میں نہیں کہنا چاہتا اور جو بہتر ہوتا کہ آپ نہ سنتے۔ آپکی بھتیجی سر جان برن ویل کے ساتھ بھاگ گئی ہے اور غالباً ان دونوں کی شادی ہوگئی ہے"

"میری میری اور ایسا کرے!! ناممکن !!!"

"بدقسمتی سے یہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ یقینی ہے۔ نہ آپ کو اور نہ آپ کے بیٹے کو اس خبیث کے صحیح حالات معلوم تھے۔ وہ ایک کہنہ مشق جواری اور تباہ شدہ بدمعاش ہے۔ اس کے سینہ میں نہ دل ہے نہ ضمیر۔ آپ کی بھتیجی ایسے آدمیوں سے بے خبر تھی۔ جب اس نے اس کے سامنے اقرار محبت کیا جیسا کہ وہ سینکڑوں کے ساتھ پہلے کر چکا ہے تو وہ اس کے دام محبت میں گرفتار ہوگئی۔ اور ہر روز رات کے وقت اس سے ملتی رہی"

"میں کبھی اس کو نہ مانوں گا۔ میں ہرگز اسے مان نہیں سکتا" ساہوکار نے چلا کر کہا"

"میں آپ کو بتاؤں گا کہ پرسوں رات آپ کے مکان میں کیا واردات ہوئی تھی۔ جب آپ اوپر چلے گئے تھے تو آپ کی بھتیجی کھڑکی میں سے سر نکال کر اسی بدمعاش کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔ اس کے پاؤں کے نشان برف میں بہت گہرے لگے ہوئے تھے کیونکہ وہ وہاں بہت دیر تک ٹھہرا رہا تھا۔ میری نے اس سے تاج کا تذکرہ کیا۔ یہ خبر سُن کر اس پر طمع غالب ہوئی اور اس نے میری کو چوری پر آمادہ کر لیا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میری کو آپ کے ساتھ ضرور محبت تھی لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ بعض عورتوں میں اپنے عاشق کی محبت سب تعلقات پر غالب آجاتی ہے۔ اور وہ غالباً ایسی ہی عورت تھی۔ وہ ابھی اپنے عاشق کی ہدایات چوری کے بارہ میں مشکل سے سننے پائی تھی کہ آپ نیچے آگئے اور اس نے کھڑکی جلدی سے بند کر کے ماما کی شکایت کی جو کہ بالکل سچ تھی۔

"آپ سے ملاقات کرنے کے بعد آرتھر اپنی خوابگاہ میں گیا لیکن کلب کے قرض کے فکر سے اس کو نیند نہ آسکی۔ آدھی رات کو اس نے اپنے کمرہ کے باہر قدموں کی آہٹ سُنی اور اسنے میری کو دبے پاؤں چلتے ہوئے دیکھ کر بہت حیرت ہوئی۔ یہ دیکھ کر اس کو

آپ کے کمرہ میں جاتے دیکھا۔ اس نے جلدی سے پتلون اور قمیص پہن لی اور منتظر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آپ کے کمرہ سے برآمد ہوئی اور آپ کے لڑکے نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تاج تھا۔ وہ سیڑھی اتر گئی اور آرتھر پردہ کے پیچھے چھپ کر اس کی حرکات دیکھتا رہا اس نے اس کو بڑے کمرہ کی کھڑکی کھولتے ہوئے اور اندھیرے میں کسی کو تاج پکڑاتے ہوئے دیکھا پھر وہ اپنے کمرہ میں لوٹ آئی"

"جب تک میری تاج کی چوری میں حصہ لے رہی تھی اور اس پر چوری کا الزام لگ سکتا تھا، وہ اس کی محبت سے مجبور ہو کر خاموش کھڑا رہا۔ لیکن جونہی کہ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی، اس نے محسوس کیا کہ اس چوری کے نتائج کیسے برے ہونگے۔ اس لیے وہ فوراً برہنہ پا سیڑھی اُتر گیا اور کھڑکی میں سے کود کر باہر اس طرف دوڑ گیا جہاں چاندنی میں کھڑا نظر آ رہا تھا۔ سر آرتھر برن ویل نے بھاگ جانے کی کوشش کی لیکن آرتھر نے اسے پکڑ لیا۔ دونوں میں کھینچا کھینچی ہوئی۔ آپ کا بیٹا تاج کو پکڑ کر ایک طرف سے اور سر آرتھر دوسری طرف سے کھینچتا رہا۔ اس کشمکش میں آپ کے لڑکے نے سر آرتھر کی آنکھ زخمی کر دی۔ پھر یک لخت کچھ شور ہوا اور آرتھر یہ دیکھ کر کہ تاج اس کے ہاتھوں میں آ گیا ہے لپک کر واپس آ گیا اس نے کھڑکی بند کر دی، آپ کے کمرہ میں آیا اور یہ دیکھ کر کہ تاج اس کشمکش میں ٹیڑھا ہو گیا ہے وہ اسے سیدھا کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آپ وہاں آ گئے"

ساہوکار نے اپنا سر تھام کر کہا "ارے! کیا یہ ممکن ہے؟"

"پھر آپ نے اس کا غصہ مشتعل کر دیا۔ ایسے وقت میں جب کہ وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اس نے آپ کی عزت بچائی ہے اور آپ اس کا شکریہ ادا کریں گے، آپ نے اس کو سخت سست الفاظ کہے، اور چوری کا الزام لگایا چونکہ اسے اپنی محبوبہ کا خیال تھا اس لئے اس نے خاموشی اختیار کر لی اور آپ کے الزام کا جواب نہ دیا"

"معاذ اللہ" ساہوکار نے کہا "کیا یہی سبب تھا کہ جب اس نے تاج کو دیکھا تو وہ لاگر

بیہوش ہوئی تھی۔ یا میرے اللہ! میں کیا احمق بنا رہا ہوں! اسی لیئے وہ پانچ منٹ کے لیئے
باہر جانے کی اجازت مانگتا تھا۔ وہ غالباً گمشدہ ٹکڑے کو اس جگہ جا کر تلاش کرنا چاہتا تھا۔
جہاں اس کی مٹ بھیڑ چور کے ساتھ ہوئی تھی۔ میں نے اپنے بیٹے کے ساتھ کیسی ناانصافی
کی ہے!"

ہومز نے ساہوکار کی باتوں کی پرواہ کیئے بغیر اپنا بیان شروع رکھا اور کہا "جب میں
آپ کے مکان پر پہنچا تو میں اس کے چاروں طرف آنکھیں کھول کر نہایت احتیاط سے پھرا
تاکہ برف پر سے قدموں کے نشانوں کا مطالعہ کرسکوں۔ گزشتہ شب کے بعد برفباری
بند ہوگئی تھی اور کہر کے باعث نشان جوں کے توں قائم تھے۔ میں نے برف کے اوپر
آپ کی نوکرانی اور اس کے چوبی ٹانگ والے عاشق کی ملاقات کے واقعہ کی تصدیق کرلی
لیکن یہ میرے لیئے چنداں سودمند نہ تھی۔ آخرکار جب میں اصطبل کے قریب پہنچا تو میں نے
برف کے اوپر ایک لمبی اور پیچیدہ کہانی لکھی ہوئی دیکھی۔

"وہاں ایک بوٹ پوش آدمی کے پاؤں کے نشانوں کی دُہری قطار تھی اور اس کے
ساتھ ہی نشانوں کی ایک اور دُہری قطار تھی۔ میں نے خوشی سے دیکھا کہ دوسری قطار
برہنہ پا آدمی کے قدموں کی تھی۔ جو حالات میں نے آپ سے سُنے تھے ان کی بناء پر مجھے
یقین ہوگیا کہ برہنہ پا آدمی آپ ہی کا بیٹا تھا۔ پہلا آدمی دونوں دفعہ معمولی رفتار سے چلتا
ہوا گیا تھا لیکن برہنہ پاؤں دوڑتے ہوئے گئے تھے۔ اور چونکہ بعض مقامات پر ننگے پاؤں
کے نشان بوٹ کے گہرے نشانوں کے اوپر پڑے ہوئے تھے اس لیئے صاف ظاہر تھا
کہ برہنہ پا آدمی دوسرے شخص کے پیچھے وہاں سے گزرا تھا۔ ان نشانات کے کھوج پر
چل کر میں نے دیکھا کہ بوٹ پوش کھڑکی کے نیچے بہت عرصہ تک کھڑا رہا تھا۔ پھر میں اس پر
لوٹا اور جہاں قدموں کے نشان ختم ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ بوٹ پوش دوبارہ پیچھے
مڑا تھا۔ وہاں برف کے اوپر نشانات ایسی بے ترتیبی سے لگے ہوئے تھے کہ دونوں

آدمیوں کے درمیان کشمکش کا شبہ ہوتا تھا۔ بالآخر میرے شبہ کی تصدیق خون کے چند قطروں سے جو برف کے اوپر گرے ہوئے تھے ہو گئی۔

"جب میں آپ کے مکان پر واپس آیا تو آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے ہال کمرہ کی کھڑکی کی دہلیز کا معائنہ کیا تھا۔ میں نے وہاں اپنے محدب شیشہ کی مدد سے ایک ننگے پاؤں کا نشان دیکھا جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا بیٹا ننگے پاؤں کے ساتھ وہاں سے داخل ہوا تھا۔ اس وقت میرے ذہن میں واقعات کا صحیح نقشہ آ گیا۔ کوئی آدمی کھڑکی کے باہر کھڑا رہا تھا، اندر سے کسی نے اس کو تاج پکڑا دیا تھا۔ اس کو آپ کے بیٹے نے کسی طرح دیکھ لیا تھا۔ اس نے چور کا تعاقب کر کے اس کو پکڑ لیا۔۔ دونوں نے تاج کو پکڑ کر کھینچا۔ اور دونوں کی متفقہ طاقت سے اس کو نقصان پہنچا۔ جو ایک آدمی کی طاقت سے بالکل باہر تھا۔ آپ کا بیٹا تاج کو چھین کر واپس لے آیا تھا لیکن ایک ٹکڑا چور کے پاس رہ گیا تھا۔ یہاں تک سب معاملہ میری سمجھ میں آ گیا۔۔ اب صرف یہ سوال باقی رہ گیا تھا کہ وہ آدمی جو کھڑکی کے پاس باہر کھڑا رہا تھا کون تھا اور اندر سے اس کو کس نے تاج پکڑا دیا تھا؟

یہ میرا ایک قدیم دستور العمل ہے کہ ناممکن الوقوع تشریحات کو خارج کرنے کے بعد جو کچھ باقی رہ جاتا ہے خواہ کتنا ہی زیادہ غیر اغلب کیوں نہ ہو، اسے سچ سمجھتا ہوں موجودہ حالت میں، مجھے یقین تھا کہ آپ خود تاج نیچے نہیں لائے تھے۔ پس اب صرف آپ کی بھتیجی اور مامائیں باقی رہ گئی تھیں۔ لیکن اگر یہ کام کسی ماما کا ہوتا تو آپ کا بیٹا کیوں اس کی جگہ الزام اپنے سر پر لیتا؟ چونکہ اس کو میری سے محبت تھی اس لیئے اس کے راز کا احترام کرنا لازم تھا بالخصوص اس حالت میں جب کہ اس کے راز کو ظاہر کرنے سے اس پر ایک شرمناک الزام آتا تھا۔ اس کے ساتھ جب میں نے یاد کیا کہ آپ نے اس کو کھڑکی کے پاس دیکھا تھا اور نیز وہ تاج کو دیکھ کر بیہوش ہو گئی تھی تو میرا شبہ، درجۂ یقین تک پہنچ گیا۔

"تو پھر اس کارِ بد میں میری کا معاون کون ہو سکتا تھا؟ یقیناً اس کا عاشق یعنی تو اس کی

محبت آپ کی محبت اور احسان مندی کے اوپر غالب آگئی۔ میں جانتا تھا کہ آپ بہت کم باہر جاتے ہیں اور آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع نہیں ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ سر جارج برن ویل آپ کے بیٹے آرتھر کا دوست تھا اور اکثر آپ کے ہاں آیا کرتا تھا۔ مجھے دیگر ذرائع سے معلوم تھا کہ وہ ایک بدمعاش امیر زادہ ہے۔ اس لئے غالباً وہی میری کا عاشق ہوگا اور وہی بوٹ پہنے ہوئے کھڑکی کے باہر کھڑا رہا ہوگا۔ گو اس کو آپ کے بیٹے نے دیکھ لیا تھا تاہم اس کے دل میں اپنی حفاظت کے متعلق اطمینان ہوگا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ آپ کا بیٹا اپنے خاندان کو بدنام کئے بغیر اس جرم کا اعلان نہیں کر سکتا تھا۔

"اس کے بعد آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ میں نے تکمیل تحقیقات کے لئے کیا کارروائی کی ہوگی۔ میں نے ایک مزدور کا بھیس بدلا اور سر جان برن ویل کے مکان پر گیا۔ وہاں میں نے اس کے ملازم سے یارانہ گانٹھا اور معلوم کیا کہ گزشتہ شب اس کے آقا کی آنکھ پر چوٹ لگی تھی۔ ثبوت کو اور زیادہ مضبوط بنانے کی خاطر میں نے ۲ روپیہ خرچ کر کے اس کا ایک پرانا بوٹ خرید لیا۔ اس کہنہ پاپوش کو لے کر میں آپ کے مکان پر دوبارہ گیا اور اسے بوٹ کے نشانوں کے ساتھ ملا کر اپنا یقین کامل کر لیا کہ "سر جارج برن ویل"

ہی اصلی مجرم ہے"

ساہوکار نے کہا۔" ہاں میں نے کل شام ایک خستہ حال مزدور کو اپنے اصطبل کے پاس دیکھا تھا"

"بالکل ٹھیک۔ وہ میں ہی تھا۔ جب میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا تو میں نے اپنے کمرہ پر واپس آ کر لباس تبدیل کیا اور اس کے پاس گیا۔ معاملہ بہت نازک تھا کیوں کہ پولیس کی مدد بغیر مجھے اس سے گم شدہ لعل حاصل کرنے تھے اور اس بدمعاش کو ہماری مجبوری کا علم تھا کہ ہم کوئی مقدمہ دائر کرنا نہیں چاہتے۔ شروع میں اس نے صاف انکار کر دیا۔ لیکن جب میں نے اس کو تمام واقعہ من و عن سنا دیا تو اس نے ایک طپنچہ دیوار پر سے

اُتارنا چاہا۔ میں اس امر کے لئے پہلے سے ہی تیار تھا اس لئے میں نے فوراً اپنا پستول اس کی کنپٹی کے پاس لگا دیا۔ پھر وہ کچھ نرم ہوگیا۔ میں نے اسے بتایا کہ ہم اسے ہر ایک لعل کی قیمت بحساب ۱۵ ہزار روپیہ فی لعل ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ سُن کر اس نے پہلی دفعہ اظہار افسوس کیا۔ "لاحول ولا" اس نے غصہ سے کہا "میں نے تینوں کی قیمت صرف ۹ ہزار روپیہ وصول کی ہے" بتدریج میں نے اس سے خریدار کا نام و پتہ دریافت کرلیا اور اس کو اس امر کا یقین دلا دیا کہ اس کے خلاف کسی قسم کی قانونی چارہ جوئی نہیں کی جائیگی بہت سی ردوکد کے بعد میں نے ۴۵ ہزار روپیہ پر تینوں لعل خرید لئے۔ پھر میں آپکے بیٹے کے پاس گیا اور اس کو اطمینان دلایا کہ گم شدہ لعل مل گئے ہیں۔ اس کے بعد اپنا دن بھر کا کام ختم کرکے میں ۲ بجے شب کو اپنی خواب گاہ میں گیا"

ساہوکار نے کھڑے ہوکر کہا "آپنے اپنی خدا داد ذہانت کے صحیح استعمال سے انگلستان کی عزت بچالی ہے جناب عالی مجھے آپکا شکریہ ادا کرنے کے لئے کافی الفاظ نہیں ملتے لیکن آپ مجھے ناشکرگزار نہ پائیں گے۔ جتنی تعریف میں نے آپکی سُنی تھی آپنے اس سے بڑھکر کر دکھایا ہے۔ اور اب مجھے بسرعتِ ممکنہ اپنے سعادت مند بیٹے کے پاس پہنچنا چاہئیے تاکہ میں جلد سے جلد اس سے معذرت خواہی کرسکوں۔ مجھے صرف ایک امر کا افسوس ہے کہ میری پیاری بھتیجی اِس خوشی کے وقت، میرے پاس نہیں ہے اور نہ آپ ہی مجھے بتا سکتے ہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہے"

شرلک ہومز نے جواب دیا "مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے نابکار عاشق کے ساتھ ہے۔ نیز مجھے اس امر کا بھی یقین ہے کہ اس کو عنقریب اپنے گناہوں کی کافی سے زیادہ سزا مل جائیگی"

چھٹی کہانی

بحری معاہدہ

حصۂ اوّل

میری شادی کے بعد فوراً ماہ جولائی میں مجھے شرلک ہومز کے ساتھ مل کر تین مواقع پر نہایت دلچسپ کام کرنے کا فخر حاصل ہوا تھا۔ میرے روزنامچہ میں ان کا ذکر مفصلہ ذیل عنوان کے ساتھ درج ہے "دوسرے دھبہ کا کارنامہ" بحری معاہدہ کا کارنامہ" اور "تھکے ہوئے کپتان کا کارنامہ" ان میں سے پہلے کارنامہ میں ایسے اہم معاملات اور انگلستان کے اتنے سربرآوردہ خاندانوں کا ضمناً ذکر آگیا ہے کہ کئی برس تک اسے شائع کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے میں سردست دوسرے کارنامہ کو بیان کرتا ہوں۔

میرے زمانۂ تعلیم میں میری نشست و برخاست زیادہ تر ایک ہم عمر لڑکے پرسی فیلپ کے ساتھ تھی۔ فیلپ ایک ذہین طالب علم تھا مدرسہ میں تقریباً تمام انعامات وہی لے جاتا تھا۔ اس کے رشتہ دار بہت امیر تھے چنانچہ ہمیں اس وقت بھی جبکہ ہم مدرسہ میں چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے یہ معلوم تھا کہ لارڈ ہولڈرسٹ اس کا ماموں ہے۔ مدرسہ میں اسے اس امیر ماموں کی بدولت کوئی خاص امتیاز حاصل نہ تھا بلکہ برخلاف اس کے ہمیں اسی بات میں خاص لطف آتا تھا کہ اسے کھیل کود میں زیادہ ستائیں اور فٹ بال کھیلتے ہوئے گرا دیں۔ لیکن زندگی میں داخل ہونے کے بعد اسے کچھ تو اپنی خداداد ذہانت اور قابلیت کی بدولت اور کچھ اس کے باقتدار ماموں کے رسوخ سے، محکمۂ خارجہ میں ایک اچھی سی جگہ مل گئی۔ اس کے بعد اس کی یاد میرے دل سے بالکل محو ہو چکی تھی یہاں تک کہ مفصلۂ ذیل

خط نے اسکو تازہ کیا :-

از بریری - ڈکنگ - مورخہ جولائی سنہ

"مائی ڈیر واٹسن - میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے دیرینہ رفیق پرسی فیلپ کو بالکل فراموش نہ کر دیا ہو گا -

غالباً آپ کو معلوم ہو گا کہ مجھے اپنے ماموں کے اثر سے محکمۂ خارجہ میں ایک معزز عہدہ حاصل ہو گیا تھا - میں عزت اور اعتماد کے ساتھ زندگی بسر کر رہا تھا لیکن اب ایک غیر متوقع حادثہ نے مجھے کہیں کا نہیں رکھا ہے -

اس خط میں اس خوفناک واقعہ کی جزئیات کا ذکر کرنا فضول ہے - اگر آپ میری درخواست مان گئے تو مجھے آپ کو کل واقعات بالمشافہ بیان کرنے کا موقع حاصل ہو گا مجھے نو ہفتے کے بعد دماغی بخار سے ابھی افاقہ ہوا ہے اور میں تا حال بہت کمزور ہوں - کیا آپ اپنے دوست مسٹر شرلک ہومز کو میرے پاس لا سکتے ہیں ؟ میں اس معاملہ میں ان کی رائے سے مستفید ہونا چاہتا ہوں گو میرے سرکاری سراغ رساں احباب مجھے یقین دلاتے ہیں کہ اب اس معاملہ میں مزید کارروائی کرنا تحصیل حاصل ہے براہِ کرم انہیں بسرعت ممکنہ یہاں لانے کی کوشش کریں - اس ہیجانی حالت میں ہر ایک لمحہ مجھے ایک ساعت معلوم ہوتا ہے - آپ انہیں یقین دلائیں کہ ان کی رائے جلد تر حاصل کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں ان کی غیر معمولی قابلیتوں کا معترف اور مداح نہیں ہوں بلکہ میرے حواس، اس بدبخت حادثہ کے بعد سے آج تک مختل رہے ہیں - اب میرا سر صحیح ہے لیکن اس موذی مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا خطرہ باقی ہے - میں ابھی تک اتنا کمزور ہوں کہ جیسا کہ آپ نے تاڑ لیا ہو گا، میں نے یہ خط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا ہے - ضرور کوشش کریں اور انہیں اپنے ساتھ لائیں -

آپ کا پرانا رفیق، پرسی فیلپ "

اس خط کے مطالعے سے میرا دل مچل گیا اور ہومز کو بلانے کی پراصرار درخواستوں سے مجھے فیلپ کی حالت پر آسا زیادہ ترس آیا کہ خواہ یہ ایک مشکل امر ہوتا میں سعی بلیغ کرتا لیکن بحالتِ موجودہ، مجھے معلوم تھا کہ شرلاک ہومز کا شغف ایسے پراسرار واقعات کی تہ تک پہنچنے کے متعلق ایسا ہے کہ مجھے کچھ کوشش نہ کرنی پڑے گی۔ میری بیوی میرے ساتھ متفق تھی کہ شرلاک ہومز کو اس معاملہ کی اطلاع فوراً کرنی چاہیئے چنانچہ میں خط کھولنے کے چند لمحے بعد بیکر سٹریٹ کے پرانے کمروں میں حاضر ہو گیا۔

ہومز ایک کیمیائی تجربہ میں منہمک تھا اس سے میں یہ سمجھ کر کہ وہ کسی ضروری اکتشاف کے درپے ہے ایک آرام کرسی میں بیٹھ گیا اور انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میرے پاس ایک آزمائشی نلی میں تھوڑا سا محلول لے کر آیا اس کے دائیں ہاتھ میں نیلے لٹمس کاغذ کا ایک ٹکڑا تھا۔

"جناب واٹسن صاحب آپ ایک نازک وقت پر تشریف لائے ہیں"۔ اس نے کہا۔ اگر یہ کاغذ نیلا رہا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر یہ سرخ ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ایک آدمی کی جان جائے گی"۔

اس نے اس کاغذ کو آزمائشی نلی میں ڈبویا اور وہ فوراً سرخ ہو گیا۔ اس نے چلا کر کہا۔ "ٹھیک میں بھی یہی خیال کرتا تھا۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔ تمباکو آپ کے پاس ہی رکھا ہے"۔ یہ کہکر وہ اپنی میز پر چلا گیا اور جلدی سے تار کے چند فارم لکھے اور نوکر کو دیدیئے۔ پھر وہ ایک آرام کرسی میں لیٹ گیا اور کہنے لگا۔

"ایک معمولی روزمرہ کا قتل۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کوئی بہتر خبر لائے ہیں دوست واٹسن آپ اسرار و جرائم کا دفینہ ہیں۔ فرمائیے اس وقت کیا ہم درپیش ہے؟"

میں نے اسے فیلپ کا خط دیدیا جسکو اس نے گہری توجہ کے ساتھ پڑھا۔

"اس سے ہمیں کوئی خاص معلومات حاصل نہیں ہوتیں" اس نے مجھے خط واپس

دیتے ہوئے کہا۔
"تاہم اس کا طرز تحریر دلچسپ ہے"
"لیکن یہ اس کے ہاتھ کا لکھا ہُوا نہیں ہے۔"
"بے شک۔ یہ ایک عورت کے ہاتھ کا لکھا ہُوا ہے"
میں نے چلا کر کہا" نہیں تو۔ اس کے کسی مرد دوست کا لکھا ہو گا"
"نہیں یقیناً یہ ایک عورت کی تحریر ہے اور عورت بھی ایک زبردست سیرت کی عورت ہے۔ تحقیقات کے ابتداء میں یہ معلوم کرنا تسلی بخش ہے کہ ہمارا موکل ایک خاص سیرت کی عورت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس معاملہ میں مجھے ابھی سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اگر آپ تیار ہیں تو ہم فوراً وکنگ روانہ ہو سکتے ہیں اور اس مصیبت زدہ آدمی اور اس خاتون سے جو اس کی کاتب ہے، ملاقات کر سکتے ہیں"
خوش قسمتی سے ہمیں واٹرلو سٹیشن پر ایک گاڑی تیار مل گئی اور ایک گھنٹہ کے اندر ہم وکنگ پہنچ گئے۔ بریر بلی ایک وسیع علیحدہ مکان تھا جو ریل کے سٹیشن سے چند لمحوں کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اپنے ملاقاتی کارڈ اندر بھیجنے کے بعد ہمیں ایک خوش وضع نشست گاہ میں بٹھایا گیا۔ جہاں تھوڑی دیر کے بعد ایک بھاری بھرکم آدمی نے تپاک کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ اس کی عمر تیس سال کی نسبت چالیس سال کے زیادہ قریب ہو گی لیکن اس کے رخسار سے اتنے سُرخ تھے اور اس کی آنکھیں ایسی شوخ تھیں کہ وہ دیکھنے میں ایک فربہ شریر لڑکا معلوم ہوتا تھا۔
اس نے ہمارے ساتھ گرمجوشی سے معانقہ کیا" میں بہت خوش ہوں کہ آپ آ گئے ہیں۔ پرسی آج صبح سے آپ کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ بیچارہ ابھی تک امید کے سہارے پر زندہ ہے۔ اس کے والدین نے مجھے آپ سے ملنے کے لئے کہا ہے کیونکہ ان کے لیئے اس بات کا تذکرہ بھی تکلیف دہ ہے۔"

ہومز نے کہا "ابھی تک کچھ بھی معلوم نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس خاندان کے فرد نہیں ہیں۔"

ہمارا ملاقاتی حیران ہو گیا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ نیچے دیکھ کر ہنسنے لگا۔

"بے شک آپ نے میری گھڑی کی زنجیر کے ساتھ میرا طغرا "ج - ہ" لکھا ہوا دیکھ لیا ہے" اس نے کہا "ایک لمحہ کے لیئے میں نے خیال کیا تھا کہ آپ نے بہت چالاکی کا کام کیا ہے۔ میرا نام جوزف ہیریسن ہے۔ اور چونکہ پرسی کی شادی میری بہن اینی سے ہونے والی ہے۔ اس لیئے میں ایک طرح سے اس کا رشتہ دار ہوں۔ آپ میری ہمشیرہ کو اس کے کمرہ میں پائیں گے۔ اس نے گذشتہ دو ماہ مسلسل اس کی تیمارداری کی ہے آیئے ہمیں فوراً اندر جانا چاہیئے کیونکہ وہ بہت بے صبر ہو رہا ہے۔"

جس کمرہ میں ہم آ گئے۔ وہ نشست گاہ سے ملحق تھا۔ ایک نوجوان آدمی، بہت زرد رُو اور شکستہ حال، کھلی کھڑکی کے قریب ایک کوچ پر لیٹا ہوا تھا۔ کھڑکی میں سے باغ کی مہک اور تازہ فرحت بخش ہوا آ رہی تھی۔ ایک عورت اس کے پاس بیٹھی تھی جب ہم داخل ہوئے تو وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"پرسی کیا میں چلی جاؤں؟" اس نے پوچھا۔

اس نے اس کو روکنے کے لیئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا "مزاج شریف واٹسن" اس نے تپاک سے کہا۔

"میں خیال کرتا ہوں آپ کے ہمراہ آپ کے مشہور و معروف دوست مسٹر شرلک ہومز ہیں"

میں نے چند الفاظ میں تعارف کروایا اور پھر ہم دونوں بیٹھ گئے۔ مضبوط جوان آدمی چلا گیا تھا لیکن اس کی بہن مریض کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے وہاں موجود تھی۔ مریض نے کوچ پر بیٹھ کر کہا "میں آپ کا قیمتی وقت ضائع نہیں کرونگا میں فوراً آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر ہومز میں ایک مسرور اور کامیاب آدمی تھا اور میری شادی ہونیوالی

تی کہ اچانک ایک خوفناک بدبختی نے میری زندگی کو تباہ کر دیا۔

"جیسا کہ واٹسن نے آپ کو بتایا ہوگا میں اپنے ماموں کی عنایت سے محکمۂ خارجہ میں ایک ذمہ دار عہدہ پر مامور تھا اور چونکہ میں اپنے فرائض منصبی ہمیشہ تندہی اور کامیابی کے ساتھ سر انجام دیتا تھا اس لیے میرے ماموں کو میری قابلیت اور ہوشیاری پر کامل اعتماد ہو گیا تھا۔

"دس ہفتے گذرے۔ یا اگر زیادہ صحت منظور ہو تو ۲۳ مئی کو انہوں نے مجھے اپنے نجی کمرہ میں بلایا۔ میری حسن کارگذاری پر مجھے مبارکباد دے کر انہوں نے مجھے مطلع کیا کہ وہ میری رازداری پر بھروسہ کر کے مجھے ایک تازہ کام سپرد کرنا چاہتے ہیں۔۔

"انہوں نے اپنی جیب سے ایک نیلے رنگ کا لفافہ نکال کر کہا "یہ انگلستان اور اٹلی کے درمیان وہ اصلی خفیہ بحری معاہدہ ہے جس کے متعلق اخبارات [illegible] دے رہی ہے۔ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اس کے متعلق سردست کوئی خبر [illegible] نہیں ہونی چاہئے۔ فرانسیسی اور روسی سفیر اس معاہدہ سے مطلع ہونے کے لئے جس بھاری شوتیں دینے کو تیار ہیں۔ اگر اسکی نقل کرنی مقصود نہ ہوتی تو یہ معاہدہ میرے پاس سے الگ نہ ہوتا۔ آپ اسے اپنے دفتر کی میز میں مقفل کر دیں۔ میں حکم دے دونگا کہ باقی کمرے بند ہونے کے بعد آپ کا کمرہ کھلا رہے تاکہ جب سب لوگ چلے جائیں آپ اطمینان سے اسے نقل کر سکیں۔ جب آپ نقل ختم کر لیں تو اصل اور نقل دونوں کو اپنے دفتر کی میز میں مقفل کر دیں اور کل صبح خود انہیں میرے حوالہ کر دیں۔

"میں نے کاغذات لیئے اور"

شرلک ہومز نے کہا "معاف فرمائیے گا۔ کیا آپ دوران گفتگو میں اکیلے تھے؟"

"بالکل"

"ایک بڑے کمرے میں؟"

"جی ہاں۔ تیس فٹ مربع کمرے میں"

"وسط میں؟"

"جی ہاں تخمیناً وسط میں"

"گفتگو آہستہ ہو رہی تھی یا آواز بلند؟"

"میرے ماموں کی آواز خاص طور پر مدھم ہے اور میں بہت کم بولا تھا"

شرلک ہومز نے اپنی آنکھیں بند کر کے کہا "شکریہ۔ پھر کیا ہوا؟"

"میں نے ہدایات پر من و عن عمل کیا اور تمام محرروں کے رخصت ہونے کا انتظار کیا۔ مجھے اپنا کام ختم کرنے کی جلدی تھی کیونکہ مسٹر جوزف ہیرسن جن سے آپ بھی ملے تھے لندن گئے ہوئے تھے مجھے معلوم تھا کہ وہ لندن سے ووکنگ گیارہ بجے والی گاڑی سے آئیں گے۔ میں چاہتا تھا کہ انہیں سٹیشن پر ملوں"

"جب میں نے معاہدہ کو پڑھا تو اس کی اہمیت مجھ پر عیاں ہو گئی اور مجھے یقین آگیا کہ میرے ماموں نے اسے خفیہ رکھنے کے متعلق مبالغہ آمیز تاکید نہیں کی۔ شرائط کی تفصیل کے بعد اعلیٰ افسروں کے دستخط تھے۔ جلدی سے ان کے نام پڑھ کر میں نقل کرنے بیٹھ گیا"

"یہ ایک طویل تحریر تھی جس میں ۲۶ فصلیں تھیں۔ میں حتی الامکان تیزی کے ساتھ نقل کرتا رہا لیکن ۹ بجے تک میں نے صرف ۹ فصلیں ختم کی تھیں اور میں گاڑی کے وقت تک فارغ ہونے سے مایوس ہو چکا تھا۔ کھانے کے خمار اور دن بھر کام کرنے کی تھکان سے مجھے کچھ غنودگی سی آگئی اور میں نے سوچا کہ چاء کی ایک پیالی میرے دماغ کو تازہ کرنے کے لئے مفید ہو گی۔ ایک جمعدار، زینہ کے پاس ایک چھوٹے سے کمرہ میں تمام رات رہتا ہے۔ اور جو افسر رات کو کام کرتے ہوں انہیں اپنے لیمپ کے اوپر چاء تیار کر دیا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اسے بلانے کے لیے گھنٹی بجائی۔ لیکن جمعدار کی بجائے ایک عورت میرے پاس آئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ جمعدار کی بیوی ہے۔ چنانچہ میں نے اسے چاء تیار کرنے کے لئے حکم دیا۔

"میں نے دو فصلیں اور نقل کیں چونکہ تکان اور خمار سے میرا حال برا ہو رہا تھا میں کمرہ میں اپنی ٹانگیں سیدھی کرنے کے لیئے ادھر اُدھر چلنے لگا۔ میری چاء ابھی تک نہ آئی تھی اور میں حیران تھا کہ دیر کس وجہ سے ہوئی۔ دروازہ کھول کر میں برآمدہ میں داخل ہوا اور زینہ سے اُتر کر برآمدہ کی ایک جانب جمعدار کی کوٹھری میں گیا۔
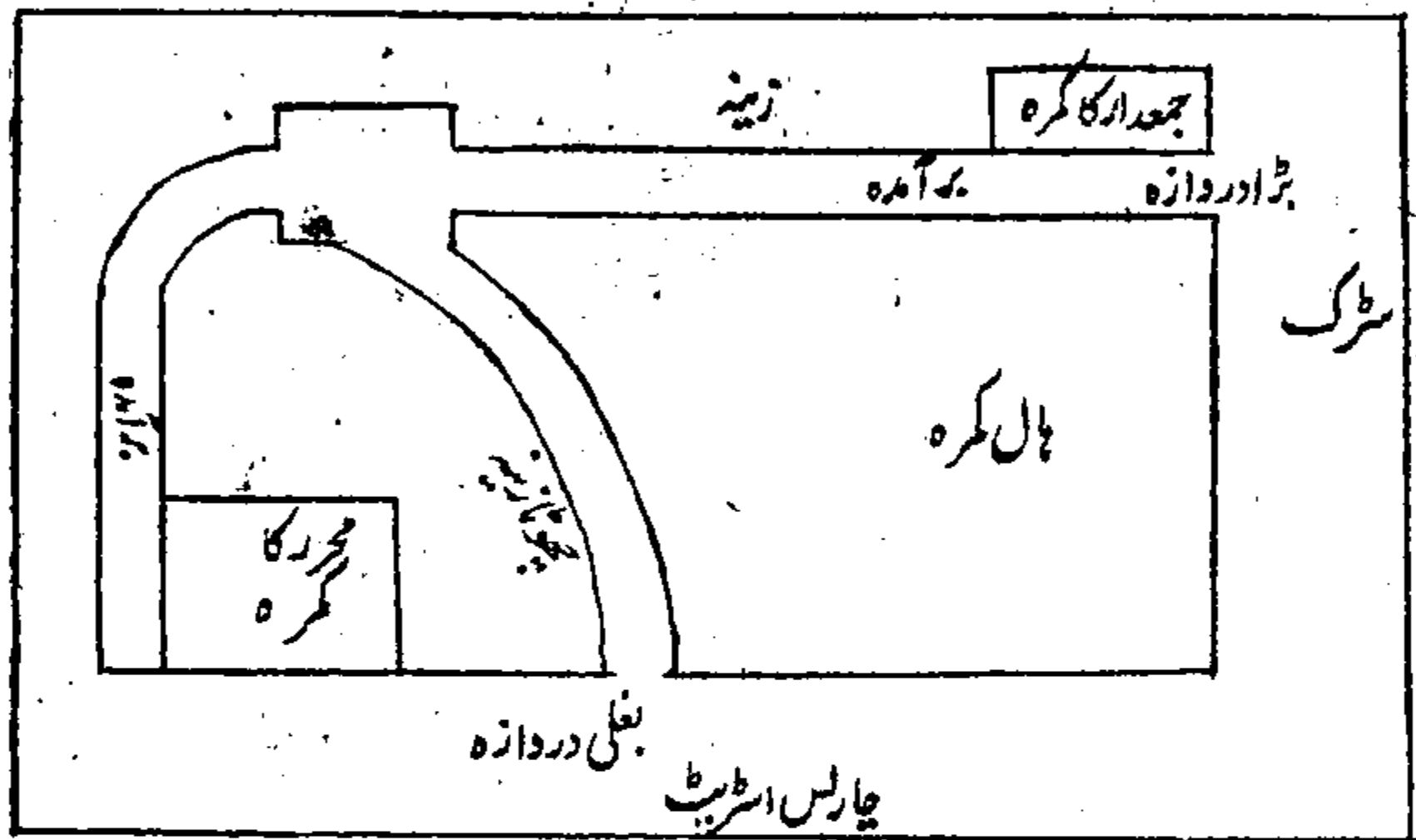
"میرے دفتر کا خاکہ حاضر ہے"

میں یہ امر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میرے سرہ سے نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور علاوہ بڑے زینہ کے ایک چھوٹا زینہ بھی ہے جو ایک بغلی دروازہ میں سے چارلس اسٹریٹ میں کھلتا ہے۔ میرے دفتر کا خاکہ حاضر ہے"

"تسلیم۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں آپ کا مطلب بخوبی سمجھ رہا ہوں"

"جب میں جمعدار کی کوٹھری میں گیا تو وہ گہری نیند میں خراٹے لے رہا تھا اور کیتلی میں پانی اُبل رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ اسے جگانے کے لیئے لیا گیا ہی تھا کہ اس کے سر پہ گھنٹی زور سے بجی اور وہ یک لخت بیدار ہو گیا۔

"جناب عالی! مسٹر ہیلپ!" اس نے میری طرف حیرانگی سے دیکھ کر کہا۔

"میں یہاں یہ دیکھنے آیا ہوں کہ میری چاۓ تیار ہوئی ہے یا نہیں"

"میں پانی کو اُتار رہا تھا کہ مجھے نیند آگئی"۔ اس نے میری طرف غور سے دیکھا اور پھر ہلتی ہوئی گھنٹی کی طرف دیکھا۔

"لحظہ بہ لحظہ اس کی سراسیمگی بڑھتی جاتی تھی۔ آخرالامر اس نے مجھ سے کہا جناب عالی اگر آپ یہاں ہیں تو یہ گھنٹی کس نے بجائی ہے؟"

"گھنٹی! یہ کونسی گھنٹی ہے؟"

"وہ یہ اس کمرہ کی گھنٹی ہے جس میں آپ کام کر رہے تھے۔"

"یہ سُنکر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے دل کی حرکت بند ہو گئی ہے۔ کیونکہ صاف ظاہر تھا کہ میرے کمرہ میں جہاں میرا قیمتی معاہدہ رکھا تھا۔ کوئی اجنبی موجود تھا۔ میں دیوانہ وار زینہ پر چڑھا اور برآمدہ میں سے دوڑا گیا۔ مسٹر ہومز میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ برآمدہ میں کوئی نہ تھا۔ کمرے میں بھی کوئی نہ تھا۔ سب اشیاء بدستور اسی حالت میں تھیں۔ جیسے میں انھیں چھوڑ گیا تھا۔ لیکن معاہدہ کے اصلی کاغذات وہاں نہ تھے۔ نقل موجود تھی لیکن اصلی معاہدہ گم تھا۔"

ہومز کرسی پر چوکنا ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ ملنے لگا۔ میں تاڑ گیا کہ اس واردات میں اس کو ابھی سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اس نے پوچھا "براہِ کرم بتائیے پھر آپ نے کیا کیا؟"

"میں فوراً سمجھ گیا کہ چور بغلی دروازہ میں سے چھوٹے زینہ کے راستہ سے میرے کمرہ میں آیا ہوگا۔ اگر وہ دوسرے راستہ سے آتا تو میری اس کی مٹ بھیڑ ضرور ہوتی۔"

"آپ مطمئن تھے کہ وہ شروع سے ہی کمرہ میں یا برآمدہ میں چھپا ہوا نہ تھا؟"

"یہ بالکل ناممکن ہے۔ ایک چوہا بھی کمرہ میں یا برآمدہ میں نہیں چھپ سکتا۔ وہاں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔"

"شکریہ۔ پھر کیا ہوا؟"

"جمعدار میرے زرد چہرے کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا اور میرے پیچھے پیچھے کمرہ میں آگیا ہم دونوں برآمدہ اور چھوٹے زینہ میں سے بھاگتے ہوئے چارلس سٹریٹ پر گئے۔ بغلی دروازہ بھڑا ہوا تھا لیکن زنجیر نہیں لگی تھی۔ ہم اسے کھول کر باہر دوڑے۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ جب ہم باہر نکلے تو پاس کے گرجا سے تین دفعہ ٹن ٹن کی آواز آئی اس وقت پونے دس بجے تھے۔"

شرلک ہومز نے اپنی قمیص کی کف پر یادداشت لکھ کر کہا۔ "یہ بہت ضروری ہے۔"

"رات بہت تاریک تھی اور بارش ہو رہی تھی۔ گلی میں کوئی متنفس نہ تھا۔ ہم ننگے سر بھاگے گئے اور بہت دور جا کر نکڑ پر ہمیں ایک سپاہی ملا۔ میں نے اس سے ہانپتے ہوئے کہا۔ چوری ہو گئی ہے۔ محکمہ خارجہ سے ایک نہایت قیمتی سرکاری کاغذ چرایا گیا ہے۔ کیا کوئی آدمی اس راستہ سے گذرا ہے؟'

"سپاہی نے جواب دیا۔ جناب۔ میں یہاں پاؤ گھنٹہ سے کھڑا ہوں۔ اس عرصہ میں صرف ایک آدمی یہاں سے گذرا ہے۔ ایک عورت لمبی اور عمر رسیدہ، چادر اوڑھے ہوئے۔

"جمعدار نے کہا جی ہاں۔ وہ میری بیوی ہو گی کیا اور کوئی آدمی نہیں گذرا؟'

"کوئی نہیں'

"جمعدار نے میری آستین کھینچ کر کہا' تو پھر چور دوسرے راستہ سے گیا ہو گا'۔

"لیکن میری تسلی نہیں ہوئی تھی بلکہ جتنی زیادہ کوشش وہ مجھے واپس لے جانے کی کرتا تھا اتنا ہی زیادہ میرا شبہ اس کی بیوی کے خلاف قوی ہوتا جاتا تھا۔"

"میں نے چلا کر پوچھا' عورت کس طرف گئی تھی؟'۔

"جناب میں نہیں کہہ سکتا۔ میں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن میرے

پاس اس کو خاص طور پر تاڑنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ اس کو بہت جلدی ہے۔"

"کتنی دیر ہوئی؟"

"بہت عرصہ نہیں ہوا"

"تقریباً پانچ منٹ؟"

"جی ہاں اس عورت کو گئے ہوئے پانچ منٹ سے زیادہ وقت یقیناً نہیں گذرا"

"جمعدار نے چلا کر کہا "جناب آپ صرف اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آپ یقین کریں میری بڑھیا کو ایسی باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آئیے دوسری طرف لئیے۔ اور اگر آپ اُدھر نہیں آتے تو میں جاتا ہوں" یہ کہکر وہ دوسری جانب بھاگ گیا۔

"لیکن میں نے اسے ایک کراستین سے پکڑ لیا اور پوچھا تمہارا مکان کہاں ہے؟"

"نمبر ۱۶ آلوی لین۔ برکسٹن روڈ۔ لیکن میں آپ کو پھر متنبہ کرتا ہوں کہ آپ غلط کھوج پر نہ چلیں۔ آئیے ادھر آئیے"

"اس کی نصیحت پر عمل کرنے سے میرا کچھ نقصان نہ ہوتا تھا۔ ہم دوسری جانب گئے لیکن بے سود۔ بارش کے ڈر سے سب لوگ تیزی کے ساتھ جا رہے تھے اور کوئی آدمی ہمیں یہ نہ بتا سکتا تھا کہ اِدھر سے کون کون آدمی گذرا ہے؟

"پھر ہم دفتر میں واپس آئے اور برآمدہ اور زینہ کو تلاش کیا۔ برآمدہ میں ایک قسم کا چکدار سفید فرش بچھا ہوا ہے جس پر پاؤں کے گیلے نشان فوراً نظر آ سکتے ہیں۔ ہم نے اسے بامعانِ نظر دیکھا لیکن ہمیں اس پر پاؤں کا کوئی نشان دکھائی نہ دیا۔"

"کیا بارش شام سے ہو رہی تھی؟"

"جی ہاں ۷ بجے سے"

"تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ جو عورت ۹ بجے کے قریب آپ کے پاس آئی تھی اس کے کیچڑ آلودہ بوٹ کا کوئی نشان وہاں نہ تھا؟"

"میں خوش ہوں کہ آپ نے یہ سوال خود بخود پوچھا ہے۔ مجھے بھی اس وقت اس بات کا خیال آیا تھا۔ ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ ملازم اپنے بوٹ جمعدار کی کوٹھری میں اُتار کر نئے سلیپر پہن لیتے ہیں۔"

"بہت خوب۔ سلسلۂ واقعات بہت ہی دلچسپ ہے۔ پھر آپ نے کیا کیا؟"

"ہم نے کمرہ کی بھی تلاشی لی۔ کسی خفیہ دروازہ کا نام ونشان نہ تھا اور کھڑکیاں گلی سے تیس فٹ بلند ہیں۔ مزید برآں دونوں کھڑکیاں اندر کی طرف سے بند تھیں۔ چھت میں بھی کسی قسم کا سوراغ نہ تھا جہاں سے چور کے باہر گذر جانے کا احتمال ہو سکتا۔ میں وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بھی میرے کاغذات چرائے تھے وہ دروازہ میں سے آیا تھا۔"

"کیا آپ نے انگیٹھی اور دودکش کو بھی دیکھا تھا؟"

"ہمارے ہاں انگیٹھی اور دودکش نہیں ہوتے۔ گھنٹی کی رسی میری میز کی دائیں جانب لٹکی ہوئی تھی جس کسی نے بھی گھنٹی بجائی تھی وہ ضرور میری میز تک آیا ہوگا لیکن تعجب یہ ہے کہ ملازم کو گھنٹی بجانے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ ایک پیچیدہ معمہ ہے۔"

"بے شک واقعات غیر معمولی ہیں۔ پھر آپ نے کیا کیا؟"

"چونکہ مسز ٹینجی یعنی جمعدار کی بیوی کے علاوہ اور کوئی سُراغ اس وقت تک ہمیں نہیں ملا تھا۔ میں نے اور سپاہی نے یہی مناسب خیال کیا کہ اسے فوراً گرفتار کرنا بہتر ہوگا۔ چنانچہ ہم نے ایک کرایہ گاڑی لی اور جمعدار کے مکان کی طرف روانہ ہوگئے نصف گھنٹہ میں ہم وہاں پہنچ گئے۔ ایک جوان لڑکی نے جو جمعدار کی سب سے بڑی بیٹی ہے دروازہ کھولا۔ چونکہ اس کی ماں ابھی تک گھر نہیں پہنچی تھی اس لئے ہمیں بیرونی کمرہ میں بیٹھنے کے لیے جگہ دی گئی۔

"تقریباً دس منٹ کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور یہاں ہم نے ایک غلطی کی جس کے لئے میں اپنے تئیں ابھی تک ملامت کرتا ہوں۔ خود دروازہ کھولنے کی بجائے

ہم نے لڑکی کو دروازہ کھولنے دیا۔ ہم نے اسے کہتے ہوئے سنا "اماں جان گھر میں دو آدمی آپ سے ملنے کے لئے منتظر بیٹھے ہیں" ایک لمحہ بعد ہم نے کمرہ کے باہر کسی کے تیز چلتے ہوئے پاؤں کی آہٹ سنی۔ سپاہی نے جلدی سے دروازہ کھولدیا اور ہم دونوں باورچی خانہ میں بھاگے ہوئے گئے لیکن وہ عورت وہاں ہم سے پہلے پہنچ چکی تھی۔ اس نے ہماری طرف غصہ سے دیکھا اور پھر ہمیں اچانک پہچان کر اس کے چہرہ پر حیرت نمودار ہوئی اور اس نے چلا کر کہا "خدا کی پناہ! آپ تو دفتر کے مسٹر فلیپ ہیں"۔

"میرے ساتھی نے غصہ سے کہا" اور جب آپ ہم سے بھاگ آئی تھیں تو آپ نے ہمیں کیا سمجھا تھا؟"

"اس نے جواب دیا "میں سمجھی آپ دلال تھے۔ میرے ذمہ دوکانداروں کے کچھ دام باقی ہیں"

"ہم یہ نہیں مان سکتے۔ ہمیں شبہ ہے کہ آپ نے دفتر سے ایک قیمتی کاغذ چرایا ہے اور اس کو چھپانے کے لئے آپ ہمارا نام سنکر بھاگی تھیں۔ آپ کو ہمارے ساتھ تھانہ میں جامہ تلاشی کروانے کے لئے آنا ہوگا"

"اس کی جدوجہد اور انکار فضول تھے۔ ایک چوپہیہ گاڑی لگی اور ہم سب اس میں بیٹھ گئے۔ روانگی سے قبل ہم نے اس کے گھر کی تلاشی لے لی، باورچی خانہ میں کسی قسم کے جلے ہوئے کاغذوں کی راکھ کا نشان نہ تھا۔ تھانہ میں ایک عورت نے اسکی تلاشی لی۔ لیکن اس کے بدن پر کوئی کاغذ نہ پایا گیا۔

"تب پہلی مرتبہ میری روح کانپی اور مجھے اپنی حالتِ زار پر غور کرنے کا موقع ملا۔ اس وقت تک میں سرگرم کار تھا اور مشغولیت کے باعث سوچنے کی فرصت نہ ملی تھی۔ مجھے معاہدہ کے مل جانے کی اتنی امید تھی کہ میں نے اس کے کھوئے جانے کے بد نتائج پر غور نہ کیا تھا۔ لیکن اب میرے لئے کوئی کام باقی نہ تھا اور مجھے اپنی

بے بسی پر غور کرنے کی مہلت حاصل تھی۔ میرے اللہ اب میرا حشر کیا ہوگا۔ سیاسیات میں اس قسم کے نقصان کی سزا زندگی بھر کی تباہی ہوتی ہے۔ چوری وغیرہ کے بیان کو کوئی نہیں سنتا۔ ان خیالات کے آنے کے بعد مجھے ٹھیک یاد نہیں کہ میں نے کیا کیا۔ میرے حواس باطل ہو گئے۔ اور میں پاگل ہو گیا۔ پولیس کے چند افسر مجھے سٹیشن تک لائے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے مجھے ڈاکٹر فیریر کے سپرد کر دیا جو خود اس گاڑی سے وکنگ جا رہے تھے۔

"جب میں اس حالت میں گھر پہونچا ہونگا تو اہلِ خانہ کی سراسیمگی کا اندازہ آپ خود بہتر لگا سکتے ہیں۔ میری ماں اور اینی کا دل ٹوٹ گیا۔ ڈاکٹر فیریر کو چوری کی بات سپاہی سے اطلاع مل چکی تھی لیکن اس کے بیان سے ان کی تسلی نہ ہوئی اور یہ دیکھ کر کہ میری بیماری لمبی نظر آتی ہے۔ جوزف کو اُس کی اس ہوادار خوابگاہ سے نکال دیا گیا اور میری خاطر اسے بیماری کا کمرہ بنایا گیا۔ یہاں میں ۹ ہفتے بیہوش پاگلوں کی طرح بکتا ہوا لیٹا رہا ہوں۔ مس ہیریسن دن کے وقت اور ایک لیڈی ڈاکٹر رات کے وقت میری تیمارداری کرتی رہی ہیں۔ گذشتہ تین روز سے مجھے کچھ کچھ ہوش ہے۔ حکام پولیس کو ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ مسٹر ہومز آپ میری آخری جائے امید ہیں۔ اگر آپ ناکام رہے تو میری عزت اور شہرت کو ہمیشہ کے لئے بٹہ لگ جائیگا۔"

شرلک ہومز نے آنکھیں بند کر کے محویت کے عالم میں کہا "آپ کا بیان بہت ہی صاف اور سلجھا ہوا ہے۔ مجھے آپ سے صرف ایک بات دریافت کرنی ہے۔ کیا آپ نے کسی سے ذکر کیا تھا کہ آپ کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے؟"

"کسی سے نہیں"

"مس ہیریسن سے بھی نہیں"

"نہیں کام سپرد ہونے کے بعد اور نقل کرنے سے پہلے میں یہاں واپس نہیں آیا تھا"

"اور ایک [illegible] میں سے کوئی آپ سے وہاں ملنے تو نہیں گیا تھا؟"

"کوئی نہیں"

"کیا ان میں سے کوئی آپ کے دفتر کا پتہ جانتا ہے؟"

"جی ہاں۔ میرے دفتر کا راستہ سب جانتے ہیں"

"جبکہ آپ نے کسی سے معاہدہ کا ذکر نہیں کیا تھا میرے یہ سوالات بے محل ہیں۔ کیا آپ جمعدار کو جانتے ہیں؟"

"ہاں صرف اس قدر کہ وہ ایک بوڑھا سپاہی ہے"

"میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ مجھے اب آپ سے کچھ نہیں پوچھنا ہے، افسرانِ پولیس سے بقیہ معلومات حاصل ہو جائینگی۔ اُنہیں معلومات جمع کرنے میں یدطولیٰ حاصل ہے گو وہ ان سے ہمیشہ استفادہ نہیں کر سکتے۔ گلاب کیا ہی خوبصورت چیز ہے!"

وہ کوچ کے پاس سے گذر کر کھڑکی تک گیا اور وہاں سے ایک سُرخ گلاب کو اٹھا لایا میرے لیئے یہ ایک نئی بات تھی۔ میں نے آج تک شرلک ہومز کو قدرتی اشیاء میں دلچسپی لیتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

"خالق کے نیک ہونے کا بہترین ثبوت یہ خوشنما پھول ہے۔ باقی تمام اشیاء ہمارے قویٰ، ہماری خواہشات، ہماری غذا وغیرہ ہماری ہستی کے لیئے ضروری ہیں لیکن یہ پھول ایک زائد چیز ہے۔ یہ ایک خاص عطیہ الٰہی ہے۔ اس کی مہک اور اس کی خوش وضع ہماری زندگی کو آراستہ کرتی ہیں لیکن اس کے لیے ضروری نہیں ہیں۔ صرف نیکی زائد عطیے بخشتی ہے۔ اس لیئے میں دوبارہ کہتا ہوں کہ پھولوں سے ہمیں بہت کچھ توقع رکھنی چاہیئے۔"

مریض اور اس کی تیماردار، ہومز کی طرف اس اثناء میں تعجب اور یاس کی نگاہوں سے تکتے رہے۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ آخر الامر چند منٹوں کے بعد مس ہیریسن نے دریافت کیا۔

"کیوں جناب کیا آپ کو اس پراسرار گتھی کے سلجھانے کی کچھ امید ہے؟"

ہومز نے بیدار ہو کر کہا "یہ معمہ واقعی پیچیدہ نظر آتا ہے۔ لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کامل توجہ کے ساتھ اس پر غور کروں گا اور اگر کوئی بات مجھے سوجھی تو آپ کو ضرور مطلع کروں گا"

"کیا آپ کو اس کا کوئی حل نظر آتا ہے؟"

"ابھی تک مجھے اس کے سات حل سوجھے ہیں۔ لیکن مجھے ان کے تذکرہ سے پیشتر انہیں جانچنا اور پرکھنا چاہیئے۔"

"کیا آپ کسی پر شبہ کرتے ہیں؟"

"مجھے خود اپنی ذات پر شبہ ہے"۔

"ایں! یہ کیا؟"

"جلد بازی سے غلط نتیجہ پر پہنچنے کا"۔

"تو پھر آپ لندن تشریف لے جائیں اور اپنے نتائج کو وہاں پرکھیں"۔

ہومز نے اُٹھ کر کہا "مس صاحبہ آپ کی نصیحت بہت موزوں ہے۔ واٹسن ہمیں فوراً چلدینا چاہیئے۔ مسٹر فیلپ میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو موہوم امیدیں نہیں باندھنی چاہیں۔ معاملہ بہت ہی پیچیدہ ہے"۔

"جب تک میں آپ سے دوبارہ نہ ملونگا مجھے ایک قسم کا بخار چڑھا رہیگا"۔

بہت خوب۔ میں آپ کی تسلی کے لیئے کل اسی وقت آؤنگا گو میں ڈرتا ہوں کہ میرا بیان اس معاملہ پر کچھ زیادہ روشنی نہ ڈال سکے گا"۔

"خدا آپ کا بھلا کرے۔ آپ کے وعدہ سے مجھے کل تک ایک نئی زندگی عطا ہو گئی ہے"

دوسرا حصّہ

جب ہم لندن واپس آگئے تو میں نے شرلاک ہومز سے پوچھا "مس ہیریسن کی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟"

اور وہ ایک سات لڑکی ہے۔ وہ اور اس کا بھائی نارتھمبر لینڈ کے ایک سوداگر آہن کے اکلوتے بچے ہیں۔ گذشتہ موسم سرما میں فیلپ کی نسبت اپنی کے ساتھ دوران سفر میں ہو گئی تھی اور اب وہ فیلپ کے گھر کے آدمیوں سے تعارف کرنے آئی تھی اور اس کا بھائی ہمراہ آیا تھا۔ ازاں بعد یہ حادثہ ہو گیا اور وہ اپنے عاشق کی تیمارداری کے لیئے رکی رہی۔ چونکہ جوزف کو یہاں ہر طرح کی آسائش ہیا ہے وہ بھی یہیں ٹھہرا ہوا ہے۔ آپ حیران نہ ہوں۔ میں بیکار نہیں رہا بلکہ بالا بالا میں نے چند امور کی تحقیقات کر لی ہے اور آج بقیہ امور کی تحقیقات بھی ختم ہو جائیگی۔ اور اس اشتہار کے جواب میں ضرور کوئی نہ کوئی کوچوان ہمارے پاس آئے گا"۔

یہ کہہ کر اس نے مجھے کاغذ کا ایک صفحہ دیا جو اس نے اپنی ڈائری میں سے نکالا تھا۔ اس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

"ایک سو روپیہ کا انعام اس شخص کو دیا جائیگا جو اس گاڑی کا نمبر بتائیگا جس میں ایک سواری ۲۲ مئی کی شام کو پونے دس بجے چارلس سٹریٹ میں محکمہ خارجہ تک گئی تھی۔ ۲۲۱ ب بیکر سٹریٹ"۔

"میں نے وکنگ سٹیشن سے اس مضمون کے تار لندن میں شام کو شائع ہونے والے تمام اخبارات کے نام روانہ کر دیئے تھے اور یہ اشتہار آج ان سب میں شائع ہو گا"۔

میں نے متعجب ہو کر پوچھا "تو کیا آپ کو یقین ہے کہ چور گاڑی میں آیا تھا؟"

"کیوں نہیں۔ اگر فیلپ کا بیان سچ ہے کہ دفتر میں یا برآمدہ میں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ تو چور ضرور باہر سے آیا ہوگا اور اگر وہ ایسی تر رات میں باہر سے پیدل آتا تو اس کے پاؤں کے نشان فرش پر ضرور ہوتے"۔

"یہ استدلال بظاہر تو صحیح معلوم ہوتا ہے"

"میں نے مسٹر ہیرسن کو بتایا تھا کہ میرے ذہن میں اس واقعہ کے متعلق سات حل ہیں۔ یہ

ان میں سے یہ ایک ہے اور شاید اس سے ہمیں صحیح کھوج کا پتہ مل جائے۔ علاوہ ازیں ابھی ہمیں گھنٹی کے بجنے کی تشریح کرنا ہے۔ گھنٹی کیوں بجی؟ کیا چور نے اسے غلطی سے بجایا تھا، یا یہ اسکی غیر معمولی جسارت ہے؟ یا شاید چور کے ہمراہ کوئی دوسرا آدمی ہوگا جس نے اسے چوری سے منع کرنے کی خاطر گھنٹی بجائی ہوگی؟ یا یہ محض ایک حادثہ تھا؟ یا کوئی اتفاقی وہ غور و تفکر میں غرق، ایک محویت کے عالم میں چپ چاپ بیٹھ گیا اور میں جو کہ اس کی عادات و اطوار سے بخوبی واقف تھا سمجھ گیا کہ کوئی نئی بات اس کو سوجھی ہے۔

سہ پہر کو ہم سرکاری محکمۂ سراغ رسانی کے افسر اعلیٰ مسٹر فوربس سے ملنے گئے۔ وہ ہم سے سرد مہری سے ملا اور جب اسے معلوم ہوا کہ ہم معاہدۂ بحری کی تلاش کے درپے ہیں تو اس نے کہا "مسٹر ہومز میں نے آپ کے طرز عمل کی بابت بہت کچھ سنا ہے۔ آپ پولیس کی جملہ معلومات سے استفادہ کرنے کے بعد واردات کا سراغ خود علیحدہ لگانے میں خوش ہوتے ہیں جس سے ہم لوگوں کی بہت بدنامی ہوتی ہے"۔

شرلاک ہومز نے جواب دیا "اس کے برعکس گذشتہ ۵۳ وارداتوں میں سے جو میں نے حل کی ہیں صرف ۴ کے متعلق عوام الناس کو میری مساعی کا علم ہے اور باقی ۴۹ کا ثمرۂ شہرت پولیس کو ملا ہے۔ میں آپ کو اس سے بے خبر ہونے کے لئے ملامت نہیں کرتا کیونکہ آپ ابھی نوجوان اور ناتجربہ کار ہیں۔ لیکن اگر آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں تو بہتر یہ ہوگا کہ میرے ساتھ مل کر کام کریں نہ کہ میرے مخالف ہو کر"۔

سراغ رساں نے لجاجت کے ساتھ کہا "میں چند مفید اشارات کے لیے آپ کا بہت مشکور ہونگا۔ تاحال مجھے اس مقدمہ میں مطلقاً کچھ کامیابی نہیں ہوئی"۔

"آپ نے ابھی تک کیا کیا ہے؟"

"جمعدار ٹینجی گذشتہ نو ہفتہ میں ہمارے زیر نگاہ رہا ہے۔ وہ ایک بھلا مانس آدمی ہے اس کی بیوی شراب نوش ہے۔ ہماری طرف سے ایک جاسوس عورت اس کے ساتھ

[illegible] کی حالت میں بھی اس سے کوئی بات معلوم نہیں ہوئی۔"

"جب مسٹر فلیپ نے گھنٹی بجائی تھی تو اس نے اس کا جواب دیا تھا۔ اس کے متعلق اس کا بیان کیا ہے؟"

"وہ کہتی ہے کہ اس کا خاوند بہت تھکا ہوا تھا اور وہ اسے آرام دینے کی خاطر اس کی بجائے کام کر رہی تھی۔"

"بے شک، اس سے جمعدار کا تھوڑی دیر بعد سوتا پایا جانا بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے۔ اچھا کیا آپ نے اس سے پوچھا کہ وہ اس شب کو جلدی کیوں کر رہی تھی۔ اس کی تیزی سے سپاہی کی توجہ اس کی طرف ہوئی تھی۔"

"اسے معمول سے زیادہ دیر ہو گئی تھی اور وہ گھر جلدی پہنچنا چاہتی تھی۔"

"کیا آپ نے اس کو یہ بات بھی سمجھائی تھی کہ مسٹر فلیپ اور سپاہی جو کہ اس کی روانگی سے بیس منٹ بعد چلے تھے، اس سے پہلے اس کے گھر پہنچ گئے تھے؟"

"جی ہاں۔ وہ کہتی ہے کہ وہ پیدل تھی اور مسٹر فلیپ گاڑی میں بیٹھ کر آئے تھے۔"

"کیا وہ اس امر کو صاف کر سکتی ہے کہ گھر پہنچ کر وہ کیوں سیدھی باورچی خانہ کی طرف بھاگ گئی تھی؟"

"کیونکہ وہاں اس نے قرضخواہوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ رکھ چھوڑا تھا"

"اس کے پاس ہر ایک بات کا معقول جواب تیار رکھا ہے میں ان معلومات کے لئے آپ کا مشکور ہوں کیا آپ نے گھنٹی بجنے کے متعلق کچھ سوچا ہے؟"

"نہیں جناب میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہاں میرا دماغ بالکل نہیں چلتا۔"

"واقعی یہ ایک مشکل اور پیچیدہ بات ہے۔ میں کوشش کرونگا کہ مجرم کو آپ کے قبضہ میں دیدوں آئیے مسٹر واٹسن۔ ذرا لارڈ ہولڈرسٹ، انگلستان کے آئندہ صدر اعلیٰ کے پاس بھی ہو آئیں"

ہماری خوش بختی تھی کہ لارڈ ہولڈرسٹ نے ہمارا کارڈ اندر پہنچتے ہی ہمیں فوراً اپنے پاس بلا لیا وہ ہم سے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے ساتھ جیسا کہ عالی پایہ شرفا کا دستور ہے ملا۔ اس نے مسکرا کر کہا "مسٹر ہومز میں نے آپ کا نام بارہا سنا ہے اور میں آپ کی تشریف آوری کی غرض و غایت سے ناواقف ہونے کا بہانہ نہیں کر سکتا ہمارے دفتر میں صرف ایک واقعۂ ہائلہ ایسا ہوا ہے جو آپ کی توجہ کا مستحق ہو سکتا ہے۔ آپ کس کے حق میں کوشش کر رہے ہیں؟"

"مسٹر فیلپس کے حق میں"

"میرا بد قسمت بھانجا! آپ سمجھ سکتے ہیں کہ رشتہ داری کے باعث اس کو بچانا میرے لیئے اور زیادہ مشکل ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اس حادثہ سے اس کی زندگی تباہ ہو جائیگی"

"لیکن اگر معاہدہ دستیاب ہو گیا؟"

"تو معاملہ کی صورت اور ہو گی"

"لارڈ ہولڈرسٹ مجھے آپ سے ایک دو سوالات پوچھنے ہیں"

"میں خوشی کے ساتھ ان کا جواب دینے کے لیئے تیار ہوں"

"کیا آپ نے نقل کرنے کے متعلق ہدایات اسی کمرہ میں دی تھیں؟"

"ہاں"

"تو پھر کسی غیر کے چھپ کر سننے کا امکان بہت بعید معلوم ہوتا ہے"

"کیا آپ نے کسی کو بتایا تھا کہ آپ کا ارادہ معاہدہ کی نقل کرانے کا ہے؟"

"قطعاً نہیں"

"اچھا تو چونکہ آپ نے کسی سے ذکر نہیں کیا اور مسٹر فیلپس نے بھی کسی سے ذکر نہیں کیا اور آپ دونوں کے سوائے اور کسی آدمی کو اس معاملہ کی خبر نہ تھی تو چور کا دفتر میں آنا محض اتفاقی امر تھا۔ اس نے موقعہ پا کر چوری کر لی"

لارڈ ہولڈرسٹ نے مسکرا کر کہا "یہ میرے محدود علم سے متجاوز ہے"

ہومز نے ایک لمحہ بھر خاموش رہ کر کہا" اس کے علاوہ میں ایک اور ضروری امر کے متعلق آپ سے تبادلۂ خیالات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو اندیشہ تھا کہ اگر اس معاہدہ کا افشاء ہو گیا تو بہت برے نتائج مترتب ہونگے ؟"

وزیر کے چہرہ پر ملال کے آثار ہویدا تھے" یقیناً بہت برے"

" لیکن کیا وہ ظہور پذیر ہوئے ہیں ؟"

" ابھی تک نہیں"

" اگر معاہدہ فرانسیسی یا روسی محکمہ خارجہ میں پہنچ جاتا تو آپ کو یقیناً اس کا علم ہو جاتا"

" یقیناً "

" چونکہ تقریباً دس ہفتے گذر گئے ہیں اور اس کے متعلق کچھ نہیں سنا گیا، یہ گمان کرنا ناواجب نہیں ہے کہ کسی نہ کسی وجہ سے معاہدہ ابھی تک وہاں نہیں پہنچا"

لارڈ ہولڈرسٹ نے قدرے تلخ لہجہ میں جواب دیا" مسٹر ہومز یہ بات بہت ہی بعید از قیاس معلوم ہوتی ہے کہ چور نے معاہدہ کو چوکھٹے میں لگا کر اپنے کمرہ میں لٹکانے کے لئے چرایا ہو"

" غالباً وہ زیادہ قیمت کے ملنے کا منتظر ہوگا"

" اگر وہ تھوڑی دیر اور انتظار کرے گا تو اس کو کچھ قیمت نہ ملے گی۔ چند ماہ میں معاہدہ صیغۂ راز سے باہر نکل جائیگا"

ہومز نے کہا" یہ ایک بہت ضروری بات ہے۔ ممکن ہے کہ چور یکلخت بیمار ہو گیا ہو"

لارڈ ہولڈرسٹ نے شرلک ہومز کی طرف ایک عیارانہ نگاہ ڈالکر کہا" مثلاً اسکو دماغی بخار لاحق ہو گیا ہو؟"

ہومز نے متانت کے ساتھ کہا" میں نے ایسا نہیں کہا تھا۔ اور اب لارڈ ہولڈرسٹ

ہم آپ کے قیمتی وقت کا بہت زیادہ حصہ لے چکے ہیں تخفیف تصدیعہ عرض کرتا ہوں
جب ہم باہر نکل آئے تو شرلاک ہومز نے مجھے کل وکنگ جانے کی دعوت دی۔
چنانچہ ہم آئندہ صبح کو مسٹر فیلپ کے ہاں گئے۔ اس کی حالت نسبتاً اچھی تھی۔ اس کی وفادار منگیتر اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اس نے علیک سلیک کے بعد اشتیاق کے ساتھ پوچھا کوئی تازہ خبر؟"

"جیسا کہ میں نے کل احتیاطاً کہا تھا۔ میری تحقیقات کا نتیجہ ہنوز ہیچ ہے۔ لیکن مجھے بہتری کی امید ہے۔" فیلپ اس اثناء میں کوچ پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا "بہر کیف میرے پاس آپ کو بتانے کے لیئے آپ سے زیادہ خبریں ہیں۔"

ہومز نے مسکرا کر کہا "مجھے بھی ایسی ہی امید تھی۔"

"سچ مچ! گذشتہ شب یہاں ایک وقوعہ ہو گیا تھا جس میں خیر گزری ورنہ میری جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میں کسی گہری سازش کا شکار ہوں اور میری عزت کے علاوہ میرے دشمن میری جان کے بھی خواہاں ہیں۔"

"واقعی؟"

"کیوں نہیں۔ گذشتہ شب کے تجربے سے صرف ایک ہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ گذشتہ شب میں اکیلا سویا تھا۔ اور میری بیماری کے دوران میری پہلی رات تھی جب کہ میں اکیلا سویا تھا۔ چونکہ میری حالت روبہ اصلاح تھی میں نے دایا کو چھٹی دیدی تھی۔ میرے کمرہ میں ایک شمع جل رہی تھی صبح کے دو بجے میری آنکھ لگی ہی تھی کہ اچانک ایک خفیف شور سے میں بیدار ہو گیا۔ آواز ایسی تھی جیسی چوہوں کے لکڑی کا تختہ کترنے سے پیدا ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر تک میں یہی خیال کر کے چپ لیٹا رہا۔ پھر یہ آواز بلند ہوتی گئی اور آخر الامر کھڑکی کی طرف سے ایک تیز آواز آئی جیسے کہ کسی لوہے کی چیز کے گرنے سے پیدا ہوتی ہے میں سمجھ گیا کہ باہر سے کوئی آدمی کھڑکی کھولنے

کی کوشش کر رہا ہے۔

"اس کے بعد کوئی دس لمحہ تک شور بند رہا۔ چور یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ میں اس شور سے بیدار ہوا ہوں یا نہیں پھر کھڑکی کھلی اور میں اپنے پلنگ سے کود پڑا۔ کھڑکی کے پاس ایک آدمی ہاتھ میں لمبا چاقو لئے بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا اس لئے میں اسے پہچان نہیں سکا۔ جونہی کہ میں پلنگ پر سے کودا۔ وہ کھڑکی سے نیچے باغ میں کود گیا۔ اگر مجھ میں توانائی ہوتی تو میں ضرور اس کا تعاقب کرتا۔ میں نے گھنٹی زور سے بجائی اور پھر زور سے چلّایا نوکر یہاں سے دور سوتے ہیں اس لئے مسٹر جوزف ہیریسن سب سے پہلے میرے پاس آیا اس نے تمام گھر کو بیدار کیا پھر اس نے لالٹین لیکر سب جگہ تلاش کیا لیکن چور کا کچھ سراغ نہ ملا زمین خشک ہونے کے باعث چور کے پاؤں کا بھی کوئی نشان نہیں پایا گیا۔ میں نے مقامی پولیس کو ابھی تک اطلاع نہیں کی کیونکہ میں آپ کی رائے سب سے پہلے حاصل کرنی چاہتا تھا۔"

ہمارے موکل کے بیان سے شرلک ہومز پر غیر معمولی اثر ہوا۔ وہ اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کمرہ میں ایک نہ ضبط ہونے والے جوش کے ساتھ ادھر اُدھر ٹہلتا رہا۔ پھر اس نے فیلپ سے پوچھا "کیا آپ میرے ساتھ مکان کے اردگرد دیکھ سکتے ہیں؟"

"کیوں نہیں۔ مجھے سورج کی روشنی بھاتی ہے۔ جوزف صاحب بھی ہمارے ساتھ چلینگے"

"اور میں بھی"؟ مس ہیریسن نے کہا۔

شرلک ہومز نے سر ہلا کر کہا "ہرگز نہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ مجھے آپ سے اس جگہ بیٹھے رہنے کے لئے اصرار کے ساتھ درخواست کرنی پڑے گی۔"

نوجوان عورت اپنی جگہ پر ناخوش ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کا بھائی ہمارے ساتھ تھا اور ہم چاروں اکٹھے باہر نکلے۔ ہومز نے مکان کے چاروں طرف چکر لگا کر کہا "مجھے اندیشہ ہے کہ چور اپنا کھوج پیچھے نہیں چھوڑ گیا۔ اور ہم یہاں کچھ نہیں کر سکتے"

مسٹر فلپ اپنے سالہ کے بازو پر سہارا لیکر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ ہومز اور میں تیزی کے ساتھ آگے بڑھے اور خوابگاہ میں ان کے آنے سے پہلے پہنچ گئے۔ ہومز نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ مس ہیریسن کو مخاطب کر کے کہا "بیگم صاحبہ آپ تمام روز یہیں ٹھہریں۔ یہاں سے ہرگز کسی کام کے لیے بھی رات کے دس بجے تک باہر نہ جائیں۔ یہ امر نہایت ہی ضروری ہے ازاں بعد آپ کمرہ میں باہر سے تالا لگا کر اپنی خوابگاہ میں چلی جائیں اور کنجی اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ کیا آپ مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کرتی ہیں؟" بیچاری لڑکی حیران و سراسیمہ ہو گئی لیکن اس نے اپنے تئیں سنبھال کر کہا۔

"ضرور۔ لیکن۔ پرسی؟"

"وہ ہمارے ساتھ لندن جائیگا۔"

"اور میں یہاں اکیلی رہونگی"

"ہاں پرسی کی خاطر۔ اس طور سے آپ اس کے لیئے بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ جلدی کیجئے کیا آپ وعدہ کرتی ہیں؟"

اس نے اپنے سر کی جنبش سے اپنا منشا ظاہر کیا اور اسی وقت پرسی فلپ اور جوزف ہیریسن کمرہ میں داخل ہوئے جوزف نے اپنی بہن کی طرف دیکھ کر کہا "اینی آپ یہاں کیوں قید ہو کر بیٹھی ہوئی ہیں۔ آؤ باہر تازہ ہوا کھاؤ۔"

اس نے بھائی کا شکریہ ادا کیا اور سر درد کا بہانہ کر کے اسے ٹالدیا۔

ہمارے موکل نے پوچھا "مسٹر شرلک ہومز اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

"آپ کی جان کی حفاظت اور اپنے اصلی کام کے فائدہ کی خاطر میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ لندن چلیں اور آج رات وہیں سوئیں"

"ابھی؟"

"ہاں جتنی جلد آپ بسہولت روانہ ہو سکیں"

اگر ہمارا سب نورد دوست ہم سے ملنے کی خاطر دوبارہ آئیگا تو وہ مایوس ہو کر جائیگا
کیا میں وزت کو اپنی خبرگیری کے لیئے ساتھ لیتا چلوں ؟"
"جی نہیں۔ آپ انہیں کیوں تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ ہمارا دوست واٹسن بحیثیت
ایک ڈاکٹر کے بخوبی آپ کی تیمارداری کرسکتا ہے۔ آپ کی اجازت سے اب ہم یہاں دو
پہر کا کھانا کھائیں گے اور پھر لندن روانہ ہو جائینگے"۔
ہم سب نے کمرۂ طعام میں کھانا کھایا۔ لیکن مسٹر شرلک ہومز کی خواہش کے مطابق
خوابگاہ سے نہ ملی میں حیران تھا کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ وہ فیلپ کو اس کی محبوبہ سے کیوں
جدا رکھنا چاہتا ہے؟ لیکن میرے تعجب کی کوئی حد نہ تھی جب شرلک ہومز نے ہمیں سٹیشن پر
گاڑی میں بٹھا کر اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ وکنگ ہی میں رہے گا اس نے کہا" مجھے ابھی یہاں کچھ امور
طے کرنے ہیں اور مسٹر فیلپ کی عدم موجودگی سے مجھے تحقیقات میں مدد ملے گی۔ واٹسن
صاحب آپ ان کا خیال رکھیں اور میں امید کرتا ہوں کہ کل صبح آٹھ بجے میں بھی آپ سے
آملونگا"۔
فیلپس نے قدرے کبیدہ خاطر ہو کر کہا" لیکن آپ لندن میں جس کام کے کرنے کا ذکر
کرتے تھے وہ کیسے ہوگا؟"
"ہم وہ کل کر سکتے ہیں۔ سردست میری ضرورت یہاں ہے"
جب گاڑی پلیٹ فارم سے ہلنے لگی تو فیلپس نے چلا کر کہا" براہ کرم میرے مکان پر
کہدیجیے گا کہ میں انشاءاللہ کل شب کو لوٹونگا"۔
"مجھے وہاں جانے کی کوئی امید نہیں ہے"۔
راستہ میں فیلپ اور میں باتیں کرتے رہے لیکن ہمیں شرلک ہومز کے موجودہ طرز
عمل کے متعلق کوئی تسلی بخش توجیہ نہ سوجھتی تھی۔ فیلپ کا خیال تھا کہ وہ گذشتہ شب
والے چور کی گرفتاری کے لیئے گیا ہے۔ لیکن پھر وہ بیچارہ یہ سوچ کر حیران رہجاتا تھا کہ

شرلک ہومز نے اپنے مکان پر چلنے سے انکار کیا ہے۔ میں نے اس کی تسلی کے لئے کہا "مجھے کچھ عرصہ سے شرلک ہومز سے نیاز حاصل ہے اور میں اس کی چالوں سے قدرے آگاہ ہوں۔ آپ یقین فرمائیں کہ شرلک ہومز کا کوئی کام، بلا وجہ نہیں ہوتا۔" اس کے بعد ہماری گفتگو متفرق مباحث پر ہوتی رہی

تیسرا حصّہ

فیلپ تمام دن اور رات بےچین رہا۔ جب اگلی صبح کو آٹھ بجنے کا وقت ہوا تو اس نے بہت مضطرب ہو کر مجھ سے پوچھا "کیا آپ کو شرلک ہومز کی کامیابی کا یقین ہے؟"

"میں نے اسے عجیب و غریب اسرار حل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

"کیا اس نے آپ کو اس معاملہ کے متعلق کوئی امید افزا بات بتائی ہے؟"

"بالکل نہیں"

"تو یہ بری علامت ہے"

"نہیں تو بلکہ میرا تجربہ اس کے برعکس ہے۔ جب کبھی اسے سراغ نہیں ملتا وہ اپنی ناکامی اور ہزیمت کا ذکر مجھ سے کر دیتا ہے لیکن جب وہ صحیح سراغ پا لیتا ہے اور اسے کامیابی کی قوی امید ہوتی ہے تو وہ بالکل خاموش رہتا ہے اس لئے مجھے امید غالب ہے کہ وہ ضرور آپ کو کوئی خوشخبری سنائیگا۔ لیکن بندہ نواز یہ تو فرمائیے اس وقت ہمارے گھبرانے سے کیا حاصل؟ آپ تھوڑی دیر آرام فرمائیں۔ میرا دوست ابھی آتا ہوگا وہ صادق القول ہے آٹھ بجے سے ایک منٹ آگے پیچھے نہیں آئیگا۔"

میرے لفظ بالکل صحیح نکلے۔ ٹھیک آٹھ بجے ایک گاڑی ہمارے دروازہ پر آ کر رکی اور شرلک ہومز اس میں سے باہر نکلا۔ کھڑکی میں سے ہم نے دیکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور اس کا چہرہ اترا ہوا ہے۔

فلپ نے افسردہ خاطر ہو کر کہا "اس کے چہرہ سے عیاں ہے کہ وہ ہار کر آیا ہے"
بادل ناخواستہ مجھے فلپ کی تصدیق کرنی پڑی لیکن میں نے اس کی ہمت بڑھانے
کی خاطر کہا "ممکن ہے کہ لندن میں تفتیش کرنے سے اسے کامیابی حاصل ہو"
فلپ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا "میری خود غلطی ہے۔ میں نے اس کی واپسی کے
ساتھ بڑی بڑی امیدیں باندھیں تھیں۔ لیکن اس کا زخمی ہاتھ اور اترا ہوا چہرہ دیکھکر
وہ سب خاک میں مل گئی ہیں"۔
تھوڑی دیر کے بعد ہومز ہمارے پاس آیا میں نے پوچھا "آپ تو زخمی ہوئے ہیں؟"
"اونہ۔ میری حماقت سے میرے بائیں ہاتھ پر خفیف سا زخم آ گیا ہے۔ مسٹر
فلپ، واقعی یہ واردات پر اسرار اور پیچیدہ ہے"
"مجھے ڈر تھا کہ یہ آپ سے حل نہ ہو سکے گی"
"یقیناً اس نے مجھے بہت کچھ سکھایا ہے"۔
میں نے پوچھا "اس پٹی سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ کیا آپ
ہمیں اس سے آگاہ نہیں کریں گے؟"
"عزیز من۔ پہلے ناشتہ تو کر لیں۔ کیا میرے اشتہار کے جواب میں کوئی کوچوان
یہاں آیا تھا؟ خیر۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ ہر دفعہ انسان کامیاب ہونے کا ٹھیکہ نہیں لے سکتا"۔
تھوڑی دیر کے بعد میز پر دسترخوان چنا گیا۔ ہومز نے اپنے سامنے سے سرپوش
اٹھایا اور ایک بھنے ہوئے جوڑے کو دیکھ کر کہا "واقعی مسز ہڈسن نے آج کمال کر دکھایا
ہے۔ واٹسن آپ کے سامنے کیا ہے؟"
"کباب اور انڈے"
"بہت خوب مسٹر فلپ آپ کیا کھائیں گے؟ جوڑہ کباب انڈے یا جو کچھ آپ کے سامنے
رکھا گیا ہے؟" فلپ بیحد غمگین ہو رہا تھا۔ اس نے افسردگی کے ساتھ کہا "شکریہ" میں

کچھ نہیں کھاؤنگا۔"

"اجی حضرت کچھ تو کھائیے۔"

بہت اصرار کے بعد فیلپ نے اپنے سامنے سے سرپوش اٹھایا اور ایک چیخ مار کر اپنی کرسی میں مبہوت بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ اتنا سفید تھا جتنی کہ سفید چینی کی طشتری جسکے وسط میں ایک بڑا سا نیلا لفافہ رکھا تھا۔ اس نے وہ لفافہ اٹھایا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھا اور پھر وہ دیوانہ وار کمرے میں ناچنے لگا۔ خوشی سے اس کی چیخیں نکل رہی تھیں اس کے بعد وہ اپنے جذبات کے اس تلاطم سے تھک کر آرام کرسی میں بے سکت لیٹ گیا۔ اس کی یہ ردی حالت دیکھ کر شرلک ہومز نے کہا "مجھے آپ کو اس طرح سے حیران نہیں کرنا چاہیئے تھا لیکن واٹسن آپ کو بتائیگا کہ میری طبیعت میں بعض اوقات سنسنی خیز امور کی اشتہا پیدا ہو جاتی ہے۔"

فیلپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر چوما اور کہا خدا آپ کا بھلا کرے۔ آپ نے میری عزت بچالی ہے" ہومز نے جواب دیا "میری اپنی عزت معرض خطر میں تھی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی واردات میں ناکام رہنا میرے لئے ویسا ہی تلخ ہے جیسا کہ آپ کے لیئے کسی فرض کی ادائیگی میں قاصر رہنا۔"

فیلپ نے اس قیمتی تحریر کو اپنے کوٹ کے اندرونی جیب میں بحفاظت رکھ لیا۔ میں آپ کے ناشتہ کھانے میں مخل ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ لیکن میں یہ سننے کے لیے بیتاب ہو رہا ہوں کہ آپ نے اسے کہاں سے پایا اور کیسے پایا؟"

شرلک ہومز نے چاء کی ایک پیالی پی اور پھر جلدی سے کچھ ناشتہ کر کے یوں گویا ہوا "میں آپ کو شروع سے اخیر تک تمام واقعہ بتاؤنگا۔ سٹیشن پر آپ سے جدا ہونے کے بعد میں نے شام تک اپنا وقت ایک گاؤں میں گذارا۔ سورج چھپنے کے بعد اپنی جیبوں میں کچھ بسکٹ ڈالکر میں ایک پگڈنڈی کے راستہ سے آپ کے مکان تک پہنچا اور پھر دلی

فصیل پھاند کر اندر داخل ہوا۔"

فیلپ نے متعجب ہو کر کہا "تو کیا پھاٹک سرِ شام ہی بند ہو گیا تھا؟"

"نہیں میں پھاٹک میں سے گذرنا نہیں چاہتا تھا۔ میں درختوں کی اوٹ میں کھڑا رہا۔ جہاں مجھے کوئی نہ دیکھ سکتا تھا اور پھر آپ کی کھڑکی کے قریب جھاڑی میں چھپ گیا کھڑکی کھلی تھی اور مس ہیرتین مطالعہ میں مصروف نظر آتی تھی۔ پونے دس بجے اس نے اپنی کتاب بند کی اور تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر کے بیرونی دروازہ میں قفل لگا کر باہر چلی گئی۔"

"قفل؟"

"ہاں۔ میں نے مس ہیرتین کو ہدایت کی تھی کہ وہ دروازہ کو باہر سے مقفل کر کے چابی اپنے ساتھ لیتی جائے۔ اس نے میری ہدایات پر من وعن عمل کیا اور یقیناً اس کی امداد کے بغیر یہ معاہدہ اس وقت آپ کے قبضہ میں نہ ہوتا۔ اس کے چلے جانے کے بعد میں منتظر بیٹھا رہا یہاں تک کہ ۲ بجے اور مسٹر جوزف ہیرتین نہایت احتیاط کے ساتھ نوکروں والے دروازہ میں سے باہر نکلے"

"جوزف!"

"وہ ننگے سر تھا لیکن اس کے کندھوں پر ایک سیاہ لبادہ پڑا ہوا تھا تاکہ وہ اس سے اپنا چہرہ بوقت ضرورت چھپا سکے۔ وہ انگلیوں کے سہارے دیوار کے سایہ میں چل رہا تھا۔ جب وہ کھڑکی کے پاس پہنچا تو اس نے ایک لمبے چاقو سے اس کو کھولا اور آپ کی خوابگاہ میں داخل ہو گیا۔

"جس جگہ میں چھپا ہوا تھا، وہاں سے مجھے اس کی حرکات بخوبی نظر آتی تھیں۔ اس نے شمع روشن کی اور قالین کا کونہ اٹھا کر فرش ننگا کیا۔ پھر وہ نیچے جھکا اور فرش کو کھیرنا شروع کیا۔ جب ایک تختہ اپنی جگہ سے ہل گیا تو اس نے نیچے سے یہ نیلا لفافہ نکالا۔

پھر اس نے وہ تختہ ٹھیک طور سے جڑا قالین کو درست کیا اپنی جمائی رحید جائیز ے بازوؤں میں چلا آیا کیونکہ میں کھڑکی کے باہر اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

"مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ میرے اندازہ سے زیادہ شریر ثابت ہوا۔ اس نے میرے اوپر اپنے چاقو سے حملہ کیا اور مجھے اسے دو دفعہ زمین پر چت گرانا پڑا۔ اس کشمکش میں میرا ہاتھ بھی زخمی ہو گیا۔ پیشتر اس کے کہ وہ میرے قابو میں آیا۔ اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی لیکن جو آنکھ باقی رہ گئی تھی۔ اس سے وہ میری جانب نہایت غصہ سے دیکھ رہا تھا۔ اگر اس کا بس چلتا تو وہ مجھے ضرور قتل کر ڈالتا۔ خیر آخر کار اس نے زچ ہو کر کاغذات میرے حوالہ کر دیئے۔ انہیں لے کر میں نے اسے چھوڑ دیا لیکن آج صبح میں نے بذریعہ تار فوربس کو اس کا پورا حلیہ بھیج دیا تھا۔ اگر وہ جلدی کریگا تو مجرم کو گرفتار کر لیگا ورنہ چڑیا اُڑ جائیگی۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا فرار ہو جانا، سرکار کے لیئے لارڈ ہولڈرست کے لیئے اور پرسی فیلپ کے لیئے مفید ہوگا!"

ہمارا موکل نہایت اندوہناک حالت میں تھا۔ اس نے بمشکل سانس لیتے ہوئے کہا "یا میرے اللہ! کیا میرے حواس مختل تو نہیں ہو گئے۔ میں کیا سن رہا ہوں! جوزف ایک بدمعاش چور!! اور کاغذات تمام عرصہ میرے پلنگ کے پاس رکھے ہوئی تھی!!!"

"یہ سب سچ ہے۔ جوزف صاحب بہت گہرے پانیوں میں ہیں۔ وہ ایک خطرناک مجرم ہے۔ جو حالات مجھے اس کی زبانی آج صبح معلوم ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے مشترک سرمایہ دار کمپنیوں کے حصوں کی خرید میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اور وہ خود غرضی کے ساتھ اپنی بہن کی خوشی کو قربان کرنے اور اپنی شہرت اور عزت کو بٹہ لگانے کے لیئے تیار تھا۔"

پرسی فیلپ تھک کر کرسی میں لیٹ گیا "آپ کے بیان سے میرے اوسان خطا ہو گئے ہیں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ آپ نے کیونکر ایسی نمایاں کامیابی حاصل کرلی۔"

[illegible] مخصوص عالمانہ انداز سے کہا "اس معاملہ میں اصلی مشکل یہ تھی کہ شہادت بہت زیادہ جمع تھی۔ اس فضول اور غیر مربوط طومار میں سے ضروری اجزاء کا علیحدہ کرنا ایک دشوار کام تھا۔

"شروع سے ہی میرے دل میں جوزف کے خلاف شبہ پیدا ہو گیا تھا کیونکہ آپ نے بتایا تھا کہ اس رات کو آپ کا ارادہ اس کے ساتھ لندن سے گھر واپس آنے کا تھا۔ اس لیئے یہ امر قرین قیاس تھا کہ وہ سٹیشن پر جانے سے پہلے آپ کو بلانے جاتا کیونکہ اسے آپ کے دفتر کا راستہ معلوم تھا۔ جب میں نے یہ سنا کہ کوئی آدمی آپ کے کمرہ میں گھسنے کا خواہشمند ہے تو جوزف کے خلاف میرا شبہ قوی ہو گیا کیونکہ جوزف کے سوا اور کسی کو وہاں کچھ چھپانے کا موقع نہ تھا۔ آپ نے اپنے بیان میں بتایا تھا کہ جب آپ بیمار ہو کر گھر آئے تھے تو جوزف کو اس کمرہ میں سے نکال دیا گیا تھا۔ پھر چونکہ یہ کوشش دایا کے جانے کے بعد فوراً پہلی شب کو کی گئی تھی اس لیئے میں متیقن تھا۔ کہ چور گھر کے حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔"

"واقعی میری عقل پر پردہ پڑ رہا ہے"

"اس چوری کے واقعات کی ذہنی تصویر میں نے یوں مرتب کی ہے:۔

جوزف ہیریسن آپ کے دفتر میں چارلس سٹریٹ والے بغلی دروازہ سے داخل ہوا تھا چونکہ وہ راستہ سے آگاہ تھا وہ سیدھا آپ کے کمرہ میں آ گیا جب کہ آپ چاء کے لیئے باہر نکلے تھے۔ وہاں کسی کو نہ پا کر اس نے زور سے گھنٹی بجائی اور اس کے فوراً بعد اس کی نگاہ میز پر پڑی۔ طمع نے اس کے دل پر غلبہ پا لیا اور وہ اس قیمتی معاہدہ کو جیب میں ڈال کر باہر نکل گیا۔ وہاں سے وہ سیدھا وکنگ آیا اور معاہدہ کو فرش کے نیچے چھپا دیا۔ غالباً اس نے سوچا ہو گا کہ ایک دو دن کے بعد اسے وہاں سے نکال کر دسی یا فرانسیسی سفارت خانہ میں لے جائیگا۔ لیکن اس کی تمام تجاویز پر پانی پھر گیا کیونکہ ڈاکٹر آپ کو لے کر یہاں پہنچا

اور اسے فوراً کمرہ خالی کرنا پڑا اس کے بعد سوائے اس شب کے ہاں روزانہ کوئی آدمی آپ کے پاس جاگتا رہا ہے۔ اس کی حالت ان دس ہفتوں میں نہایت ردی ہوگی۔ اس کا خزانہ اس کے سامنے تھا لیکن اس کی دسترس سے باہر تھا۔ آخرکار اس کو موقع ملا اور وہ رات کو آپ کے کمرہ میں آیا لیکن آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے اس رات کو اپنی دوائی کی معمولی خوراک نہ پی تھی۔"

"مجھے یاد ہے"

"میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے اس دوائی کو خواب آور بنانے کی پوری کوشش کی ہوگی اسے یقین تھا کہ آپ بے خبر سوتے ہونگے۔ میں تاڑ گیا تھا کہ وہ جلد سے جلد دوبارہ کوشش کرے گا۔ اس لیئے میں نے آپ کو وہاں سے لندن بھیجدیا اور مس ہیرلین کو تمام روز وہیں بیٹھے رہنے کی درخواست کی تاکہ وہ دن کو اپنا کام نہ کرسکے۔ اس طور سے میں نے اس کو یقین دلا دیا کہ اب کوئی امر دوبارہ کوشش کرنے میں مانع نہیں ہے۔ مجھے یقین تھا کہ معاہدہ کمرے میں پوشیدہ رکھا ہے لیکن میں فرش اکھیڑنے اور ادھر اُدھر تلاش کرنے کی زحمت سے بچنا چاہتا تھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرا بیان بالکل صاف اور واضح ہے۔ اور اب میں آپ کی صحت یابی کی خوشی میں آپ کی اجازت سے تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں کیونکہ رات بھر جاگتا رہا ہوں۔"

ساتویں کہانی

آخری مسئلہ

یعنی

شرلک ہومز کی موت

حصۂ اوّل

میں دلی قلق و اندوہ کے ساتھ اپنے دوست کے حسرت ناک انجام کے متعلق یہ آخری الفاظ لکھنے کے لئے قلم اٹھاتا ہوں۔ میں شرلک ہومز کی بے نظیر دماغی قابلیت اور اعلیٰ قوت استدلال کے صرف چند نمونے عوام الناس کے سامنے ادھورے طور پر پیش کر سکا ہوں۔ میں معترف ہوں کہ میں اس کے کارناموں کو کما حقہ احاطۂ تحریر میں نہیں لا سکا۔ اس کے سب سے پہلے کارنامہ موسومہ "خونابۂ عشق" سے لیکر "بحری معاہدہ"۔ تک میں نے اپنے مشاہدات اور تجربہ کو پبلک کے سامنے پیش کر دیا تھا اور میرا ارادہ تھا کہ یہاں بس کر دوں اور اس حادثۂ جانکاہ کے متعلق جس نے میری زندگی تلخ کر دی ہے کچھ نہ کہوں۔ اس حادثہ کو دو سال گذر گئے ہیں تاہم میرا غم بدستور باقی ہے اور میری زندگی کی تلخی کم نہیں ہوئی۔ لیکن جو خطوط حال میں پروفیسر موریٹی کے بھائی نے شائع کیئے ہیں، ان کی غلط بیانی سے مجبور ہو کر مجھے صحیح واقعات بیان کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا۔ صرف میں حقیقت حال سے آگاہ ہوں اور مجھے اطمینان ہے کہ اب واقعات کے ظاہر کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اس لیئے میں اب شرلک ہومز اور پروفیسر موریٹی کے انجام کے متعلق اپنے چشم دید

صحیح حالات بیان کرتا ہوں۔

کچھ عرصے میں شرلک ہومز سے ملاقات نہیں کر سکا تھا۔ ۱۸۹۱ء کے موسم بہار میں میں نے پڑھا کہ اس کی خدمات فرانسیسی حکومت نے چند نہایت ضروری معاملات کے متعلق حاصل کی ہیں۔ چنانچہ مجھے تاروں سے اس کا خط ملا جس سے مترشح ہوتا تھا کہ وہ ابھی ایک عرصے تک انگلستان واپس نہیں آسکے گا۔ اس لیے جب وہ ۲۴ اپریل ۱۸۹۱ء کو میرے کمرے میں اچانک داخل ہوا تو میں بہت حیران ہوا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ وہ معمول سے زیادہ زرد اور لاغر نظر آتا ہے۔

"ہاں، گذشتہ ایام میں میں کثرت مشاغل کے باعث اپنی صحت کا خیال نہیں رکھ سکا" اس نے میرا دلی خیال تاڑ کر کہا "میرے پیش نظر بہت سے مسائل تھے۔ اگر میں آپ کے روشندان بند کر دوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا؟"

میرے کمرہ میں صرف ایک لیمپ جل رہا تھا۔ ہومز دیوار کے ساتھ ساتھ گیا اور اس نے مضبوطی کے ساتھ روشندان بند کر دیئے۔

میں نے اس سے پوچھا "کیا آپ کسی چیز سے خائف ہیں؟"

"ہاں۔ ہوں۔"

"کس چیز سے؟"

"ہوائی بندوقوں سے"

"میرے پیارے ہومز۔ خیریت تو ہے؟ اس سے آپ کا مطلب کیا ہے؟"

"واٹسن، آپ مجھے بخوبی جانتے ہیں، میں ڈرپوک آدمی نہیں ہوں۔ لیکن جب خطرہ پیشِ نظر ہو تو اس سے نڈر رہنا جرأت کی بجائے حماقت کہلاتا ہے۔ میں اس طرح بے وقت بلا اطلاع آنے کے لیئے معذرت پیش کرتا ہوں۔ مزید برآں میں مشکور ہونگا اگر آپ مجھے تھوڑی دیر کے بعد بے تکلفانہ طور پر اپنے باغ کی پچھلی دیوار پھاند کر باہر نکلنے کی

اجازت دیں"

میں نے حیران ہو کر دوبارہ پوچھا "لیکن ان سب باتوں کا مطلب کیا ہے؟"

اس نے اپنا ہاتھ مجھے دکھایا۔ میں نے لیمپ کی روشنی میں دیکھا کہ اس کی دو انگلیاں زخمی ہو رہی تھیں۔ اور ان میں سے خون بہہ رہا تھا۔ "آپ دیکھتے ہیں۔ جو خطرہ میرے پیش نظر ہے وہ کوئی موہوم بات نہیں ہے۔ بلکہ میرے ہاتھ کے زخمی کرنے کے لیے کافی ہے۔

کیا مسز واٹسن گھر پر ہیں؟"

"وہ چند روز کے لیے باہر گئی ہوئی ہیں۔"

"واقعی! تو پھر آپ اکیلے ہیں؟"

"بالکل"

"اس حالت میں میرے لئے یہ تجویز پیش کرنا زیادہ آسان ہو گیا ہے کہ آپ میرے ہمراہ چند دنوں کے لیے براعظم کی سیر کو چلیں۔"

"کہاں؟"

"جس جگہ آپ کا جی چاہے۔ میرے لئے سب شہر یکساں ہیں"

میں اس کی گفتگو سے اور زیادہ حیران ہوا۔ ہومز خواہ مخواہ اِدھر اُدھر سفر کرنے کا عادی نہ تھا میرے استعجاب کو دیکھ کر اس نے معاملہ مجھے یوں سمجھانا شروع کیا۔

"آپ نے غالباً پروفیسر موری آرٹی کا نام نہیں سنا؟"

"بالکل نہیں"

اس نے جوش سے کہا "تعجب ہے وہ ایک طرح سے لندن کا حاکم ہے لیکن لطف یہ ہے کہ کوئی فرد بشر اس سے آگاہ نہیں ہے۔ تاریخ جرم میں وہ اس لحاظ سے بے مثل ہے۔ واٹسن میں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ اگر میں اس آدمی کو نیچا دکھا سکوں تو میں اپنی زندگی کے معراج پر پہنچ جاؤنگا۔ جو بد میں نے حال میں یورپ کے شاہی

خاندانوں کو دی ہے اس کے صلہ میں مجھے اس قدر مال و دولت ملا ہے کہ اگر میں چاہوں تو بقیہ عمر بہایت لطف اور بے کاری کے ساتھ ایک نواب کی طرح گذار سکتا ہوں۔ لیکن جب تک یہ آدمی لندن کی گلیوں میں بے دھڑک پھر رہا ہے میرے لیے آرام کرنا حرام ہے"

"لیکن اس نے کیا کیا ہے؟"

"اس کی زندگی کا افسانہ حیرت انگیز ہے۔ وہ ایک اعلیٰ خاندان کا سپوت فرزند ہے اس نے عمدہ تعلیم حاصل کی تھی۔ حساب میں اس کا دماغ خاص طور پر لڑتا ہے۔ اکیس برس کی نازک عمر میں اسے غیر معمولی شہرت حاصل تھی۔ اس نے الجبرا میں نئے مسائل دریافت کئے تھے اس لیئے اس کو اس چھوٹی سی عمر میں ایک یونیورسٹی میں پروفیسری مل گئی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے خون میں جرم کی تاثیر وراثتاً موجود ہے۔ ذہنی اعلیٰ دماغی اور حسابی استعداد کے باوجود اس کا قطری رجحان جرائم کی طرف ہے۔ گو اس کے خلاف کوئی خاص حد قائم نہ کی گئی تھی تاہم اسے یونیورسٹی سے مستعفی ہونا پڑا اور پھر وہ لندن میں آگیا جہاں کہ وہ اب فوجی افسروں کا پرائیویٹ اتالیق ہے۔ یہ حالات دنیا کو معلوم ہیں لیکن مزید حالات جو میں اب آپ کو سناؤں گا صرف مجھی کو معلوم ہیں۔

" واٹسن تمہیں بخوبی معلوم ہے کہ مجھ سے بہتر کوئی آدمی لندن کے اعلیٰ جرم پیشہ حلقوں سے واقف نہیں ہے۔ کئی برس سے میں محسوس کر رہا تھا کہ مجرموں کی حمایت کے لیئے کوئی خفیہ مرکز ہے جو انہیں قانون کے پنجے سے بچا لیتا ہے۔ بارہا میں نے مختلف جرائم جعل سازی، قتل۔ چوری وغیرہ کی تفتیش میں محسوس کیا تھا کہ ان کے پس پردہ کوئی خفیہ طاقت کام کرتی ہے۔ کئی برس سے میں مسلسل کوشش کر رہا ہوں کہ اس حجاب کو جس کے اندر یہ طاقت مستور ہے اٹھا سکوں۔ آخر کار اب وہ وقت آگیا ہے۔ میں نے متعدد ناکامیوں کے بعد اس طاقت کا صحیح کھوج پا لیا ہے اور یہ دیکھا ہے

تمام بری سازشوں اور جرائم کی تہ پر یہ مشہور حسابدان پروفیسر موریٹی موجود ہوتا ہے
واٹسن یہ آدمی علم جرائم میں نپولین ثانی ہے۔ وہ اس بڑے شہر کی آدھی
برائیوں کا منبع ہے۔ اور تقریباً تمام وہ جرائم جن کا سراغ نہیں ملتا اس افلاطونِ جرم
کی تدبیر کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس کا دماغ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ یورپ میں اسوقت شاید
ہی کوئی آدمی اس سے بہتر دماغ رکھتا ہو۔ وہ مکڑی کی طرح اپنے جالے کے مرکز
میں خاموش اور ساکن بیٹھا رہتا ہے لیکن اس جالے کی ہزارہا شاخیں ہیں اور وہ ان
میں سے ہر ایک کی خفیف جنبش سے آگاہ ہوتا ہے۔ وہ خود ارتکاب جرم میں کوئی
عملی حصہ نہیں لیتا۔ اس کا کام منصوبے سوچنا ہے۔ اس کا زبردست دماغ سب کچھ
سوچ لیتا ہے۔ اس کی ہدایت کے مطابق سینکڑوں جرم سرزد ہوتے ہیں۔ اگر جرم
سرزد کرنے والا کارندہ پکڑا جاتا ہے تو اس کی ضمانت یا اس کے حق میں مقدمہ کی پیروی
کے لیئے روپیہ فوراً بہم پہنچایا جاتا ہے لیکن مرکزی طاقت جو مجرم سے کام لیتی ہے۔
کبھی نہیں پکڑی جاتی بلکہ اس کے متعلق کسی کو کسی قسم کا شبہ تک بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اس
منظم جماعت کا میں نے اپنے استدلال سے پتہ لگایا ہے اور اس کے توڑنے اور گرفتار
کرانے میں میرے تمام قوٰی نہایت سرگرمی کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔

"لیکن پروفیسر موریٹی اپنی مکاری کے جال میں ایسے محفوظ طریقہ سے بیٹھا ہے کہ
شروع میں مجھے اس کو مجرم ثابت کرنے کے لیے شہادت فراہم کرنا تقریباً ناممکن معلوم ہوتا
تھا۔ پیارے واٹسن تم میرے قوائے عمل وفکر سے بخوبی آگاہ ہو تاہم مجھے اعتراف کرنا
پڑتا ہے۔ کہ تین ماہ کی ان تھک کوششوں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ میرا مقابلہ
ایک ایسے حریف کے ساتھ ہے جو دماغی لحاظ سے میرا ہم پلہ ہے۔ اس کے جرموں سے
جو نفرت میرے دل میں پیدا ہوئی تھی وہ اس کی شطارت اور دانشوری کی تعریف سے
دب گئی تھی۔

آخرکار وہ ایک سفر کے لئے لندن سے باہر نکلا۔ اس کی عدم موجودگی میں مجھے
منصوبے بحث و تمحیص کرنے کا موقع مل گیا۔ اور اب میں نے اس کے گرد ایک ایسا جال
کھینچ دیا ہے کہ اس میں سے نکلنا مشکل ہے تین دن کے بعد یعنی آئندہ دوشنبہ کو میری
تجاویز عمل لائینگی اور پروفیسر مع اپنی جماعت کے سرغنوں کے قانون کے آہنی پنجہ میں
گرفتار ہوگا۔ اس وقت دنیا اس صدی کے سب سے بڑے مجرم اور سب سے نادر
مقدمہ سے چونک اٹھیگی کیونکہ چالیس سے زیادہ سربستہ راز افشاء ہونگے اور اتنی ہی پر
اسرار قتل و غارت کی وارداتوں کا صحیح کھوج مل جائیگا۔ اس وقت ان سب کے گلے
میں رسی ہوگی لیکن اگر ہم سے اس وقت بھی ذرہ برابر لغزش ہوئی تو وہ ہمارے ہاتھ سے
صاف نکل جائیں گے۔

"اگر میں یہ سب کچھ پروفیسر مورتی کے علم کے بغیر کر سکتا تو کیا ہی اچھی بات ہوتی۔
لیکن وہ حد سے زیادہ مکار اور ہشیار ہے۔ وہ میری ہر ایک چال سے باخبر ہے اور
اسے میرے ہر ایک منصوبے کی اطلاع ہے ہر ایک موقع پر وہ میری گرفت سے
نکلنے کی کوشش کرتا رہا ہے لیکن میں بھی چوکنا تھا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہماری
اس خاموش مقاومت کا مفصل بیان شائع کیا جائے تو وہ سراغ رسانی کی تاریخ
میں سب سے اعلیٰ افسانہ متصور ہوگا۔ آج تک میں کبھی اتنا بلند نہیں ہوا تھا لیکن یہ بھی
سچ ہے کہ آج تک مجھے کسی حریف نے اس قدر زیادہ زچ بھی نہیں کیا تھا۔ آج صبح
میری تجاویز پختہ ہو گئی تھیں اور میں اپنے کمرہ میں مطمئن بیٹھا ہوا یہ سوچ رہا تھا کہ تین
دن بعد دنیا کو سب سے بڑے مجرم سے نجات مل جائے گی کہ ناگاہ میرا دروازہ کھلا
اور پروفیسر مورتی میرے سامنے کھڑا تھا۔

"واٹسن تمہیں معلوم ہے کہ میرے اعصاب کافی مضبوط ہیں لیکن میں تسلیم کرتا ہوں کہ
جب میں نے اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھا تو میں چونک اٹھا۔ وہ گذشتہ چند دنوں سے

... سنسل چلا آتا دبا ہوا تھا اس لیئے اس کے مجسم موجود ہونے سے ایک لمحے کے لیے مجھے یہ دھوکا ہوا کہ کہیں میرے خیالات تو مجسم بن کر میرے سامنے نہیں آ گئے لیکن میں جلدی سنبھل گیا۔ اس کی شکل و شباہت سے میں بخوبی واقف ہوں۔ وہ بہت دبلا پتلا اور طویل قامت ہے۔ اس کی پیشانی گیند کی طرح باہر اُبھری ہوئی اور اس کی دونوں آنکھیں اس کے سر میں اندر گھسی ہوئی ہیں۔ کثرت مطالعہ سے اس کے کندھے گول ہو گئے ہیں۔ وہ میری طرف گھور کر دیکھتا رہا۔ آخر کار اس نے کہا "تمہاری پیشانی میری توقع سے کم ابھری ہوئی ہے۔ بھرا ہوا طپنچہ کوٹ کی جیب میں رکھنا اور چھونا خطرناک ہے۔"

"امر واقعہ یہ ہے کہ اس کے داخلہ کے وقت میں نے اپنی جان کے بچاؤ کے لیئے میز کے خانہ میں سے اپنا طپنچہ نکال کر جیب میں ڈال لیا تھا اور اب کپڑے کے نیچے سے اس کی طرف نشانہ ٹھیک کر رہا تھا۔ اس کا یہ چبھتا ہوا فقرہ سُن کر میں نے طپنچہ جیب میں سے نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مجھے نہیں پہچانا۔"

"میں نے جواب دیا "برعکس اس کے میں آپ کو بخوبی پہچانتا ہوں۔ تشریف رکھیئے۔ اگر آپ کو کچھ کہنا ہے تو میں آپ کو پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔"

"اس نے کہا "جو کچھ مجھے کہنا ہے آپ کو اس وقت تک معلوم ہو چکا ہے۔"

"میں نے جواب دیا "تو غالباً آپ کو میرا جواب بھی معلوم ہو گیا ہے۔"

"آپ باز نہیں آئیں گے؟"

"قطعاً نہیں۔"

"اس نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور میں نے میز پر سے پستول اٹھا لیا۔

لیکن اس نے جیب سے صرف ایک روزنامچہ نکالا جس میں چند تاریخیں جلد ہی سے لکھی ہوئی تھیں۔

"آپ پہلی دفعہ ۴ جنوری کو میرے مزاحم ہوئے تھے۔ ۲۳ کو آپ نے مجھے پہلی دفعہ تکلیف پہنچائی تھی۔ وسط فروری تک میں آپ کے ہاتھوں کافی تنگ آ گیا تھا۔ مارچ کے اخیر تک میں اپنے منصوبوں میں ناکام ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اور اب اپریل کے اخیر میں، آپ کی مسلسل جد و جہد سے مجھے اندیشہ ہے کہ میری آزادی بالکل سلب ہو جائیگی حالت اب بالکل نازک ہے"۔

"کیا آپ کو کچھ اور کہنا ہے؟"

"مسٹر ہومز آپ مجھے ستانے سے باز آجائیں آپ کو اس کام سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ آپ کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے"۔

"میں نے جواب دیا" دوشنبہ کے بعد دست بردار ہو جاؤنگا"۔

"اس نے بے صبری کے ساتھ کہا" بالکل فضول۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جیسا ذہین آدمی اس معاملہ کے انجام کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اس امر کا خاتمہ صرف ایک ہی طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ آپ کو ابھی سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے معاملات کو اس طور سے تنگ کر دیا ہے کہ اب ہمارے لئے صرف ایک ہی چارہ کار باقی رہ گیا ہے جس خوش اسلوبی سے آپ نے ہماری پیروی کی ہے اس سے مجھے دماغی لذت حاصل ہوئی ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ہمیں آپ کے خلاف کوئی سخت کارروائی مجبوراً کرنی پڑی تو مجھے افسوس ہوگا۔ آپ مسکراتے ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے ضرور رنج ہوگا"۔

"میں نے جواب دیا" میں خطرات سے نہیں ڈرتا۔ وہ میرے پیشہ کا ایک ضروری جزو ہیں"۔

اس نے جواب دیا یہ کوئی معمولی خطرہ نہیں ہے ۔ یہ یقینی موت اور تباہی ہے ۔
آپ صرف ایک آدمی کے خلاف نبرد آزما نہیں ہیں بلکہ آپ کی مخالفت ایک زبردست
جماعت تک پھیلی ہوئی ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اپنی غیر معمولی چالاکی کے باوجود
آپ اس جماعت کی صحیح اہمیت معلوم کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ مسٹر ہومز یا تو آپ الگ رہینگے
ورنہ پاؤں کے نیچے کچل دیئے جائینگے

"میں نے کھڑے ہو کر کہا میں ڈرتا ہوں کہ اس گفتگو کی خوشی میں، میرے چند
ضروری کاموں کا حرج ہو رہا ہے"۔

"یہ سنکر وہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا اور افسوس کے ساتھ سر ہلا کر میری طرف دیکھتا رہا۔
"آخر کار اس نے رخصت ہوتے وقت کہا مجھے افسوس ہے لیکن میں نے اپنی
طرف سے آپ کو ہلاکت سے بچانے کی پوری کوشش کر دی ہے۔ آپ دوشنبہ
سے پہلے کچھ نہیں کر سکتے۔ اس روز آپ مجھے مقید دیکھنا چاہتے ہیں لیکن یقین جانیئے
کہ ایسا ہرگز کبھی نہیں ہوگا بلکہ اُس سے پہلے آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہونگے

"میں نے کہا مسٹر موریٹی آپ نے میرے منہ پر میری بہت تعریف کی ہے۔ میں
صرف ایک بات آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے آپ کی تباہی کا یقین ہو جائے
تو میں عوام الناس کی بہتری کے خیال سے خوشی کے ساتھ اپنی زندگی کھو کر اس کی قیمت ادا
کر سکتا ہوں"۔

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ موخر الذکر بات ضرور ہو کے رہے گی لیکن پہلی بات کے
متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا یہ کہکر وہ غم و غصہ کی حالت میں میرے کمرے سے چپ چاپ نکل گیا۔

"یہ پروفیسر موریٹی کے ساتھ میری نرالی ملاقات کا حال مختصراً آپ نے سن لیا ہے،
میں یہ امر آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی نرم متین گفتگو کا میرے دل پر گہرا اثر
ہے۔ اگر وہ سختی اور درشت کلامی سے پیش آتا تو میں ہرگز اس کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتا
آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے متعلق پولیس کو اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اور مناسب احتیاطیں

عمل میں لانی چاہئیں۔ ایسا نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مجھے یقین ہے کہ پروفیسر کی عملی کارروائی اس کے معاون اور کارندے کریں گے وہ خود کچھ نہیں کریگا۔ اور میرے پاس ایسا باور کرنے کے لیے بہترین وجوہات ہیں۔"

"تو کیا آپ پر حملہ کیا گیا ہے؟"

"میرے پیارے واٹسن۔ تم مورٹی کو نہیں جانتے وہ دیر کرنے والا آدمی نہیں ہے ابھی سے اس کی وسیع جرائم پیشہ جماعت نے میرے خلاف کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ آج دوپہر کو میں آکسفورڈ سٹریٹ میں کسی کام کے لیے گیا تھا۔ جونہی کہ میں ایک کونے پر سے مڑنے لگا ایک دو اسپہ گاڑی بہت تیزی کے ساتھ دوڑتی ہوئی میرے پاس سے نکل گئی۔ میں اچھل کر الگ ہو گیا اور بال بال بچ گیا۔ اس کے بعد میں خوب دیکھ بھال کر چلتا رہا لیکن جب میں ویر سٹریٹ میں پہنچا تو ایک اینٹ ایک گھر کی چھت سے گری اور میرے پاؤں کے پاس ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ میں نے پولیس کے سپاہیوں کو بلایا۔ اور اس گھر کا معائنہ کروایا۔ مرمت کے لیے چھت پر اینٹوں کا ایک انبار لگا ہوا تھا اور مجھے یقین دلایا گیا کہ ہوا کے جھونکے سے ایک اینٹ گر پڑی ہو گی۔ میں حقیقت حال سے آگاہ تھا لیکن ثبوت مشکل تھا اس لیے خاموش رہا۔ اس کے بعد ایک کرایہ گاڑی میں بیٹھ کر اپنے بھائی کے پاس گیا۔ سارا دن میں نے وہاں گذارا ہے اور آپ کے پاس آیا ہوں۔ راستہ میں ایک بدمعاش نے میرے اوپر لاٹھی کا وار کیا۔ میں نے اسے گرا دیا تھا اور اب وہ پولیس کی حفاظت میں ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بدمعاش اور ہمارے کرم فرمائے پروفیسر مورٹی کے درمیان جو یہاں سے دس میل دور بیٹھے ہوئے حسابی مسائل حل کر رہا ہے کوئی تعلق ثابت نہیں کیا جا سکے گا اب آپ کو کوئی تعجب نہ ہو گا کہ میں نے آپ کے ہاں پہنچ کر سب سے پہلے روشندان کیوں بند کیے تھے اور پھر دروازہ میں سے باہر نکلنے کی بجائے آپ سے باغ کی دیوار پھاند کر باہر جانے کی اجازت کیوں مانگی تھی۔"

میں اپنے دوست کی ہمت کا مداح ہوں لیکن تعریف شان کے جو خیالات اس وقت

...دن میرے مصائب کو نہایت اطمینان کے ساتھ بیان کر رہا تھا' میرے دل میں جو...
ہوئے ۔ پہلے کبھی نہ ہوئے تھے ۔

...نے کہا" آج شب آپ میرے ہاں آرام کریں"

"...نہیں میرے دوست ۔ میں آپ کے لیے ایک خطرناک مہمان ثابت ہونگا
میں نے اپنا منصوبہ گانٹھ لیا ہے انشاءاللہ ہمارے سب کام ٹھیک ہو جائینگے ۔ پروفیسر موریٹی
اور اس کی جماعت کی گرفتاری کی تجاویز پختہ ہو چکی ہیں اور میری مزید مدد کے بغیر آئندہ دوشنبہ
کو وہ سب گرفتار کیئے جاسکتے ہیں اس لیئے صاف ظاہر ہے کہ ان ایام میں میرا یہاں سے
چلا جانا بہتر ہے ۔ چنانچہ اگر آپ میرے ہمراہ سفر کر سکیں تو میں نہایت خوشی کے ساتھ براعظم
پر جا کر یہ دن گذاردونگا"

آپ کب روانہ ہونا چاہتے ہیں ؟"

"کل صبح"

"کیا یہ امر فیصلہ شدہ ہے ؟"

"بالکل ۔ آپ سے میری استدعا ہے کہ آپ میری ہدایات پر بلا کم و کاست عمل کریں
کیونکہ حالت بہت نازک ہے ۔ جو اسباب آپکو ساتھ لینا ہے آپ اسے آج رات ہی وکٹوریہ سٹیشن
پر اپنا پتہ لکھے بغیر بھجوا دیں ۔ صبح کو آپ ایک کرایہ گاڑی منگائیں، لیکن ملازم کو ہدایت کر دیں
پہلی اور دوسری گاڑی جو اسے ملے وہ نہ لائے ۔ اس گاڑی میں آپ کود کر بیٹھ جائیں اور
کوچوان کو اپنا پتہ کاغذ کے پرزہ پر لکھ کر بتائیں اور اس سے کہدیں کہ وہ اس پرزہ کو نہ پھینکے ۔ کرایہ
ادائگی کے لیئے تیار رکھنا اور آرکیڈ میں سے گذر کر دوسری طرف نو بجے پہنچنے کا بندوبست
کر لینا ۔ آپ کو ایک چھوٹی سی گاڑی وہاں ملیگی جس کا کوچوان سرخ کالر والا سیاہ کوٹ
پہنے ہوگا ۔ آپ اس گاڑی میں خاموش بیٹھ جائیں پھر آپ صحیح وقت پر سٹیشن پر پہنچ جائیں گے ۔"

"آپ مجھے کہاں ملیں گے ؟"

"سٹیشن پر، انجن کی طرف دوسرے نمبر کی فرسٹ کلاس گاڑی آپکے لیئے مخصوص ہوگی ۔"

"تو پھر گاڑی ہماری ملاقات کی جگہ ہے"

"ہاں"

باوجود میرے اصرار کے ہومزرات کو میرے ہاں نہ سویا دروازے میں سے جانے کی بجائے وہ باغ کی دیوار پھاند کر باہر گیا اور ایک گاڑی میں سوار ہو کر بیکر اسٹریٹ روانہ ہو گیا۔

دوسرا حصہ

صبح کو میں نے اس کی ہدایات سے سر مو تجاوز نہ کیا۔ اسباب کی روانگی، اور کرایہ گاڑی کی سواری میں سب احتیاطیں برتی گئیں۔ اور ٹھیک پونے نو بجے مجھے ایک گاڑی ملی جس کا کوچوان سرخ کالر والا سیاہ کوٹ پہنے تھا۔ وہ گاڑی بظاہر میری منتظر کھڑی تھی کیونکہ جونہی میں نے اس میں قدم رکھا وہ روانہ ہو گئی۔ یہانتک کہ کوچوان نے میری طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا یہانتک سب مراحل بخیر و خوبی طے ہوئے تھے "مخصوص" گاڑی میں میرا اسباب رکھا ہوا تھا۔ لیکن ہومز کہیں نظر نہیں آتا تھا میں نے پلیٹ فارم پر اسکی تلاش کی لیکن وہ مجھے نہ ملا چند لمحے میں نے ایک ضعیف اطالوی پادری کی ترجمانی میں گذارے جو اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں حمال کو سمجھا رہا تھا کہ اسکا اسباب پیرس بھیجا جائے۔ تھوڑی دیر بعد جب میں اپنی گاڑی میں لوٹا تو وہ شکستہ حال پادری وہاں موجود تھا۔ چونکہ اطالوی زبان میں میری استعداد اسکی انگریزی سے بھی کم تھی اس لیئے میں اس کو یہ نہ سمجھا سکا کہ یہ گاڑی "مخصوص" ہے اور اسے کسی دوسرے خانہ میں جا کر بیٹھنا چاہیئے۔ آخرکار میں مایوس ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ اس کے نکالنے سے زیادہ مجھے اپنے دوست کے اسوقت تک نہ آنے کی فکر تھی۔ میں ڈرتا تھا کہ اس پر رات کیوقت کوئی کاری حملہ نہ کر دیا گیا ہو۔ گاڑی کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے اور سیٹی بج چکی تھی کہ "میرے پیارے واٹسن" ایک آواز نے کہا "آپ نے تو گڈ مارننگ تک نہیں کہا"۔ میں حیران ہو کر آواز کی سمت میں مڑا۔ اطالوی پادری کے چہرے کی جھریاں صاف ہو گئیں تھیں اور آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔ لیکن یہ نظارہ صرف ایک لمحہ بھر کے لیئے رہا۔ اس کے بعد وہی آثار پھر نمودار ہو گئے۔ اور ہومز جتنی تیزی سے ظاہر ہوا تھا ویسی ہی تیزی سے غائب ہو گیا۔

خدا تمہارا بھلا کرے! تم نے تو مجھے ڈرا دیا تھا۔"
اس نے نہایت آہستگی سے کہا" ابھی ہمیں ہر ایک قسم کی احتیاط کی ضرورت ہے۔ میرا خیال ہے اور میرے پاس ایسا خیال کرنے کے لیے وجوہات ہیں کہ وہ ہمارے تعاقب میں ہے۔ یہ تو دیکھو وہ سامنے موریارٹی خود دکھڑا ہے۔"
میں نے دیکھا کہ ایک لمبا پتلا آدمی ہجوم کو چیرتا ہوا آ رہا ہے اور ہاتھ کے اشارہ سے گاڑی کو روکنا چاہتا ہے لیکن گاڑی سٹیشن سے باہر نکل چکی تھی اور اب اس کا رکنا مشکل تھا۔
ہومز نے ہنس کر کہا" آپ دیکھتے ہیں کہ باوجود ہماری تمام احتیاطوں کے ہم صرف بال بال بچ سکے ہیں" اس نے اپنا جبہ اور ٹوپی تسبیح اُتار کر ایک طرف رکھ دی اور مجھ سے پوچھا" کیا آپ نے آج صبح کا کوئی اخبار دیکھا ہے؟"
"نہیں"
"تو آپ کو بیکر اسٹریٹ کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے؟"
"بیکر اسٹریٹ؟"
"اُنہوں نے گزشتہ شب ہمارے کمروں کو آگ لگا دی تھی لیکن خدا کا شکر ہے۔ کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا"
"معاذ اللہ۔ یہ ناقابلِ برداشت ہے"
"معلوم ہوتا ہے اس بدمعاش کے حملہ کے بعد وہ میری پیروی نہیں کر سکے وگرنہ وہ یہ خیال نہ کرتے کہ میں بیکر اسٹریٹ میں آ گیا ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کو بھی تاڑ رہے تھے اسی لیے تو پروفیسر موریارٹی خود اسٹیشن پر آ گیا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے کوئی غلطی نہ کی ہوگی۔"
"میں نے آپ کی ہدایات پر مِن و عَن عمل کیا تھا"
"کیا آپ کو گاڑی منتظر ملی تھی؟"
"ہاں"

"کیا آپ نے نوجوان کو پہچانا تھا؟"

"نہیں"

"وہ میرا بھائی مائی کرافٹ تھا۔ لیکن اب ہمیں موریٹی کے متعلق کیا تجویز کرنی چاہیئے؟"

"چونکہ یہ سب سے تیز گاڑی ہے اور کشتی کا وقت اس سے ملتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ ہمیں نہیں پا سکتا"

"میرے پیارے واٹسن معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس بات کو نہیں سمجھے کہ یہ آدمی دماغی لحاظ سے میرا ہم پلہ ہے۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ اگر میں بھاگنے کی بجائے تعاقب میں ہوتا تو میں ایسی چھوٹی سی رکاوٹ سے ہار مان لیتا؟ لیئے آپ اسکے متعلق ایسی گھٹیا رائے کیوں قائم کرتے ہیں؟"

"تو پھر وہ کیا کرے گا؟"

"جو کچھ کہ میں کرتا"

"آپ کیا کرتے؟"

"ایک اسپیشل گاڑی خاص طور پر تیز چلنے والی کرایہ پر لیتا اور تعاقب شروع رکھتا"

"لیکن اسپیشل گاڑی بھی ہمارے بعد پہنچے گی"

"ہرگز نہیں۔ یہ گاڑی کنٹربری ٹھہرتی ہے اور کشتی کی روانگی میں علی العموم نصف گھنٹہ کی دیر ہوا کرتی ہے۔ وہ ہمیں وہاں آ ملے گا۔"

"ہمارے بھاگنے سے مجھے وہم ہوتا ہے کہ ہم ہی مجرم ہیں۔ کیوں نہ ہم اس کے آنے کا انتظار کریں اور جونہی کہ وہ آئے اسے پولیس کے حوالہ کر دیں"

"ایسا کرنے سے میری تین ماہ کی محنت ضائع ہو جائیگی۔ ہم بڑی مچھلی کو پکڑ لینگے لیکن چھوٹی

...تا۔ اسوقت موریٹی کو اکیلے گرفتار کروانا جائز ہے"

...نگے"

عزیز دوست میں آپ کی رائے سے متفق نہیں ہو سک...

"پھر آپ کیا کرینگے؟"

"ہم کنٹربری پر اس گاڑی کو چھوڑ دینگے"

"اور پھر؟"

پھر ہم راستہ بدل کر ادھر اُدھر گھومتے پھرتے رہیں گے؟ اور موریارٹی ہمارے تعاقب میں پیرس پہنچ جائیگا۔
مجھے یہ تجویز ناپسند تھی کیونکہ مجھے مجرموں کی طرح بھاگنا اور چھپتے پھرنا مرغوب نہ تھا لیکن اپنے دوست
کی مخالفت بھی ممکن نہ تھی اس لیئے میں نے مجبوراً اس کے ساتھ کینٹربری پر اپنی آرام دہ
گاڑی کو چھوڑ دیا۔

میں اپنے افسوس میں محو تھا کہ شرلک ہومز نے میری آستین کھینچ کر کہا "آپ دیکھتے ہیں؟"
سٹیشن سے دُور جنگل میں دھوئیں کی ایک ہلکی سی لکیر دکھائی دیتی تھی۔ ایک لمحہ بعد ایک
گاڑی اور انجن سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آتے ہوئے نظر آئے اور ہم بمشکل اسباب کے ایک ڈھیر
کے پیچھے چھپنے پائے تھے کہ وہ گاڑی اور انجن سٹیشن پر سے گذر گئے۔

ہومز نے اشارہ کر کے کہا "وہ دیکھو! موریارٹی وہ جا رہا ہے۔ انسانی ذہانت واقعی محدود ہے
اگر وہ میری طرح استدلال کرتا اور جو کچھ میں نے کیا ہے وہ کرتا تو واقعی ایک لطیف مقابلہ ہوتا"۔

میں نے پوچھا "اگر وہ ہمیں یہاں پا لیتا تو وہ کیا کرتا؟"

"وہ یقیناً مجھے قتل کرنے کے لیئے میرے اُوپر حملہ کرتا لیکن میں اس کے لیئے تیار ہوتا اور
نتیجہ خواہ کچھ ہی ہوتا مقابلہ خوب ہوتا"۔

اگلے روز ہم برسلز پہنچ گئے اور دو روز وہاں قیام کیا۔ دوشنبہ کی صبح کو ہومز نے لندن
تار بھیجا۔ شام کے وقت پولیس کی طرف سے ہمیں ایک تار ملا۔ ہومز نے اس کو بے تابی سے
کھولا لیکن پڑھنے کے بعد حقارت کے ساتھ اسے آگ میں پھینک دیا۔ اس نے آہ سرد کھینچ
کر کہا "مجھے اسی کا اندیشہ تھا۔ وہ بچ گیا ہے!"

"موریارٹی"

"ہاں۔ اُنہوں نے اس کی جماعت کے تمام افراد کو گرفتار کر لیا ہے لیکن وہ اِن کے ہاتھ
نہیں آسکا۔ جب میں وہاں نہیں تھا تو اسکا مقابل وہاں کوئی نہ تھا۔ تاہم میرا خیال تھا کہ میں
نے پولیس کو کافی سے زیادہ تیار رکھا ہے۔ احمقوں کا یہ گروہ بڑے کاموں کے لیئے
بالکل نکما ہے اور تم پیارے میرا خیال ہے کہ اب آپ انگلستان چلے جائیں"۔

"کیوں؟ خیر باشد!"

"کیونکہ میں اب آپ کے لیئے ایک خطرناک رفیق ثابت ہوسکتا ہوں۔ ہو نلی اب کہیں کا نہیں رہا۔ اس کا کام بگڑ گیا ہے۔ اگر وہ لندن واپس گیا تو اسے گرفتاری کا خطرہ ہے۔ اگر میں اسکی فطرت کو صحیح طور پر سمجھتا ہوں تو وہ آئندہ میرے ساتھ انتقام لینے کے لیئے اپنی زندگی وقف کردیگا۔ برعکس اس کے پبلک کی فلاح کے خیال سے میرے اوپر اُس وقت تک آرام چین حرام ہے۔ جب تک کہ میں اس مہا شیطان کو سزا نہ دلوا لوں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ لندن واپس چلے جائیں"

میرے کان اس درخواست کے لیئے بہرے تھے میں اپنے دوست کیساتھ اس کے سایہ کی طرح لگا رہا۔

تیسرا حصہ

شرلاک ہومز مختلف ممالک کی سیر کرتا رہا۔ لیکن میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اسے ایک لمحہ کے لیے بھی پروفیسر مورتی نہیں بھولتا تھا۔ سنسان جنگل اور بلند پہاڑوں کے اوپر بھی وہ ایک غیر معلوم خطرہ کے لیے چوکنا رہتا تھا۔ ایک دن ہم کوہ الپس کے ایک خوبصورت مقام پر سیر و تفریح میں مصروف تھے کہ اوپر سے ایک چٹان گری اور ہمارے پاس سے ہوتی ہوئی نکل گئی۔ ہمارا رہنما ہمیں لاکھ یقین دلاتا تھا کہ چٹان کا پھسلنا اتفاقیہ امر ہے لیکن شرلاک ہومز نے اس کی ایک نہ سنی اور مسکرا کر اِدھر اُدھر دیکھ بھال میں مصروف ہوگیا۔

شب و روز چوکنا رہنے کے باوجود شرلاک ہومز کی طبیعت کبھی پژمردہ نہیں ہوتی تھی۔ وہ مجھسے بارہا کہتا تھا کہ اگر اسے یقین ہوجائے کہ سوسائٹی کو موریٹی سے نجات حاصل ہوگئی ہے تو وہ بخوشی اپنی بقیہ زندگی دیہات میں رہکر بسر کرے گا۔ "اب بھی جو کچھ میں کرسکا ہوں اس سے میرے دل میں ایک گونہ تسلی ہے کہ میری زندگی بیکار صرف نہیں ہوئی۔ لندن کی ہوا بہ نسبت سابق صاف اور جرائم کی کثافت سے پاک ہے۔ بہرکیف جس دن میں یورپ کے اس مہا مجرم کو گرفتار یا ہلاک کرسکونگا آپ کی ان تصانیف کا سلسلہ بند ہو جائیگا کیونکہ اس کے

بعد میرا کوئی کارنامہ بیان کرنے کے قابل نہ ہوگا"

جو کچھ مجھے بیان کرنا ہے میں مختصراً بیان کروں گا کیونکہ یہ ایسا مضمون نہیں ہے جس پر میرا قلم خوشی سے چل سکے۔

۳ مئی ۱۸۹۱ء کو ہم موضع میرنگین میں پہنچے یہاں ہم انگریزی ہوٹل میں مقیم ہوگئے ہوٹل کے مالک نے ہمارے سامنے قریب کے آبشار کی اتنی تعریف کی کہ ہم ۴ مئی کو سہ پہر کے وقت اسے دیکھنے کے لئے باہر نکلے۔

آبشار کا منظر، ایک دل دہلا دینے والا نظارہ ہے پانی بلندی سے زور کے ساتھ گرتا ہے اور شور کرتا ہوا نیچے پہاڑی نالے میں جا ملتا ہے۔ اس کے پاس ایک گہرا بھیانک غار ہے جس کی طرف دیکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

ہم آبشار دیکھنے کے لئے سیدھا راستہ چھوڑ کر پہاڑ کو عبور کرکے جانا چاہتے تھے۔ ابھی ہم کو ہوٹل سے چلے ہوئے آدھا گھنٹہ ہوا تھا کہ ایک پہاڑی لڑکا ہمارے پاس ایک خط لیکر آیا خط میرے نام تھا اور یہ ہوٹل کے کاغذ پر لکھا ہوا تھا۔ ہوٹل کے مالک نے مجھے اطلاع دی تھی کہ ہماری روانگی کے چند منٹ بعد ایک مریض انگریز خاتون وہاں پہنچی ہے۔ اس کی حالت شدت مرض سے پہلے ہی ابتر تھی لیکن ہوٹل میں پہنچکر اسے یکلخت شدید "ہیمرج" (جریان خون) ہو گیا ہے اور وہ حالتِ نزع میں ایک انگریز ڈاکٹر کو اپنے بسترِ مرگ پر دیکھ کر ضرور مطمئن ہو گی۔ مالکِ ہوٹل نے مجھ سے بصد منت وسماجت درخواست کی تھی کہ میں ضرور بسرعتِ ممکنہ ہوٹل پہنچ جاؤں۔ اس درخواست کو رد کرنا ناممکن تھا۔ لیکن میں ہومز کو اکیلا چھوڑنا بھی نہیں چاہتا تھا آخر کار ہومز کے ساتھ یہ طے ہوا کہ وہ پہاڑی نامہ بر کو بطور رہنما اپنے ساتھ رکھے اور آبشار کے پاس جا کر میرا انتظار کرے۔ جب میں اس سے جدا ہوا تو وہ پہاڑ کے ساتھ تکیہ لگا کر کھڑا تھا۔ اس کے بازو اس کے سینہ پر رکھے تھے اور اس کی نظر آبشار کی طرف مڑی ہوئی تھی قسمت میں یہ ہی لکھا تھا کہ اس دنیا میں اسے اسکے بعد نہ دیکھ سکونگا۔

جب میں تھوڑی دُور چلا گیا اور ہومز میری نظروں سے اوجھل ہو گیا تو میں نے ایک آدمی کو تیزی کے ساتھ پہاڑی راستہ پر چلتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اس وقت اس کی تیزی اور مستعدی کو ضرور غور سے دیکھا۔ لیکن جب میں آگے بڑھا تو مریض خاتون کی بیماری کے خیال میں میں اسے بالکل بھول گیا۔

ہوٹل پہنچنے پر میری حیرت کی کچھ انتہا نہ تھی جب میں نے ہوٹل کے مالک کو اطمینان کے ساتھ سبزگھاس پر ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ تاہم میں نے اپنے تئیں ضبط کر کے کہا "میں امید کرتا ہوں کہ اس کی حالت زیادہ ردّی نہیں ہے؟"

اس نے حیران ہو کر جواب دیا "کون؟ کس کی حالت ردّی ہے؟"

میں نے جیب سے خط نکال کر اسے دکھایا۔ اس نے اس کی تحریر سے قطعاً انکار کیا لیکن اس نے جلدی یاد کر کے کہا "یہ ضرور اس لمبے قد کے انگریز نے لکھا ہوگا جو آپ کی روانگی کے چند منٹ بعد ہوٹل میں آیا تھا۔ وہ کہتا تھا۔ ۔ ۔"

مجھے ہوٹل کے مالک کا فقرہ سننے کی تاب نہ تھی۔ میرا دل کانپ گیا اور میں بے تحاشہ واپس دوڑا۔ لیکن میری تمام جدوجہد فضول تھی۔ ہومز کا وہاں نام و نشان بھی نہ تھا۔ اس کی پہاڑی چھڑی اسی مقام پر پڑی ہوئی تھی جہاں میں اس سے جدا ہوا تھا۔ میں نے زور سے اس کا نام لے کر پکارا لیکن سوائے اپنی آواز بازگشت کے جو اسی کا نام پکارتی تھی اور کوئی جواب میرے کانوں میں نہ آیا۔

تھوڑی دیر تک میں مبہوت کھڑا رہا۔ پھر میں نے سوچنا شروع کیا کہ اگر ہومز میری جگہ ہوتا تو کیا کرتا۔ میں تو سمجھ گیا کہ اس کی چھڑی میری رہنمائی کے لئے وہاں گاڑی گئی تھی وہاں سے آگے راستہ ایسا مرطوب تھا کہ اگر پرندہ بھی اس پر چلتا تو اس کے نشان صاف دکھائی دیتے۔ اس راستہ پر مجھے دو آدمیوں کے قدموں کے نشان صاف دکھائی دیئے۔ دونوں آگے جا رہے تھے۔ اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آیا تھا۔ چند قدم آگے چل کر ایک تجھ مٹی اکھڑی ہوئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونوں آدمی یہاں بگڑ

ہوئے ایک دوسرے کو آگے پیچھے دھکیلتے رہے ہیں میں وہاں زمین پر لیٹ گیا اور نیچے غار میں نگاہ دوڑائی۔ رات کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور سوائے آبشار کے بھیانک شور کے اور کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

مجھے یقین تھا کہ میرا دوست ضرور میرے لئے کوئی پیغام چھوڑ گیا ہوگا۔ آخر کار میری تلاش کامیاب ہوئی۔ اس کی چھڑی کے پاس اس کا سگار دان رکھا ہوا تھا۔ جب میں نے اس کو اُٹھایا تو اس کے نیچے سے ایک کاغذ پھڑ پھڑاتا ہوا پگڈنڈی پر گر پڑا۔ میں نے اس کاغذ کو کھولا تو معلوم ہوا کہ یہ اس کی جیبی ڈائری کے تین ورق تھے۔ تحریر اور انشاء ہو بہو ویسے ہی صاف اور واضح تھے جیسے کہ اس نے یہ خط اپنے کمرے میں بیٹھ کر اطمینان سے لکھا ہے۔ اس کے خط کا مضمون یہ تھا:۔

"میرے پیارے واٹسن۔ میں یہ چند سطور پروفیسر موریارٹی کی مشفقانہ اجازت سے لکھ رہا ہوں۔ پروفیسر موریارٹی اس وقت میرے ساتھ ان مسائل کا آخری تصفیہ کرنے کا منتظر ہے جو میرے اور اس کے درمیان متنازعہ فیہ ہیں۔

اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ کس طرح پولیس کی گرفت سے بچتا رہا ہے اور ہماری حرکات سے باخبر رہا ہے۔ اس بیان سے جو وقعت میرے دل میں اس کی قابلیت اور ذہانت کے متعلق پہلے سے تھی دوبالا ہو گئی ہے۔ مجھے اس وقت اس امر کی خوشی ہے کہ میں خلقِ خدا کو اس کے موذی وجود سے نجات دلوانے والا ہوں گو کہ جو قیمت میں اس وقت ادا کرونگا۔ اس سے میرے دوستوں کو بالعموم اور میرے پیارے واٹسن کو بالخصوص بہت رنج ہوگا۔ لیکن اس سے قبل میں آپ کو وضاحت سمجھا چکا ہوں کہ میرے لئے اس سے بہتر موت اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ موریارٹی کو ساتھ لے مروں مجھے یقین تھا کہ جو خط آپکو دیا گیا ہے محض دھوکے کی ٹٹی ہے۔ میں نے آپ کو ہوٹل کی طرف اس لئے روانہ کر دیا تھا کہ شاید آپ کے چلے جانے سے کوئی نئی بات ظاہر ہو جس سے اس طویل انتظار کا

خاتمہ ہو سکے۔ ولا انتظار اشد من الموت۔

"انسپکٹر پیٹرسن کو بتا دیجئے گا کہ موریٹی کی جماعت کی گرفتاری کے متعلقہ کاغذات میرے کمرہ کے ایک طاق میں ملیں گے جن کے اوپر حرف "میم" لکھا ہے۔ روانگی سے قبل میں نے اپنی جائداد اپنے بھائی کے نام منتقل کردی تھی۔ براہِ کرم مسز ہڈسن کو میرا اسلام کہیئے۔

میں ہوں آپ کا مخلص دوست شرلک ہومز

بقیہ واقعات کے بیان کے لئے صرف چند الفاظ درکار ہیں۔ موقعہ واردات کے غامض مطالعہ کے بعد ماہران فن نے اس امر کا فیصلہ کیا کہ شرلک ہومز اور موریٹی کی موت آبشار کے پاس یقیناً واقع ہوئی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لپٹے ہوئے نیچے غار میں گرے ہونگے۔ وہاں سے ان کے مردہ جسم نکالنے کی کوشش بالکل عبث تھی۔ غار بہت گہرا ہے اور اس کی تہ پر آبشار کا پانی زوروں سے گر کر ہر ایک چیز کو دور بہا لے جاتا ہے۔ قدرت کی نیرنگیاں عجیب و غریب ہیں۔ جو دو آدمی جیتے جی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ مرتے وقت ایک دوسرے کی آغوش میں مرے۔ دنیا کا ایک نہایت خطرناک مجرم اور قانون کا سب سے بڑا حامی اور مددگار اسی غار کے کسی گمنام گوشہ میں ایک ہی جگہ مدفون ہیں۔ پہاڑی نامہ بر کا کچھ پتہ نہ چلا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ وہ موریٹی کے بیشمار معاونوں میں سے ایک تھا۔

مُردوں کے حق میں کسی قسم کے برے الفاظ استعمال کرنا نازیبا ہے لیکن جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے مجبوراً کیا ہے۔ ایک غلط اتہام کی تردید کے لئے ضروری تھا کہ صداقت کے چہرہ سے نقاب اُٹھا ئی جاتی۔ موریٹی کے مرنے کے بعد اس کی جماعت کا شیرازہ بکھر گیا۔ قانونی شکنجہ میں جکڑ سوائے دو کے اس کے سب معاون ہلاک ہو گئے اور اس طور سے میرے بے مثل دوست کی زندگی کا خاتمہ ایک کار خیر کی تکمیل میں ہوا۔

مقابل صفحہ ۱۸۶] ماہران فن نے اِس امر کا فیصلہ کیا کہ شرلک ہومز اور موریارٹی کی موت
آبشار کے پاس یقیناً واقع ہوئی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لپٹے ہوئے نیچے
غار میں گرے ہونگے

شرلاک ہومز

کی کہانیاں

مترجم : شیخ فیروزالدین مراد

آٹھویں کہانی

شرلک ہومز کی واپسی

خالی گھر والا کارنامہ

حصہ اوّل

موسم بہار ۱۸۹۴ء میں آنریبل رانلڈ اڈیر کے پراسرار قتل سے تمام لندن ورطۂ حیرت میں تھا۔ قتل نہایت غیر معمولی طریقہ سے ہوا تھا اور اس کے کوائف بالکل ناقابلِ تشریح تھے۔ جو واقعات پولیس کی تحقیقات سے ثابت ہوئے تھے، پبلک ان سے بخوبی آگاہ ہے لیکن بعض ضروری اور دلچسپ حالات اس وقت ظاہر نہیں کیے گئے تھے۔ اب دس سال گذرنے کے بعد مجھے کل واقعات کے افشاء کی اجازت ملی ہے۔ یہ جرم بجائے خود نہایت دلچسپ تھا لیکن اس کی دلچسپی اس کے غیر متوقع خاتمہ اور مابعد کے واقعات کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ اس وقت بھی، ایک طویل عرصہ گذر چکنے کے بعد محض اس کے خیال سے میرے دل میں خوشی، حیرت اور بے اعتباری کی لہریں تلاطم برپا کر دیتی ہیں۔ میں اپنے ناظرین کرام سے جنھوں نے میرے فاضل دوست مسٹر شرلک ہومز کے کارناموں میں جنھیں میں وقتاً فوقتاً قلمبند کرتا رہا ہوں، دلچسپی کا اظہار کیا ہے، التوا کے لیے عذر خواہ ہوں۔ مفصلہ ذیل معلومات کی اشاعت میں اس قدر تعویق کے لیے میں قابلِ ملامت نہیں ہوں کیونکہ میرے دوست نے مصالحِ خاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اِن کی اشاعت کو ممنوع قرار دیا تھا۔ البتہ اب گذشتہ ماہ کی تیسری تاریخ کو انھوں نے اس ممانعت کو منسوخ کر کے مجھے اشاعت کی اجازت دی ہے۔

شرلک ہومز کی صحبت کے اثر سے میں قدرتاً جرائم کے مطالعہ میں دلچسپی لیتا تھا۔ اس لیے اس کے غائب ہونے کے بعد میں اخبارات میں سے کم و بیش تمام وہ پراسرار واقعات اور جرائم جو پبلک کے سامنے پیش کیے جاتے تھے، ضرور پڑھتا تھا بلکہ اپنے دوست کے طرز استدلال اور طریق استنباط کا اتباع کرتے ہوئے میں نے کئی مسائل حل کرنے کی کوشش بھی کی تھی گو مجھے ان میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی۔ لیکن رانلڈ اڈیر کے پراسرار قتل نے میرے دل پر ایک غیر معمولی گہرا نقش قائم کیا تھا اور مجھے رہ رہ کے یہ خیال ستاتا تھا کہ اگر میرا دوست زندہ ہوتا تو وہ ضرور اس سربستہ راز کی عقدہ کشائی کرسکتا۔

گو اس قتل کے واقعات، اخبارات میں تفصیل کے ساتھ بیان ہو چکے ہیں تاہم میں تسلسل بیان کی خاطر ان کو یہاں مختصراً بیان کرنا چاہتا ہوں مقتول نواب مینوتھ کا دوسرا بیٹا تھا اور اس کی نشست و برخاست امراء کے اعلیٰ طبقہ میں تھی۔ نہ کوئی اس کا دشمن تھا اور نہ وہ کسی کا دشمن تھا۔ وہ ایک خوش باش، مرنجاں مرنج امیر نوجوان تھا اس کی عادات سادہ تھیں۔ اس لیے اس امن پسند نواب زادہ کے غیر متوقع طور پر ۳۰ مارچ ۱۸۹۴ء کی شب کو قتل ہو جانے سے تمام لندن میں سنسنی پھیل گئی۔

مقتول تاش کھیلنے کا شوقین تھا۔ وہ بعض اوقات شرط لگا کر بھی کھیلتا تھا لیکن اس کی عادت ہمیشہ اعتدال کے ساتھ کھیلنے کی تھی۔ اس کی ہار جیت کی مقدار چند اشرفیوں سے زیادہ نہ ہوتی تھی اور یہ رقوم اس کی امارت کے لحاظ سے بالکل بے حیثیت تھیں۔ شہادت میں یہ بات ثابت ہوئی تھی کہ قتل کے دن رات کے کھانے کے بعد وہ ایک "تاش کلب" میں تاش کی بازی کھیلتا تھا۔ جو آدمی اس کے ساتھ کھیلتے تھے وہ مسٹر مرے، سر جان ہارڈی اور کرنیل موران تھے ان کی شہادت سے ثابت ہوا تھا کہ اس رات کو مقتول نے زیادہ سے زیادہ پانچ پونڈ ہارے تھے۔ اس لیے یہ امر بعید از قیاس تھا کہ اس نے اس نقصان

نے سے متاثر ہو کر خودکشی کرلی ہو۔ اس کی فراواں دولت کے مقابلہ میں یہ قلیل رقم ہیچ تھی علاوہ ازیں وہ گذشتہ ہفتہ میں کرنیل مورن کے ساتھ شریک ہو کر لارڈ بالمورل اور مسٹر ملر سے ۴۲۰ پونڈ جیت چکا تھا۔

قتل کی شام کو وہ رات کے ٹھیک دس بجے اپنی کلب سے واپس آیا اور خادمہ نے اُسے اپنے کمرہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ چونکہ اس کی ماں اور بہن کسی رشتہ دار کے ہاں باہر گئی ہوئی تھیں، اس لیے خادمہ اُن کے انتظار میں جاگتی رہی۔ اُس نے ۱۱ بجکر ۲ منٹ تک کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سُنی اُس وقت نواب بیگم صاحبہ واپس آئیں اور سیدھی اپنے بیٹے کے پاس گئیں لیکن اُس کے کمرہ کا دروازہ اندر سے بند تھا اُن کو چیخ پکار کے جواب میں اندر سے کوئی جواب نہ ملا، مجبور ہو کر مدد طلب کی گئی اور دروازہ توڑا گیا۔ بدقسمت نوجوان میز کے قریب مردہ پڑا تھا۔ اس کے سر میں طپنچہ کی ایک پھیلنے والی گولی سے کاری زخم لگا تھا۔ لیکن کمرے کے اندر کوئی کسی قسم کا ہتھیار موجود نہ تھا میز پر دس دس پونڈ کے چار نوٹ اور سترہ پونڈ دس شلنگ کے سونے چاندی کے سکّے ڈھیریوں میں گن کر رکھے ہوئے تھے۔ کاغذ کے ایک تختہ پر چند نام لکھے ہوئے تھے اور ان کے بالمقابل کچھ رقوم درج تھیں جس سے یہ قیاس لگایا جاسکتا تھا کہ وہ موت کے وقت اپنی ہار جیت کا حساب ٹھیک کر رہا تھا۔

حالاتِ حاضرہ کو بامعانِ نظر مطالعہ کرنے سے واردات اور زیادہ پیچیدہ معلوم ہوتی تھی سب سے پہلے دروازہ کے اندر سے بند ہونے کی کوئی معقول وجہ نظر نہ آتی تھی ممکن تھا کہ قاتل نے ایسا کیا ہو اور قتل کے بعد کھڑکی میں سے باہر کود گیا ہو لیکن کھڑکی زمین سے بیس فیٹ بلند تھی اور نیچے پھولوں کا ایک ہموار مرصع تختہ تھا۔ نہ تو اس تختہ گل پر اور نہ ادھر اُدھر گھاس کے اوپر کسی قسم کے نشان موجود تھے۔ اس لیئے بظاہر یہ امر زیں قیاس تھا کہ نوجوان نے خود اندر سے دروازہ بند کیا ہوا تھا تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ اپنی ہار جیت کا حساب جوڑ سکے لیکن

اس حالت میں ایک بڑی مشکل یہ باقی رہ جاتی تھی کہ اس کی موت کیسے وقوع پذیر ہوئی؟ قاتل کہاں تھا؟ اور وہ کس طرح کمرے کے اندر آسکا درانحالیکہ اس کے قدموں کے نشان مفقود تھے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ قاتل نے باہر کھڑے ہو کر کھڑکی میں سے گولی چلائی تو یہ بات واقعی حیرت ناک تھی کہ گولی ایسی بے مثل درستگی کے ساتھ نشانہ پر لگی اس کے خلاف ایک قوی اعتراض یہ تھا کہ خادمہ نے کوئی آواز نہ سنی تھی گھر کے قریب ایک شاہراہ عام ہے۔ اور سو گز سے کم فاصلہ پر گاڑیوں کا اڈا ہے وہاں بھی کسی نے گولی چلنے کی آواز نہ سنی تھی۔ باوجود ان متضاد امور شہادت کے، مردہ آدمی اور گولی دونوں وہاں کمرے میں موجود تھے۔ ان پیچیدہ باتوں کے علاوہ، تعجب کی بات یہ تھی کہ نوابزادہ کا کوئی دشمن نہ تھا اور اسکے قتل کرنے سے کوئی خاص غرض حاصل ہوتی نظر نہ آتی تھی۔ نقدی میز پر امن وامان سے پڑی ہوئی تھی اس لیئے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ قتل کا محرک کیا ہے؟

دن بھر میں ان واقعات کو اپنے دماغ میں الٹتا پلٹتا رہا۔ میں نے اپنے دوست کے طرز استدلال کی پیروی کرتے ہوئے اس معمہ کو حل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن مجھے افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مجھے کچھ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ سہ پہر کو میں مقتول کے گھر کی طرف گیا۔ وہاں تماشبین   جمع تھے۔ ایک دبلا پتلا آدمی، رنگین چشمہ لگائے ہوئے قتل کے متعلق لوگوں کے سامنے اپنے خیالات کی تشریح کر رہا تھا اور مجمع بغور سن رہا تھا۔ سننے کی خاطر میں بھی مجمع میں گھس گیا لیکن مجھے اس بیہودہ تشریح میں کچھ دلچسپی پیدا نہ ہوئی اس لیے میں الٹے قدم باہر نکل آیا۔ جب میں باہر نکل رہا تھا تو میری ٹھوکر ایک معمر کج شکل آدمی کو جو میرے پیچھے کھڑا تھا، لگی اور اس کی بہت سی کتابیں جو وہ لئے جا رہا تھا، سڑک پر گر پڑیں میں نے عذر خواہی کی اور خود کتابیں اٹھانے میں اس کی مدد کی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں کتابیں اٹھا رہا تھا تو میری نگاہ ایک کتاب پر پڑی تھی جس کا نام "درختوں کی پرستش کا آغاز" تھا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ بیچارہ کبڑا آدمی ضرور کوئی غریب کتب فروش ہے جو اپنی

معاش کے لیے پرانی اور نادر کتابیں جمع کرکے بیچتا پھرتا ہے۔ کتابیں یکجا اکٹھی کر لینے کے
بعد اس نے میری معذرت کے جواب میں، میری طرف حقارت سے دیکھا اور ازدحام میں
غائب ہو گیا۔ یہ سمجھ کر کہ شاید اس کو یہ لتو کتابیں بہت عزیز ہوں گی، میں نے اس کی نفرت آمیز
نگاہ کا کچھ زیادہ خیال نہ کیا اور واردات کی جائے وقوع کی دیکھ بھال میں مصروف ہو گیا،
لیکن میری مساعی کا نتیجہ ہیچ تھا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ موقعہ واردات کے معائنہ کے بعد
مجھے یہ پر اسرار قتل اور زیادہ پیچیدہ معلوم ہونے لگا۔

مایوس ہو کر گھر لوٹ آیا۔ ابھی مجھے آئے ہوئے پانچ منٹ بھی نہ گذرے تھے کہ خادمہ نے
ایک ملاقاتی کی اطلاع کی۔ لیکن جب میں نے حضرت حمید اور کتب فروش کو دس بارہ جلدیں
بغل میں دبائے ہوئے اپنے کمرہ میں دیکھا تو میں بہت متعجب ہوا۔

"جناب مجھے دیکھ کر بہت حیران ہو گئے ہیں" اس نے ایک نرالی قسم کی بھرائی ہوئی آواز سے
کہا میں نے تسلیم کیا کہ میں ضرور حیران ہوا ہوں۔

"جناب میں اس طور سے آپ کے پاس آنے کی معافی چاہتا ہوں لیکن جناب میں اپنی
درشتی سے نادم ہوں اور جو مدد کہ آپ نے مجھے کتابیں اٹھانے میں دی اسکا شکریہ
ادا کرنا چاہتا ہوں۔"

میں نے جواب دیا "آپ ایک معمولی سی بات کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں
لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو میرا پتہ کیسے معلوم ہوا؟"

"خوشی سے۔ اگر حضور مجھے معاف فرمائیں تو یہ غلام آپ کے پڑوسی ہونے کی عزت رکھتا ہے
میری دوکان یہاں سے قریب ہی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جناب کو بھی نادر کتابیں جمع
کرنے کا شوق ہے یہ ملاحظہ فرمائیے۔ میرے پاس کئی ایک بے نظیر کتابیں ہیں۔ آپ کی
دوسری الماری میں خالی جگہ بہت بری معلوم ہوتی ہے۔ پانچ اچھی کتابوں سے اس کی
رونق دوبالا ہو سکتی ہے کیوں جناب آپ کا کیا خیال ہے؟"

الماری میرے پیچھے رکھی ہوئی تھی اس لیئے میں نے مڑکر اس کی طرف دیکھا۔ جب میں نے ادھر سے سر موڑا تو شرلک ہومز میرے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ میں مبہوت ہو کر اٹھ کھڑا ہوا، اور چند لمحے تک اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی عمر میں سب سے پہلی اور آخری دفعہ مجھے غش آ گیا۔ جب میرے ہوش بجا ہوئے تو میری آنکھوں کے سامنے ایک غبار سا چھایا ہوا تھا اور میرا کالر کھلا تھا۔ شرلک ہومز میری کرسی کے اوپر جھکا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں دوائی کی ایک شیشی تھی۔

دوسرا حصہ

شرلک ہومز اپنی قدیم پیاری آواز سے کہہ رہا تھا "میرے پیارے واٹسن۔ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ مجھے مطلقاً یہ خیال نہ تھا کہ آپ پر میری واپسی سے اتنا گہرا اثر ہوگا۔"

میں نے اس کا بازو زور سے پکڑ لیا اور کہا "ہومز! کیا واقعی تم یہاں موجود ہو؟ میں سچ مچ یہ بات مان لوں کہ تم ابھی تک زندہ ہو؟ کیا یہ ممکن ہے کہ تم اس خوفناک غار اور آبشار میں سے صحیح سلامت بچ گئے تھے؟"

اُس نے نرمی سے جواب دیا "ایک لحظہ صبر کیجیے! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کی حالت اب بالکل درست ہے؟ مجھے افسوس ہے کہ میرے یک لخت اور ایسے نرالے انداز کے ساتھ ظاہر ہونے سے آپ کو ایک زبردست دماغی اور اعصابی صدمہ پہنچا ہے۔"

"اجی میں بالکل ٹھیک ہوں۔ سبحان اللہ! کیا میری آنکھیں مجھے دھوکا تو نہیں دے رہیں؟ اس منعم حقیقی کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں کہ آپ پھر میرے پاس زندہ موجود ہیں، الحمد للہ! الحمد للہ!" پھر میں نے اس کے لاغر ہاتھ کو پکڑ لیا اور بخوبی اپنی تسلی کر کے کہا "میں سمجھتا ہوں کہ آپ کوئی روح نہیں ہیں بلکہ آپ میرے پیارے دوست شرلک ہومز اپنے خاکی جسم میں زندہ سلامت موجود ہیں۔ میں آپ کو دیکھ کر حد سے زیادہ خوش ہوں۔ تشریف رکھیئے اور مجھے بتایئے

کہ آپ اس خوفناک غار اور آب شار سے کس طرح زندہ بچ کر نکلے تھے؟"

وہ میرے سامنے آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور اپنے پرانے انداز سے ایک چرٹ جلا کر پینے لگا۔
اس کے چہرے سے عیاں تھا کہ اس کی صحت اچھی نہیں رہی ہے۔

"واٹسن پیارے، مجھے اس آرام کرسی پر بیٹھنے سے بہت آرام مل رہا ہے۔ یقین جانو ایک لمبے آدمی کے لیے کئی گھنٹے تک کبڑا بن کر اپنے قد سے ایک فٹ کم ظاہر کرتے رہنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اب میرے پیارے دوست، بہتر یہ ہوگا کہ پہلے ہم آج رات ایک ضروری کام ختم کرلیں۔ آج شب ہمیں بہت مشکل اور جان جوکھوں کا کام کرنا ہے۔ اور پھر میں آپ کو اپنا قصہ اطمینان سے بیٹھ کر سناؤں گا۔"

"لیکن میں اشتیاق مجسم ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی سرگزشت ابھی سنوں۔"

"کیا آپ آج رات میرے ساتھ رہیں گے؟"

"جس وقت آپ چاہیں اور جہاں لے چلیں، میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔"

"یہ تو آپ کی پہلی سی مشفقانہ باتیں ہیں۔ روانگی سے قبل ہم تھوڑا سا کھانا کھائیں گے۔ اور اب میں آپ کو اس غار کا حال سناتا ہوں۔ مجھے اس میں سے نکلنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس کی وجہ بہت صاف ہے۔ میں سرے سے اس غار میں گرا ہی نہیں تھا۔"

"کیا آپ اس غار میں بالکل نہیں گرے تھے؟"

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس میں قطعاً نہیں گرا تھا۔ تاہم میرا خط بالکل صحیح تھا۔ جب میں نے اپنے جانی دشمن، پروفیسر موریتی کو اپنے پاس کھڑے دیکھا اور اس کے چہرہ کا مطالعہ کیا تو مجھے یقینی موت نظر آتی تھی۔ اس لیے میں نے اس کے ساتھ تھوڑی سی چند باتیں کیں اور اجازت لے کر آپ کو وہ خط لکھا۔ میں نے اسے اپنی چھڑی اور سگار دان کے پاس رکھ دیا اور موریتی کے ہمراہ پہاڑی کی پگڈنڈی پر چلتا گیا۔ جب میں

اُس جگہ پہنچ گیا جہاں راستہ ختم ہوتا تھا تو میں مقابلہ کے لیے تیار ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے کوئی ہتھیار نہ نکالا بلکہ میری طرف جھپٹا اور اپنے لمبے بازوؤں سے مجھے خوب زور سے پکڑ لیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے جرائم طشت از بام ہو چکے ہیں اور اب اس کا زندہ سلامت بچنا محال ہے۔ اس لیئے وہ مجھ سے قرار واقعی انتقام لینے کا خواہشمند تھا تاکہ میں اس کے بعد زندہ نہ رہوں۔ موت سے نڈر ہو کر وہ مجھے غار کے کنارے پر دھکیل کر لے گیا اور ہم دونوں وہاں سے پھسل پڑے۔ لیکن مجھے جاپانی طرز پر کشتی لڑنا آتا ہے۔ میں جیوجٹسو میں کافی مشاق ہوں اور اس مہارت کے طفیل کئی مرتبہ میری جان بچ چکی ہے۔ اس موقعہ پر بھی یہ مشق میرے لیئے مفید ثابت ہوئی۔ میں داؤ دیکر اس کے بازوؤں میں سے نکل آیا اور وہ چیختا چلاتا ہوا نیچے گہرے غار میں گر پڑا۔ اس نے بہت ہاتھ پاؤں مارے اور پتھروں چٹانوں اور جڑوں کو پکڑنے کی لاطائل کوشش کی لیکن اس کا وقت آ گیا تھا۔ میں نے اُسے نیچے گرتے ہوئے اور آبشار کے پانی میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا۔“

میں نے چلا کر کہا ”لیکن قدموں کے نشان! میں نے بچشم خود پگڈنڈی پر دو آدمیوں کے جانے کے نشان دیکھے تھے جن میں سے کوئی بھی واپس نہیں آیا تھا!“

”یہ اس طرح ہوا جوں ہی کہ میرا دشمن میری نظروں سے اوجھل ہوا مجھے خیال آیا کہ خوش بختی سے مجھے روپوشی کا ایک نادر موقع ہاتھ لگا ہے۔ میں نے سوچا کہ صرف موریتی ہی میرا جانی دشمن نہ تھا بلکہ اس کے علاوہ تین آدمی اور ابھی ایسے موجود ہیں جو پروفیسر موریتی کی موت کے بعد مجھے مار ڈالنے کے لیئے پہلے سے بھی زیادہ خواہاں ہوں گے ان کے جیتے جی، میری زندگی مکدر ہو گی۔ اس لیئے اگر تمام دنیا کو اس امر کا یقین ہو جائے کہ میں مر گیا ہوں تو میرے دشمن آزادی کے ساتھ اپنے ہاتھ پاؤں نکالیں گے اور عنقریب کوئی نہ کوئی حرکت ایسی کریں گے جس سے وہ میرے قابو میں آسانی سے آ جائیں گے اُس وقت میں اپنے زندہ ہونے کا اعلان کر دوں گا۔ انسان کا دماغ اتنی جلدی کام کرتا ہے کہ میں نے

سب کچھ آن واحد میں سوچ لیا۔ یہاں تک کہ پروفیسر موریارٹی کے پانی میں گرنے کی آواز میرے سلسلۂ خیالات کے ختم ہونے کے بعد سنائی دی۔

اس فیصلہ پر پہنچ کر میں کھڑا ہو گیا اور جو پہاڑی دیوار میری پشت پر سر بفلک کھڑی تھی اس کو غور سے دیکھا۔ میری موت کے متعلق جو دلچسپ بیان آپ نے بعنوان "آخری مسئلہ" شائع کیا تھا میں نے اسے چند ماہ گزرے پڑھا تھا۔ آپ نے اس میں لکھا ہے کہ پہاڑی چٹان وہاں بالکل عمود سیدھی تھی لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ اس پر قدم رکھنے کے لیئے چند مقامات نظر آتے تھے اور تھوڑی دور اوپر جا کر ایک بڑا پتھر باہر نکلا ہوا تھا۔ اونچائی اتنی زیادہ تھی کہ پہاڑ کا عبور کرنا ناممکن معلوم ہوتا تھا لیکن اگر میں اسی پگڈنڈی کے راستہ واپس جاتا تو نشان چھوڑے بغیر چلنا محال تھا کیونکہ زمین بالکل تر ہو رہی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ میں اپنے بوٹ الٹ کر پہن سکتا تھا لیکن ایک ہی سمت میں تین آدمیوں کے نشانات سے شبہ کا پیدا ہونا اغلب تھا۔ اس لیئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اوپر کی طرف چڑھنا ہر حالت میں بہتر ہے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ آبشار کی ہولناک آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔ ذرا سی لغزش مجھے اپنے دشمن کے پاس بھیجنے کے لیے کافی تھی۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ میں وہمی یا ڈرپوک آدمی نہیں ہوں لیکن اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ میرے کانوں میں آبشار کے شور کے علاوہ پروفیسر موریارٹی کی صدائے موت صاف سنائی دے رہی ہے۔ کئی مرتبہ جب کوئی پتھر میرے پاؤں کے نیچے سے پھسل جاتا تھا یا کوئی بوٹی جس کو میں پکڑتا تھا جڑ سے اکھڑ آتی تھی تو میں خیال کرتا تھا کہ اب میرا خاتمہ ہے۔ لیکن میں استقلال کے ساتھ اوپر چڑھتا گیا یہاں تک کہ میں ایک جگہ چھپ کر آرام سے لیٹ گیا۔ جس وقت آپ اور آپ کے ہمراہی نہایت ہمدردی لیکن نہایت اعلیٰ درجہ کی ناقابلیت کے ساتھ میری تلاش میں سرگرم تھے میں اس جگہ لیٹا ہوا تھا۔ آخر کار جب آپ اپنے غلط نتیجہ پر یقین ہو کر واپس چلے گئے تو میں اکیلا رہ گیا۔ اس وقت

میں خیال کر رہا تھا کہ اب میری مصائب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ لیکن ایک عجیب واقعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ ابھی میری بدبختی نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ ایک بہت بڑا پتھر زور سے میرے پاس سے گرا اور لڑکتا ہوا نیچے غار میں جا پڑا۔ ایک لمحہ کے لئے میں نے خیال کیا کہ یہ محض اتفاقی امر ہے۔ لیکن جب میں نے اوپر نگاہ اٹھا کر دیکھا تو مجھے ایک آدمی کا سر دکھائی دیا اور ایک اور پتھر ٹھیک میرے پاس آ کر گرا۔ اب مجھ پر حقیقتِ حال عیاں ہو گئی موریٹی وہاں اکیلا نہیں آیا تھا۔ اس کا ایک معاون جو موریٹی کے برابر میری جان کا دشمن تھا، اس کے ساتھ آیا تھا اور ہماری لڑائی کو دیکھتا رہا تھا اس نے فاصلے سے میرے علم کے بغیر اپنے افسر کی موت اور میرے بچ جانے کو دیکھ لیا تھا۔ اب وہ چکر کاٹ کر ٹیلے کے اوپر چڑھ آیا تھا اور جہاں اُس کا افسر ناکام رہا تھا وہاں ایک دوسرے طریقے سے کامیاب ہونا چاہتا تھا۔

"مجھے اس مشکل وقت میں فیصلہ کرتے ہوئے دیر نہیں لگی، اوپر سے ایک تیسرا پتھر میرے سر کے پاس آ کر گرا۔ اس کے بعد میں نے جیسے بھی بن پڑا نیچے پگڈنڈی تک پہنچنے کی کوشش کی۔ اُترنا چڑھنے سے سو گنا مشکل تھا لیکن اس وقت موت سر پر کھڑی تھی۔ سوچ بچار کا وقت نہ تھا۔ جب میں نیچے اُتر رہا تھا ایک اور پتھر میرے جسم سے چھوتا ہوا نیچے گرا۔ اس صدمہ سے میرا پاؤں پھسل گیا لیکن خدا کی رحمت سے میں پگڈنڈی پر گرتا پڑتا پہنچ گیا۔ میرے ہاتھ پاؤں اور تمام جسم زخمی تھا۔ جی کڑا کر کے اندھیرے میں میں دس میل تک دوڑتا گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد میں فلارنس پہنچ گیا ۔مجھے اس یقین سے خوشی حاصل ہوئی کہ دنیا میں کسی فرد بشر کو میرے زندہ ہونے کا علم نہیں ہے۔

"صرف ایک آدمی میرا معتمد تھا یعنی میرا بھائی مائی کرافٹ ہومز۔ میں آپ سے شرمندہ ہوں اور بہت بہت معافی چاہتا ہوں لیکن اس امر کی بہت سخت ضرورت تھی کہ دنیا میں سب آدمی مجھے مردہ خیال کریں۔ اگر آپ کو میرے زندہ ہونے کا علم ہوتا تو آپ ہرگز میرے انجام کا حال ایسے پُر درد طریقہ سے نہ لکھ سکتے۔ گذشتہ تین برس

میں نے بارہا آپ کو مطلع کرنا چاہا لیکن ہمیشہ یہ اندیشہ اس خواہش پر غالب آجاتا تھا کہ آپ سے فرط محبت کے باعث کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہوجائے جس سے میرے دشمنوں کو میرے راز کی اطلاع ہوجائے۔ اسی وجہ سے میں نے آج شام کو بھی آپ سے روگردانی کرلی تھی کیونکہ اس وقت مجھے خطرہ کا اندیشہ تھا اگر آپ سے کسی قسم کے تعجب کا اظہار ہوتا تو میں بچایا جاسکتا تھا اور اس شناخت کے نتائج بہت ہی افسوسناک اور ناقابل تلافی ہوتے۔

صرف اپنے بھائی پر مجھے مجبوراً اعتماد کرنا پڑا تھا کیونکہ مجھے روپیہ کی ضرورت تھی۔ میری روپوشی کے بعد لندن میں واقعات میری توقعات کے خلاف واقع ہوئے کیونکہ موریارٹی کے دو معاون، باوجود میری جمع کردہ شہادت کے، عدالت کی گرفت سے صاف بچ گئے تھے۔ میں دو سال تک تبت میں گھومتا رہا۔ میں نے لاما سے بھی ملاقات کی۔ آپ نے ضرور ناروے کے رہنے والے ایک سیاح سجرسن کی کوہ نوردی کے حالات پڑھے ہوں گے لیکن آپ کو ہرگز یہ خیال نہ آیا ہوگا کہ آپ اپنے دوست کے حالات پڑھ رہے ہیں۔ تبت سے ایران، عرب اور سوڈان میں چکر لگاتا ہوا میں آخرکار گذشتہ سال فرانس میں پہنچ گیا۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے جانی دشمنوں میں سے اب صرف ایک زندہ ہے۔ میں لندن آنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ مجھے آنریبل رانلڈ اڈیر کے قتل کے حالات معلوم ہوئے۔ یہ پڑھ کر میں سیدھا لندن چلا آیا کیونکہ اس قتل کی تفتیش کے ضمن میں مجھے کچھ ذاتی فائدہ بھی نظر آتا تھا۔

جب میں بیکر سٹریٹ پہنچا تو مسز ہڈسن مجھے دیکھ کر بہت حیران ہوئی۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ میری غیر حاضری میں، میرے بھائی نے میرے کمرے بجنسہٖ اسی حالت میں رکھے تھے جیسے کہ میں انھیں چھوڑ گیا تھا۔ اس طور سے میں آج دوپہر کو ۲ بجے نہایت آرام سے اپنے پرانے کمرے میں اپنی پرانی کرسی میں بیٹھا ہوا تھا اور میری خواہش تھی کہ میرا

پیارا دوست واٹسن، دوسری کرسی پر جسے وہ اتنی مرتبہ پہلے زینت بخش چکا ہے، میرے سامنے بیٹھا ہو۔"

میں نے یہ عجیب و غریب افسانہ جس کا ایک ایک لفظ صحیح تھا، نہایت دلچسپی سے سنا لیکن اگر وہ لاغر، تیز نقشوں والی ذہین ہستی میرے سامنے موجود نہ ہوتی تو بمشکل میں اس پر اعتبار کرتا

میری بیوی کے انتقال کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا لیکن اسے اس کا ضرور علم ہوگا کیونکہ اس نے مجھے تھوڑی دیر کے بعد کہا "پیارے واٹسن، کام میں مشغولیت غم کا بہترین علاج ہے۔ اور میرے پیش نظر اب ہم دونوں کے لیے ایک ایسا کام ہے جو ہر طرح سے کرنے کے قابل ہے۔ اگر کوئی آدمی اس سیارہ پر رہ کر صرف وہی کام کر کے مر جائے تو بھی وہ اس کی سرخروئی کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔" میں نے بہت کوشش کی کہ وہ مجھے مزید حالات سے مطلع کرے لیکن اس نے اصرار کے ساتھ انکار کیا اور جواب دیا "کل صبح تک آپ کافی کچھ دیکھ اور سن لیں گے۔ ہم اس وقت تک گذشتہ تین سال ختم کر چکے ہیں۔ شب کے ۹½ بجے تک یہی کافی ہے۔ اس وقت ہم خالی گھر والے کارنامہ کی تکمیل کے لیے روانہ ہوں گے۔"

تیسرا حصہ

اپنا طپنچہ جیب میں ڈال کر ٹھیک ۹½ بجے ہم دونوں ایک کرایہ گاڑی میں سوار ہو کر چل دیئے۔ شرلک ہومز خاموش بیٹھا تھا۔ اس کے انداز سے عیاں تھا کہ وہ کسی بہت مشکل کام کے درپے ہے مجھے اس کے پاس بیٹھے ہوئے اپنی ابتدائی زندگی اور گذشتہ حالات اس طرح یاد آ رہے تھے جیسے کہ کل کی بات ہے اور ہومز تین برس غائب رہنے کی بجائے ہمیشہ میرے ساتھ رہا ہے۔

میں نے خیال کیا تھا کہ ہم بیکر اسٹریٹ جا رہے ہیں لیکن ہومز راستہ ہی میں رک گیا۔ گاڑی سے نکل کر اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ چاروں طرف نظر ڈالی اور پھر تنگ تاریک گلیوں اور خالی مکانات میں سے گذرتا ہوا وہ مجھے ایک شکستہ دروازے میں سے نکال کر ایک ویران احاطہ میں لے آیا۔ وہاں سے اس نے ایک خالی مکان کا عقبی دروازہ چابی سے کھولا اور ہم دونوں اکھٹے اس میں داخل ہو گئے۔

مکان بالکل تاریک تھا اور بظاہر خالی معلوم ہوتا تھا۔ ہومز نے میرا بازو رہنمائی کے لئے پکڑ لیا۔ ہم ایک بڑے کمرے میں سے گذر کر ایک مربع کمرہ میں آ گئے جس کے اندر سڑک کے لیمپوں کی مدھم روشنی پڑ رہی تھی۔ میرے دوست نے اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھدیا اور اپنے ہونٹ میرے کان کے ساتھ لگا کر پوچھا "آپ جانتے ہیں کہ ہم کہاں ہیں؟"

میں نے مدھم روشنی کی مدد سے سڑک کو پہچان کر کہا "یقیناً یہ بیکر اسٹریٹ ہے"

"بالکل ٹھیک۔ ہم اپنے کمروں کے بالمقابل کھڑے ہیں"

"لیکن ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

"اس لئے کہ یہاں سے ہمارے پرانے کمرے بالکل صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو آپ کھڑکی کے قریب آ جائیں لیکن خیال رکھیں کہ آپ کو باہر سے کوئی نہ دیکھ سکے پھر اپنے پرانے کمروں کی طرف غور سے دیکھیں۔ میں یہ آزمانا چاہتا ہوں کہ تین سال کے عرصہ میں، آپ کو حیران کرنے کی میری طاقت ضائع تو نہیں ہوگی۔"

میں نہایت آہستگی اور احتیاط کے ساتھ آگے بڑھا۔ جوں ہی کہ میں نے ہومز کے کمرہ کی طرف دیکھا، میں حیران رہ گیا اور بمشکل اپنی حیرت کے اظہار کو ضبط کر سکا۔ روشندان بند تھے اور کمرہ میں خوب تیز روشنی تھی۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کا سایہ کھڑکی کے پردہ پر پڑ رہا تھا۔ اس کی شناخت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ شرلک ہومز

اگر خود وہاں بیٹھا ہوتا تو مغالطہ اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا تھا۔ میں اس قدر حیران ہو گیا تھا کہ یقین کے لیے میں نے اپنا بازو پھیلا کر اسے ٹٹولا۔ وہ خاموش ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

آخر کار اس نے مجھ سے پوچھا "کیا دیکھا ؟"

"خدا کی قسم یہ نظارہ بہت ہی عجیب و غریب ہے!"

اس نے خوش ہو کر کہا "معلوم ہوتا ہے کہ امتداد زمانہ سے میری قوت متخیلہ کمزور نہیں ہوئی۔ شبیہ بالکل میری ہم شکل ہے۔"

"میں قسم کھانے کے لیے تیار ہوں کہ یہ ہو بہو آپ کی ہم شکل ہے۔"

"میں نے اسے ایک کارخانہ میں بنوایا ہے۔ یہ موم کا ایک بت ہے۔ کرسی پر اسے صحیح طور پر بٹھانے کے لئے میں خود آج سہ پہر کو بیکر اسٹریٹ گیا تھا۔"

"لیکن ایسا کیوں کیا ہے ؟"

"میرے پاس نہایت قوی دلائل اس امر کے لئے موجود ہیں کہ بعض آدمیوں کو یہ مغالطہ دلایا جائے کہ میں وہاں موجود ہوں حالانکہ میں وہاں نہیں ہوں۔"

"آپ کا خیال ہے کہ آپ کے دشمن آپ کے کمرہ کی تاک میں ہیں۔"

"میرا خیال نہیں بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اس کی تاک میں تھے۔"

"کس طرح ؟"

"آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف میرے دشمنوں کو یہ راز معلوم تھا کہ میں زندہ ہوں اس لیے انھیں ضرور یقین ہو گا کہ میں جلدی یا دیر کر کے کبھی نہ کبھی اپنے کمروں پر ضرور واپس آؤں گا۔ وہ شب و روز اس کی تاک میں لگے رہے ہیں اور آج صبح جب میں وہاں پہنچا تو انھوں نے مجھے دیکھ لیا تھا۔"

"آپ کو یہ کس طرح معلوم ہوا ؟"

میں نے ان کے مخبر سنتری کو پہچان لیا تھا۔ وہ خود تو ایک غریب ساطی ہے اور مجھے اس کی مطلق پروا نہیں ہے لیکن مجھے اس کے آقا پروفیسر موری سے کے معاون، میرے جانی دشمن، اور لندن کے سب سے خطرناک اور مکار مجرم کی بہت زیادہ پرواہ ہے۔ یہ وہی آدمی ہے جس نے آبشار کے پاس میرے اوپر پتھر برسائے تھے اور آج وہی آدمی میرے تعاقب میں ہے لیکن اس کو معلوم نہیں ہے کہ عنقریب وہ ہمارے جال میں پھنس جائے گا۔"

اب مجھے اپنے دوست کی چال کچھ کچھ سمجھ آگئی۔ اس محفوظ جگہ سے وہ اپنے دشمنوں کی حرکات سکنات کو تاک رہا تھا۔ اس کی موی شبیہ کا سایہ ان کے پھانسنے کے لیے کافی تھا اور ہم یہاں شکار کھیلنے کے لیے کمین میں چھپے بیٹھے تھے

کئی گھنٹے تک ہم خاموشی کے ساتھ اس تاریک گھر میں منتظر کھڑے رہے۔ میں نے سڑک پر دو تین آدمیوں کو بار بار ادھر اُدھر گھومتے دیکھا اور میں اسے ایسا بتانا چاہتا تھا کہ مجھے اس کے کمرہ کی کھڑکی پر اس کے موی بت کا سایہ حرکت کرتا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے چلا کر کہا "دیکھیے سایہ حرکت کر رہا ہے۔"

جس طرح تین سال قبل وہ اپنے سے ادنیٰ دماغی قابلیت کے آدمیوں کے ساتھ بعض اوقات بے صبری کے ساتھ پیش آتا تھا اسی طرح اس وقت اس نے جھلا کر کہا "یقیناً سایہ ہلا ہے واٹسن صاحب کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں ایسا غلط اندیش نقال ہوں کہ میں ایک بے جان بت کو اپنی جگہ بٹھا کر یورپ کے سب سے ذہین آدمی کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا جتنی دیر ہمیں اس کمرہ میں آئے ہوئی ہے اتنی دیر میں میری گھروالی نے اُسے کئی دفعہ بدلا ہے۔ کم وبیش وہ ہر پندرہ منٹ کے بعد میری موی شبیہ کو اس طور سے چھپ کر حرکت دیتی ہے کہ اس کا اپنا سایہ کھڑکی پر نہیں پڑتا۔"

یہ کہہ کر وہ بے صبری کے ساتھ ادھر اُدھر گھومتا رہا۔ ہر لحظہ اس کی حالت غیر ہوتی جاتی تھی آخر کار اس نے لمبا سانس لیا اور مجھے کھینچ کر کمرے کے تاریک کونے میں لے گیا۔ اس نے

اپنا ہاتھ میرے ہونٹوں پر رکھ دیا تھا تاکہ میں کوئی سوال نہ پوچھنے پاؤں۔ وہ اس وقت ایک غیر معمولی جوش کی حالت میں تھا چونکہ مجھے کوئی آواز نہ سنائی دی تھی اس لیے میں حیران تھا اور اسکی متغیر کیفیت کے سمجھنے سے قاصر تھا۔

لیکن تھوڑی دیر بعد یک لخت مجھے کچھ سنائی دیا جو کہ اس کے تیز حواس نے اس سے چند لمحے پہلے سن لیا تھا۔ ایک مدھم دزدانہ آواز سنائی دی۔ بیکر اسٹریٹ کی طرف نہیں بلکہ اسی گھر کے عقب کی طرف سے جس میں ہم کھڑے تھے۔ ایک دروازہ آہستہ سے کھولا گیا اور پھر بند کر دیا گیا۔ ایک لمحہ بعد قدموں کی آہٹ سنائی دی چلنے والا ضرور اپنے قدم آہستگی سے رکھتا ہوگا لیکن رات کی خاموشی میں ہمیں اُن کی آواز صاف سُنائی دے رہی تھی ہومز دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ طپنچہ کے اوپر مضبوطی کے ساتھ رکھ دیا۔ تاریکی میں مجھے ایک سیاہ شکل دکھائی دی۔ وہ ایک لمحہ کے توقف کے بعد رینگتا ہوا کھڑکی کے پاس چلا گیا۔ ہم اس سے بمشکل تین چار گز کے فاصلہ پر ہوں گے۔ میں نے اس کے مقابلہ کی تیاری کر لی تھی اور منتظر کھڑا تھا کہ وہ ہمارے اوپر حملہ کرے لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ وہ تو ہماری موجودگی سے بے خبر ہے۔ اُس نے نہایت آہستگی کے ساتھ کھڑکی کو کھولا۔ اُس وقت میں نے اُسے بغور دیکھا۔ اس کی آنکھیں شرارے کی مانند چمکتی تھیں اور اس کا چہرہ نہایت بھیانک معلوم ہوتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی لمبی چیز تھی جو بظاہر ایک چھڑی معلوم ہوتی تھی۔ پھر اُس نے جُھک کر اُس چھڑی نما چیز کو زور سے دبایا۔ ایسا کرنے سے کچھ شور ہوا۔ پھر جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب شکل بندوق ہے جس میں اُس نے کوئی چیز ڈالی۔ جب اُس کی تیاریاں ختم ہو گئیں تو اُس نے خوب تاک کر سایہ کے سر کا نشانہ باندھا آخرالامر اُس نے ہتھوڑا دبایا اور ایک نہایت مدھم سی آواز سُنائی دی اور اس کے بعد کھڑکی کے آئینہ کے ٹوٹنے کا شور سنائی دیا۔ اُس وقت شرلک ہومز ایک شیر کی مانند اُس کی پیٹھ پر جھپٹا اور اُسے الٹا زمین پر لٹا دیا۔ لیکن وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے زور کے ساتھ ہومز کو

بالمقابل صفحہ ۲۰۲]   اس نے زور سے   شرلک ہومز کا حلق دبا لیا

حلق سے پکڑ لیا۔ ٹھیک اس وقت میں نے اپنے چابک کا موٹا سرا اس کے سر پر زور سے مارا اور وہ دوبارہ زمین پر گر پڑا۔ اب میں بھی اس کے اوپر گر پڑا اور جس وقت میں نے اسے قابو میں کر لیا میرے ساتھی نے ایک تیز سیٹی بجائی۔ فرش کے اوپر تیز قدموں کی آہٹ سنائی دی اور تھوڑی دیر کے بعد دو وردی پوش سپاہی اور ایک سادہ لباس پہنے ہوئے خفیہ پولیس کا افسر آموجود ہوئے

ہومز نے کہا "کیا آپ ہیں؟ مسٹر لسٹریڈ"

"ہاں جناب۔ میں نے اس کام کو خود کرنا پسند کیا تھا۔ آپ کو لندن میں دوبارہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے"

"میرا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو تھوڑی سی غیر سرکاری مدد کی ضرورت ہے۔ ایک ماہ میں تین قتل کے واقعے ہو گئے ہیں اور آپ لوگوں کو ان کے متعلق کوئی سراغ نہیں ملا"

ہم سب کھڑے ہو گئے تھے۔ ہمارا قیدی زور سے سانس لے رہا تھا اور دو مضبوط سپاہی اسے پکڑے ہوئے تھے۔ لسٹریڈ نے دو موم بتیاں جلا دی تھیں اور سپاہیوں نے اپنی چور لالٹینیں ننگی کر دی تھیں۔ قیدی کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور وہ لگاتار یہی الفاظ بڑبڑا کر رہا تھا "شیطان! چالاک شیطان!!"

ہومز نے اپنا کالر آراستہ کر کے کہا "جناب کرنیل صاحب مزاج شریف۔ خدا جامع المتفرقین ہے۔ وہی بچھڑے ہوئے دوستوں کا ملانے والا ہے۔ غالباً مجھے حضور کی زیارت کا دوسرا موقعہ ہے۔ پہلی مرتبہ میں نے جناب کو اس وقت دیکھا تھا جب کہ جناب نے اس آبشار کے پاس قلۂ کوہ پر کھڑے ہو کر پتھروں اور چٹانوں کے ساتھ میری تواضع فرمائی تھی"

قیدی میرے دوست کی طرف غضب آلود نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے منہ سے صرف یہی الفاظ نکل رہے تھے "شیطان! چالاک مکار شیطان!!"

ہومز نے تھوڑی دیر کے بعد پھر کہا، "حضرات! معاف کیجیے میں نے آپ کا تعارف نہیں کرایا۔ یہ شریف آدمی کرنیل موران ہیں جو آج سے پہلے بادشاہ سلامت کی ہندوستانی فوج میں ملازم تھے اور جو ہندوستان میں ایک چابکدست شکاری مشہور تھے۔ کرنیل جناب میں حیران ہوں کہ آپ جیسا کہنہ مشق تجربہ کار شکاری ایسی آسانی سے میرے دام میں گرفتار ہو گیا ہے۔ مجھے یہ خیال نہ تھا کہ آپ خود بنفسِ نفیس یہاں تشریف لائیں گے اور اس کھڑکی میں سے گولی چلائیں گے۔"

قیدی کا چہرہ غصہ اور حقارت سے تمتما رہا تھا۔ وہ بار بار ہومز کی طرف جھپٹتا تھا لیکن سپاہیوں کی آہنی گرفت اسے کچھ کرنے نہیں دیتی تھی۔ آخر کار اس نے اپنے غصہ کو ضبط کر کے کہا:

"آپ لوگ مجھے گرفتار کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں لیکن اگر آپ نے مجھے قید کر لیا ہے تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ میں اس آدمی کے طعنے سنوں۔ اگر میں قانون کے پنجہ میں ہوں تو میرے ساتھ مناسب قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔"

لسٹریڈ نے کہا، "یہ معقول بات ہے۔ مسٹر ہومز کیا آپ کو کچھ اور کہنا ہے؟"

ہومز نے فرش پر سے مضبوط ہوائی بندوق اٹھا لی تھی اور وہ اس کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا، "یہ ایک بے مثل ایجاد ہے۔ گولی شور کیے بغیر چلتی ہے اور بے اندازہ زور کے ساتھ چلتی ہے۔ میں اس کے موجد کو جانتا ہوں۔ وہ ایک نابینا جرمن سنگتراش تھا۔ اس نے یہ بندوق خاص پروفیسر موریارٹی کے لیے بنائی تھی۔ کئی برسوں سے مجھے اس کے وجود کا علم ہے لیکن اسے ہاتھ لگانے کا موقعہ صرف آج حاصل ہوا ہے۔ مسٹر لسٹریڈ یہ ایک قیمتی اور قابل قدر چیز ہے۔ میں اس کی حفاظت کی پُرزور سفارش کرتا ہوں۔"

"ہم آپ کی ہدایت کے مطابق اس کی خاص حفاظت کریں گے۔ کچھ اور ارشاد؟"

"ہاں۔ میں آپ سے یہ بات دریافت کرتا ہے کہ آپ ملزم کے خلاف کونسا جرم قائم کریں گے؟"

"مجرم ؟ گویں جناب : مسٹر شرلک ہومز کے قتل عمد کی کوشش"

"نہیں نہیں لسٹریڈ - ایسا نہیں ہوگا - میں اس معاملہ میں پھنسنا پسند نہیں کرتا صرف آپکو اُس کے گرفتار کرنے کا فخر حاصل ہے - آپ نے اپنی عقلمندی اور بہادری کے ساتھ آخر کار اُس کو گرفتار کر لیا ہے"

"کس کو ؟ مسٹر ہومز کس کو ؟"

"اُس آدمی کو جس کی گرفتاری کے لیے لندن کی تمام وردی پوش اور خفیہ پولیس حیران تھی کرنیل موران آنریبل رونلڈ اڈیر کا قاتل جس نے گذشتہ ماہ کی ۳۰ تاریخ کو اس نوجوان کو ایک کھلی کھڑکی میں سے اپنی اس زبردست ہوائی بندوق کا نشانہ بنایا تھا - لسٹریڈ صاحب ملزم کے خلاف صرف یہی الزام ہے - میں آپ کو اس نمایاں کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں"

جس وقت سپاہی ملزم کو لے کر چلے گئے ہومز نے مجھ سے کہا "دوست واٹسن، اگر آپ میری ٹوٹی ہوئی کھڑکی میں سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے برداشت کر سکتے ہیں تو آئیے میرے کمرہ پر تشریف لے چلیے - میں اُمید کرتا ہوں کہ وہاں آپ کا نصف گھنٹہ بہت لطف سے گذر سکے گا۔

ہمارے پُرانے کمرے ہر ایک لحاظ سے ویسے ہی تھے جیسے کہ میں نے انھیں آج سے تین برس پہلے دیکھا تھا - میری نگاہ نے ہر ایک چیز کو اپنی اپنی جگہ پر پایا - جب ہم کمرہ میں داخل ہوئے تو مسز ہڈسن ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی - مومی تصویر واقعی تعریف کے قابل بنی تھی - اس کو ہومز کا ایک پُرانا کوٹ پہنا دیا گیا تھا اور یہ بالکل ہومز کی ہم شکل تھی - ہومز نے مسز ہڈسن کا شکریہ ادا کیا اور کہا "آپ نے میری ہدایات پر بہت اعلیٰ طور سے عمل کیا ہے - کیا آپ نے دیکھا تھا کہ گولی کس جگہ لگی تھی ؟"

"ہاں جناب - مجھے افسوس ہے کہ اس نے آپ کے مومی بُت کو بدشکل کر دیا ہے - یہ سر میں سے گذر کر سامنے کی دیوار پر چپٹی ہو گئی تھی - میں نے اس کو فرش پر سے اُٹھا لیا تھا - یہ حاضر ہے"

ہومز نے گولی کو غور سے دیکھا اور اس کی تعریف کی - پھر اُس نے اپنے کپڑے بدلے کیونکہ

وہ کتب فروش کا پھٹا پرانا چغہ پہنے ہوئے تھا۔ جب ہم اپنی قدیم جگہوں پر بیٹھ گئے تو اس نے مجھ سے پوچھا، "کیا آپ نے کرنیل مورن کا نام پہلے بھی سُنا تھا؟"

"نہیں۔ میں نے نہیں سُنا تھا۔"

"شہرت عامہ بھی ایک عجیب چیز ہے! خیال تو فرمائیے۔ آپ نے پروفیسر مورتی کا نام بھی نہیں سُنا ہوا تھا حالانکہ وہ اس صدی کے ممتاز و قابل ترین آدمیوں میں سے ایک تھا۔ اگر آپ مشہور آدمیوں کے متعلق میری یادداشتوں والی کتاب ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کرنیل مورن نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ ایک شریف فوجی افسر کی طرح گذارا تھا۔ عمدہ شکاری ہونے کے علاوہ، اُس نے معاملات جنگ اور شکار کے متعلق کئی تصانیف شائع کی تھیں بایں ہمہ اس کا انجام ملاحظہ ہو کہ وہ آج لندن میں سب سے زیادہ خوفناک اور مکار مجرم ہے۔ اس کی مثال اُن درختوں کی سی ہے جو ایک خاص بلندی تک ٹھیک طور سے بڑھتے ہیں اور پھر یک لخت نہایت بھونڈی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے نشوونما میں اپنے اجداد کی سرگذشت کا مختصر اعادہ ہوتا ہے اور اُس کے یک لخت بُرے یا نیک ہو جانے کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس کے سلسلہ نسب میں کوئی زبردست اثر وقوع پذیر ہو چکا ہوتا ہے۔ بالفاظِ دیگر ہر ایک آدمی کی زندگی اس کے اجداد کی تاریخ کا خلاصہ ہوتی ہے۔"

"یہ ایک نادر قیاس ہے۔"

"میں اسے اصرار کے ساتھ پیش کرنا نہیں چاہتا۔ بہرکیف یہ امر عیاں ہے کہ کرنیل مورن ایک شریف فوجی افسر سے ایک رذیل مجرم بن گیا ہے جب وہ ہندوستان سے واپس آیا تو اس کی ملاقات پروفیسر مورتی سے ہوئی اور اُس وقت سے وہ پروفیسر مورتی کا ایک خوفناک معاون بن گیا۔ مجھے اس کے عمدہ شکاری ہونے کا ایک عرصہ سے علم تھا اور میں اس کی نادر ہوائی بندوق کے وجود سے بھی آگاہ تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے تین سال پہلے جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو میں نے ہوائی بندوق کے ڈر سے آپ کے کمرے کے روشندان بند کر دیئے تھے۔

آپ اس وقت میرا مطلب نہیں سمجھ سکے ہوں گے اور شاید آپ نے مجھے قدرے وہمی خیال کیا ہو لیکن میں حق بجانب تھا۔

"یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ وہ پروفیسر موریتی کے ہمراہ آبشار تک گیا تھا اور اس نے مجھے پتھروں سے مار ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ دورانِ سفر میں میں اس کے حالات خبار میں دیکھتا رہتا تھا جب رانلڈ اڈیر کی موت کے واقعات شائع ہوئے تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کارروائی کرنل موران کے سوا اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔ اس سے پہلے اس کے خلاف کوئی جرم قائم کرنا مشکل تھا لیکن اب مجھے اس کے گرفتار کروانے کی اُمید ہو گئی۔ میں نے پڑھا تھا کہ کرنل موران اور رانلڈ اڈیر نے شریک ہو کر ۴۲ پونڈ جیتے تھے اور اس کے بعد رانلڈ اڈ نے کرنل موران کے ساتھ کھیل کر کئی پونڈ ہارے تھے۔ غالباً اڈیر کو معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل تاش کھیلتے ہوئے بددیانتی کرتا ہے اور اُس نے اسے بدنام کرنے کی دھمکی دی ہو گی۔ اس کے بعد آپ بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ تمام واقعات کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کرنل نے اپنی بددیانتی کے ظاہر ہو جانے کے ڈر سے نوجوان کو اپنی ہوائی بندوق کا نشانہ بنایا۔ جب میں نے ان اُمور پر غور کیا تو مجھے کرنل موران کو انصاف کے حوالہ کرنے کا ایک راستہ نظر آ گیا۔ میں سیدھا لندن آیا اس کے سنتری نے مجھے دیکھ لیا اور اس کو خبر کر دی۔ چونکہ اس کے آخری جرم کو ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اس نے میری واپسی کو بہت شبہ کی نگاہ سے دیکھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ مجھے مارنے کی کوشش فوراً کریگا اور اپنا خونی ہتھیار ضرور استعمال کرے گا۔ پس میں نے پولیس کو اطلاع دی اور اس کے نشانہ کے لیے اپنا ایک ہم وضع بُت نواکر سعون پھر میں اور آپ، اسے تاکنے کے لیے اس خالی گھر میں آ گئے لیکن کسے لیے بھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ وہ وہیں پہنچ کر حملہ کریگا اور ایسی آ بہت دلچسپ بات ہے آجائے گا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ میں نے ہر ایک بات کو واضح

ہر ایک کے قتل کے لیے"

نویں کہانی

بوڑھا معمار

حصہ اوّل

مسٹر شرلک ہومز نے مایوسانہ لہجہ میں کہا "ماہر جرائم کے نقطۂ نگاہ سے، پروفیسر موریتی کی وفات کے بعد، لندن ایک بالکل غیر دلچسپ شہر رہ گیا ہے۔"

"میں نے جواب دیا "میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی امن پسند شہری' اس اظہار افسوس میں بمشکل آپ کا ہم آہنگ ہو گا۔"

اس نے ہنس کر کہا "آپ بجا فرماتے ہیں۔ لیکن انسان بالطبع خود غرض واقع ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ میری بیکاری اور عام آدمیوں کی بہبودی مترادف باتیں ہیں۔ لندن میں آجکل ماہر جرائم کی کمی ہے نتیجہ یہ ہے کہ میں یہاں بیکار بیٹھا ہوں۔ پروفیسر موریتی کی زندگی میں صبح کے اخبارات دلچسپ باتوں سے معمور ہوتے تھے لیکن اب" اس نے خوش مذاقی کے ساتھ اپنا شانہ ہلایا اور دیر تک موجودہ حالت کی برائی بیان کرتا رہا حالانکہ وہ خود موجودہ حالت کے لیئے ذمہ دار تھا۔

جس وقت کا میں ذکر کر رہا ہوں، شرلک ہومز کو واپس آئے ہوئے چند ماہ گذر گئے تھے اور میں اسکی خواہش کے مطابق اس کے پاس ہی ٹھہرا ہوا تھا۔

شریف شرلک ہومز نے بمشکل اپنے اظہار افسوس کو ختم کیا تھا کہ ہمارے کمرہ کے باہر کچھ شور سنائی دیا ملاقات پروفیسر مور کئے بغیر ایک نوجوان آدمی ہمارے کمرہ میں گھس آیا۔ ہماری حیرانگی دیکھکر اس کو بن گیا۔ مجھے اس کے عمدہ اس نے چلا کر کہا "مسٹر ہومز مجھے اپنی بے باکی کا افسوس ہے لیکن اس وقت بندوق کے وجود سے بھی آگاہ آپ مجھے معذور خیال فرمادیں، میں بدقسمت جان مک فارلین ہوں" آیا تھا تو میں نے ہوائی بندوق لیا جیسے کہ ہم اس کو پہچانتے ہیں اور اس کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں

شرلاک ہومز نے کہا۔ "چیرت نہ کیجیے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کی موجودہ حالت دیکھتے ہوئے میرے دوست ڈاکٹر واٹسن کو آپ کے لیئے کوئی مسکن دوائی تجویز کرنا چاہیے موسم گذشتہ چند دنوں سے واقعی بہت خراب ہے۔ اچھا آپ ایک کرسی پر بیٹھ جائیں اور متانت کے ساتھ اپنا قصہ سنائیں۔ آپ نے اپنا نام ایسے انداز سے لیا ہے جیسا کہ ہم آپ کو پہچانتے ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سوائے ان ظاہری امور کے کہ آپ مجرد، وکالت پیشہ، نوی میسن اور دمہ کی بیماری کے مریض ہیں مجھے آپ کے متعلق اور کوئی بات مطلقاً معلوم نہیں ہے۔"

چونکہ میں اپنے دوست کے طریق استدلال سے آگاہ تھا اس لیئے میں نے اس کے استنباط کردہ نتائج کو بآسانی سمجھ لیا۔ نو وارد کا لباس صاف ستھرا نہیں تھا، اس کی جیب میں سے کاغذوں سے بھرا ہوا ایک بڑا سا لفافہ باہر نکلا ہوا تھا، اس کی گھڑی کی زنجیر میں ایک عجیب شکل کا پتھر آویزاں تھا اور اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ ان علامات کو میرے دوست کی تیز نگاہ نے تاڑ لیا تھا اور اس کے ذہن رسا نے فوراً خاطر خواہ نتائج اخذ کیے تھے۔ لیکن نو وارد جو کہ میرے دوست کے محیر العقول دماغی کارناموں سے بخوبی واقف نہ تھا محو حیرت کھڑا تھا۔ آخر کار اس نے کہا، جناب آپ کا قیاس صحیح ہے۔ میں یہ سب کچھ ہوں اور اس وقت لندن میں سب سے زیادہ بدنصیب آدمی ہوں۔ خدا کے لیے مسٹر ہومز آپ میری مدد سے کوتاہی نہ کریں۔ اگر وہ مجھے گرفتار کرنے کے لیے آجائیں تو خدا کے لیئے مجھے ان سے اتنی مہلت دلوا دینا کہ میں اپنی سرگذشت بیان کرسکوں۔ میں آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جب آپ میرا قصہ سن لیں گے تو میں خوشی کے ساتھ جیل خانہ میں چلا جاؤں گا کیونکہ مجھے یقین ہو گا کہ آپ میری بریت ثابت کرنے میں مشغول ہوں گے۔"

ہومز نے متعجب ہو کر کہا، "آپ کو گرفتار کریں گے! یہ بہت اچھی۔ اور بہت دلچسپ بات ہے آپ کو کس جرم کے لیئے پکڑیں گے؟"

"ناروڈ کے رہنے والے ایک بوڑھے معمار مسٹر اولڈ ایکر کے قتل کے لیے۔"

میرے دوست کے چہرے سے ہمدردی اور اطمینان ظاہر ہوتا تھا۔ میرے اس خیال کو بھانپ کر اس نے کہا، "آپ کا بیان واقعی دلچسپ ہے۔ میں ابھی ابھی اپنے دوست سے کہہ رہا تھا کہ لندن میں سنسنی خیز جرائم مفقود ہو گئے ہیں اور اخبارات میں روزمرہ کے معمولی واقعات کے علاوہ کوئی دلچسپ خبر نہیں ہوتی"۔

ہمارے ملاقاتی نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ میز کی طرف بڑھایا اور روزانہ اخبار ڈیلی ٹیلی گراف اٹھا کر شرلک ہومز کو دکھایا۔

"جناب اگر آپ نے یہ ملاحظہ فرمایا ہوتا تو آپ فوراً میرے یہاں آنے کی غرض و غایت سمجھ جاتے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہر ایک آدمی میرے نام اور میری بدبختی سے ضرور آگاہ ہو گا۔ آپ کی اجازت سے میں جلی قلم کی سرخیاں پڑھتا ہوں:۔ نارووڈ میں ایک پُراسرار حادثہ، ایک مشہور معمار کی گمشدگی، قتل کا شبہ، مجرم کا سراغ، مسٹر ہومز پولیس کے افسر اس سراغ پر آچکے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اس سراغ کے مطابق میری گرفتاری یقینی ہے۔ لندن برج سٹیشن سے سپاہی میرا تعاقب کر رہے ہیں اور جونہی کہ انھیں وارنٹ مل جائے گا، وہ مجھے گرفتار کر لیں گے۔ آہ! میری ماں کا دل ٹوٹ جائے گا! اس کا دل یقیناً ٹوٹ جائے گا"۔

اس کا تاسف دردناک تھا۔ میں نے دلچسپی کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔ اس کی عمر ۲۷ برس ہو گی۔ اس کا لباس اور انداز شریفانہ تھے"۔

ہومز نے کہا "ہمیں موجودہ وقت کو یونہی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ واٹسن صاحب آپ براہِ کرم مجھے اخبار کا پورا مضمون پڑھ کر سنائیں"۔

جلی قلم عنوان کے نیچے میں نے ذیل کا مضمون پڑھا:۔

گذشتہ شب نارووڈ میں ایک غیر معمولی واقعہ ہوا ہے جس سے ایک خطرناک جرم کا شبہ ہوتا ہے۔ اس نواح میں مسٹر اولڈ ایکر ایک مشہور و معروف معمار ہے۔ مسٹر اولڈ ایکر کی عمر تقریباً ۵۲ برس ہے لیکن وہ مدت العمر مجرد رہا ہے۔ اس کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ وہ کافی امیر ہے۔

گزشتہ چند سال سے اس نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔ گزشتہ شب، بارہ بجے اس کے احاطے کے اندر لکڑیوں کے ایک انبار کو آگ لگ گئی تھی۔ گو آگ بجھانے والے انجن، بسرعت ممکنہ موقع پر پہنچ گئے تھے تاہم ایندھن کا انبار سارے کا سارا جل گیا۔ یہاں تک یہ حادثہ ایک اتفاقی حادثہ معلوم ہوتا تھا لیکن بعد ازاں معلوم ہوا کہ غالباً یہ آگ ایک خوفناک جرم کو چھپانے کے لیے لگائی گئی تھی۔ مسٹر اولڈ ایکر رات سے مفقود الخبر ہے۔ اس کے کمرہ کے معائنہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے بستر پر نہیں سویا نیز ایک آہنی صندوق میں سے چند ضروری کاغذات اور قیمتی دستاویزیں غائب ہیں۔ علاوہ ازیں کمرہ کے اندر خون کی چھینٹیں جابجا پائی گئی ہیں اور اسباب کی درہمی برہمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ ایک چھڑی بھی پائی گئی ہے جس کی دستی کے اوپر خون کے نشان ہیں۔ مسٹر اولڈ ایکر کے پاس گزشتہ شب بارہ بجے تک ایک نوجوان وکیل مسمّی جان مک فارلین بطور ملاقاتی ٹھہرا ہوا تھا جو چھڑی پائی گئی ہے وہ بھی شناخت کے بعد اسی نوجوان کی ملکیت ثابت ہوئی ہے۔ افسران پولیس کے پاس ایسی زبردست شہادت موجود ہے جس سے ارتکاب جرم کے متعلق تسلی بخش معلومات ثابت ہوتی ہیں۔

بعد کی خبر۔ افواہ سُنا گیا ہے کہ مسٹر مک فارلین قتل کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بہرکیف یہ امر یقینی ہے کہ اس کی گرفتاری کے لیئے وارنٹ شائع ہو گیا ہے۔ مقتول معمار کے باغ میں کسی بھاری چیز کے گھسیٹ کر لے جانے کے نشانات پائے گئے ہیں اور کوئلوں میں سے جلی ہوئی ہڈیاں دستیاب ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں راکھ میں سے پیتل کے چند بٹن بھی جو غالباً پتلون کے بٹن ہیں ملے ہیں۔ پولیس کے افسروں کا خیال ہے کہ بوڑھے معمار کو لاٹھی کی ضرب شدید سے اس کی خوابگاہ میں قتل کیا گیا ہے اور اس کا مردہ جسم گھسیٹ کر ایندھن کے انبار میں ڈالا گیا ہے۔ تحقیقات سکاٹلینڈ یارڈ کے لائق افسر انسپکٹر لسٹریڈ کے تجربہ کار ہاتھوں میں سپرد کی گئی ہے۔"

شرلک ہومز نے آنکھیں بند کر کے اس دلچسپ مضمون کو سنا۔

"یہ واردات واقعی دلچسپ ہے" اس نے کہا "لیکن میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مسٹر مک فارلین آپ اس وقت تک گرفتار کیوں نہیں کیے گئے۔ آپ کے خلاف شہادت بظاہر تو کافی قوی نظر آتی ہے۔"

"میں بلیک ہیتھ میں اپنے والدین کے ساتھ رہتا ہوں لیکن گذشتہ شب چونکہ مجھے مسٹر اولڈ ایکر کے ہاں دیر ہو گئی تھی اس لیے میں نارووڈ کے ایک ہوٹل میں سو رہا تھا اور آج صبح اپنے دفتر میں جا رہا تھا کہ ریل گاڑی میں میری نگاہ اخبار کے اس مضمون پر پڑی۔ میں نے یہی مناسب سمجھا کہ سیدھا آپ کے پاس چلا آؤں۔ ریل میں میرے ساتھ پولیس کا ایک افسر بیٹھ گیا تھا۔ غالباً اس نے مجھے اس لیے گرفتار نہیں کیا کہ اس کے پاس وارنٹ موجود نہیں تھا وہ ضرور میرے پیچھے وارنٹ لے کر آ رہا ہو گا۔ یا میرے اللہ! یہ کیا شور ہے؟"

ہماری گھنٹی زور سے بجی اور ہمارا پرانا دوست لسٹریڈ ہمارے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ دو تین وردی پوش سپاہی تھے۔

"مسٹر جان مک فارلین" لسٹریڈ نے کہا

ہمارے بدنصیب موکل کے چہرہ پر مردنی چھا گئی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"میں آپ کو مسٹر اولڈ ایکر، نارووڈ کے مشہور معمار کے قتل کی پاداش میں گرفتار کرتا ہوں"

نوجوان نے ہم دونوں کی طرف دیکھا اور شکستہ دل ہو کر کرسی پر گر پڑا۔

"ذرا توقف کیجیے" ہومز نے کہا "مسٹر لسٹریڈ، ایک آدھ گھنٹہ کی دیر سے آپ کے کام میں کوئی حرج واقع نہیں ہو سکتا۔ مسٹر مک فارلین ہمیں اس واقعہ کے متعلق اپنا بیان سنانے والا تھا۔ ممکن ہے کہ ہم اس کے بیان کی امداد سے اس حادثہ کی صحیح تحقیقات کر سکیں۔"

لسٹریڈ نے تمکنت کے ساتھ کہا "مجھے تحقیقات کرنے میں کوئی مشکل نظر نہیں آتی، تاہم میں آپ کا سوال رد کرنا نہیں چاہتا کیونکہ آپ نے ایک دو موقع پر ہماری مدد کی ہے۔"

لیکن میں یہ امر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے قیدی کے پاس رہوں گا اور جو کچھ وہ یہاں بیان کرے گا اس کے خلاف بطور شہادت استعمال ہو سکے گا۔"

ہمارے موکل نے خوش ہو کر کہا "مجھے آپ کی شرائط منظور ہیں۔ میں صرف یہی چاہتا ہوں کہ آپ کو صحیح واقعات کی اطلاع ہو جائے۔"

لسٹریڈ نے اپنی گھڑی نکال کر کہا "بہت اچھا۔ میں آپ کو نصف گھنٹہ کی مہلت دیتا ہوں"

نوجوان نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کل سے پہلے مسٹر اولڈ ایکر کے ساتھ میری واقفیت مطلقاً نہ تھی۔ البتہ میں نے اس کا نام اپنے والدین سے بارہا سنا تھا کیونکہ عرصہ ہوا وہ اسے جانتے تھے لیکن اب ان کے تعلقات منقطع ہیں۔ اس لیے جب وہ کل میرے دفتر میں آیا تو مجھے بہت تعجب ہوا اور جب اس نے مجھے اپنے آنے کا سبب بتایا تو مجھے اور بھی زیادہ حیرت ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں بہت سے کاغذات تھے۔ یہ حاضر ہیں۔ ان کاغذات کو اس نے میری میز پر رکھ کر کہا

"مسٹر میک فارلین یہ میری وصیت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے قانون کے مطابق صحیح کر دیں۔ جب تک آپ یہ کام ختم کریں گے میں یہیں بیٹھوں گا۔"

"میں نے وصیت کی نقل شروع کر دی اور جب میں نے دیکھا کہ اس نے وصیت میں کم و بیش اپنی تمام جائداد میرے نام لکھ دی ہے تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ میری طرف دیکھ کر ایک عجیب انداز سے مسکرا رہا تھا۔ اس نے مجھے یقین دلایا کہ اس نے سمجھ بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ اس نے کہا میں آپ کے والدین کو آج سے کئی سال پہلے سے جانتا ہوں اور میں نے ہمیشہ آپ کی تعریف سنی ہے۔ میں نے تمام عمر اکیلے بسر کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ میری جائداد آپ کے قبضہ میں آ کر بہتر ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ میں نے مجوب ہو کر شکریہ ادا کیا۔ وصیت کی تحریر نقل ختم ہونے کے بعد اس نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے اور میرے کلرک نے اس پر اپنی گواہی ڈال دی۔ نیلے لفافہ میں دستخط شدہ وصیت ہے۔

اور ان پر زون پر اس کا دستخطی مسودہ ہے۔ اس کے بعد مسٹر اولڈ ایکر نے مجھے رات کے وقت ۹ بجے کھانے پر مدعو کیا اور سمجھایا کہ بعض ضروری کاغذات اور دستاویزیں جو وہ مجھے دینا چاہتا ہے مکان پر ہیں اور چونکہ اس کی دلی خواہش ہے کہ وصیت کی تکمیل آج ہی ہو جائے اس لیئے مجھے اس کے ہاں ضرور آنا چاہیئے۔ لیکن اس نے میری طرف گھور کر کہا "برخوردار اس امر کی تاکید ہے کہ تکمیل سے پہلے اس معاملہ کے متعلق اپنے والدین سے مطلقاً گفتگو نہ کرنا۔ ہم ان کو تکمیل کے بعد حیران کر سکیں گے"، اُس نے اس ممانعت کو اصرار کے ساتھ پیش کیا اور مجھ سے وعدہ لیئے بغیر وہاں سے نہ ہلا۔

"ایسی نعمت غیر مترقبہ کے حصول کی خوشی میں، میں اس کی ہر ایک بات ماننے کے لیے تیار تھا۔ وہ میرا محسن تھا اور میں اس کی ہر ایک خواہش پورا کرنے کے لیے آمادہ تھا اس لیئے میں نے اپنے گھر تار بھیجدیا کہ میں شب کو ایک ضروری کام کی وجہ سے دیر کر کے آؤں گا۔ مسٹر اولڈ ایکر کے مکان کا پتہ لگانے میں مجھے کچھ دیر ہو گئی، اس لیے میں اس کے پاس تقریباً ۹½ بجے پہنچ سکا۔"

ہومز نے قطع کلام کر کے کہا "آپکے لیئے دروازہ کس نے کھولا تھا؟"

"ایک چالیس سالہ عورت نے جو غالباً اس کی خادمہ ہے۔ کھانا کھانے کے بعد، مسٹر اولڈ ایکر مجھے اپنی خوابگاہ میں لے گیا جہاں ایک مضبوط آہنی صندوق رکھا ہوا تھا۔ اس میں سے اُس نے بہت سے کاغذات نکالے اور مجھے دکھائے۔ بارہ بجے کے قریب میں اس کے یہاں سے رخصت ہوا۔ بیرونی دروازہ تک وہ خود میرے ساتھ آیا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ نصف رات گذرنے خادمہ کو بیدار کرنا ٹھیک نہ ہوگا۔"

"کیا اُس کے کمرہ کے روشندان بند تھے؟"

"میں کہہ نہیں سکتا، لیکن میرا خیال ہے کہ وہ نیم بند تھے۔ روانگی کے وقت مجھے میری چھڑی نہیں مل سکی تھی جب تلاش کرنے کے بعد بھی وہ نہ ملی تو اس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں

[illegible] گا اور اب تو برخوردار تم مجھے اکثر ملنے آیا کرو گے۔ پھر کسی وقت لیجا[illegible] میں اس کو [illegible] صحیح سالم چھوڑ آیا تھا۔ چونکہ رات زیادہ گذر گئی تھی اس لیئے میں پاس ہی ایک ہوٹل میں ٹھہر رہا ــ صبح اٹھ کر ریل گاڑی میں مجھے اخبار دیکھنے پر اس حادثہ کا علم ہوا۔"

لسٹریڈ نے کہا "مسٹر ہومز کیا آپ کچھ اور بھی دریافت کرنا چاہتے ہیں؟"

"جب تک میں بلیک ہیتھ نہ ہو آؤں مجھے اور کوئی بات دریافت نہیں کرنی ہے۔"

لسٹریڈ نے جلدی سے کہا "غالباً آپ نارووڈ جانا چاہتے ہیں۔"

ہومز نے ایک عجیب انداز سے مسکرا کر کہا "ہاں۔ ممکن ہے میرا مطلب یہی ہو" اس سے قبل کئی ایک مواقع پر لسٹریڈ کو میرے دوست کی غیر معمولی ذہانت اور جودتِ طبع کا علم ہو چکا تھا۔ اس لیے اس نے ہومز کی مسکراہٹ کو دیکھ کر کہا "مسٹر ہومز میں آپ سے تخلیہ میں دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر مکفارلین پولیس کے دو سپاہی نیچے دروازہ پر کھڑے ہیں اور ایک دو اسپہ گاڑی آپ کے لیئے تیار ہے۔" بیچارہ شکستہ دل نوجوان ہماری طرف ایک حسرت آمیز نگاہ ڈال کر باہر چلا گیا لیکن لسٹریڈ وہیں کھڑا رہا۔

ہومز وصیت کے مسودہ کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ جب ملزم چلا گیا تو اس نے لسٹریڈ کو مخاطب کر کے کہا "اس دستاویز کے متعلق بعض امور بہت غور طلب ہیں۔"

لسٹریڈ نے وصیت کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہا "میں پہلے صفحہ کے شروع میں، دوسرے صفحہ کے وسط میں اور خاتمہ پر چند سطریں پڑھ سکتا ہوں۔ یہ تو صاف لکھی ہوئی ہیں لیکن ان کے علاوہ دوسری جگہوں پر عبارت بہت خراب لکھی ہوئی ہے اور تین جگہوں پر تو میں بالکل کچھ نہیں پڑھ سکتا۔"

ہومز نے کہا "آپ اس سے کیا سمجھتے ہیں؟"

"آپ بتایئے کہ آپ اس سے کیا سمجھتے ہیں؟"

"یہ کہ یہ وصیت ریل گاڑی میں بیٹھ کر لکھی گئی ہے۔ صاف عبارت سٹیشنوں پر جہاں گاڑی

زکی نمی، لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ بری عبارت چلتی گاڑی میں لکھی گئی ہو گی اور بہت سی تحریر جو بالکل پڑھی نہیں جاتی، ایسی جگہوں پر لکھی گئی ہے جہاں کانٹا بدلا جاتا ہے۔ جو آدمی لندن سے واقف ہو وہ بتا سکتا ہے کہ یہ وصیت نارووڈ سے لندن آتے ہوئے لکھی گئی تھی۔

لسٹریڈ کھل کھلا کر ہنسنے لگا "جب آپ اپنے قیاسی گھوڑے دوڑانے شروع کر دیتے ہیں تو میں آپ کی باتیں نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن یہ فرمائیے کہ آپ کے اس خیال کو واردات کے ساتھ کیا تعلق ہے؟"

"اس سے نوجوان کے بیان کی اتنی تائید ہوتی ہے کہ یہ وصیت بوڑھے معمار نے کل دورانِ سفر میں لکھی تھی۔ یہ امر غور طلب ہے کہ ایسی ضروری وصیت اس طرح سرسری طور پر لکھی گئی ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وصیت لکھنے والے کو خیال تھا کہ عملی طور پر اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر ایک آدمی کو معلوم ہو کہ اس کی وصیت پر عمل نہیں کیا جائے گا تو وہ ضرور ایسا کر سکتا ہے۔"

لسٹریڈ نے کہا "لیکن اس حالت میں تو معمار نے وصیت کیا لکھی اپنے لیے فتوائے موت بھی ساتھ ہی لکھ لیا تھا۔"

"کیا آپ ایسا خیال کرتے ہیں؟"

"اور کیا آپ ایسا خیال نہیں کرتے؟"

"یہ بالکل ممکن ہے کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں صحیح ہو لیکن میں ابھی اس واردات کو واضح طور پر نہیں سمجھ سکا۔"

"چہ خوب! کیا یہ واردات ابھی واضح نہیں ہے۔ اس سے زیادہ واضح اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اس نوجوان کو معلوم تھا کہ بوڑھے معمار کے مرنے سے اسے اس کی تمام جائداد وراثت میں ملے گی۔ اس لیے وہ یہ سوچ کر اپنے والدین کو اطلاع کیے بغیر شب کے وقت معمار کے ہاں پہنچ گیا اور تنہائی میں اسے قتل کر دیا۔ قتل کو چھپانے کی خاطر اس نے اس کے مردہ بدن کو جلا دیا اور خود ایک ہوٹل میں روپوش ہو گیا۔ کیا یہ امور واضح نہیں ہیں؟"

"بہر نوع، میں سمجھتا ہوں کہ یہ واردات اس لحاظ سے کافی سے زیادہ واضح ہے۔ آپ اپنی قوتِ متخیلہ سے کام لیں اور سوچیں کہ کیا یہ نوجوان اسی دن جبکہ وصیت لکھی گئی تھی اپنے محسن کو قتل کر سکتا تھا۔ پھر یہ خیال کریں کہ وہ گھر میں پوشیدہ طور پر نہیں آیا تھا۔ نوکر کو معلوم تھا کہ وہ مختار کی ملاقات کے لیے آیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ یہ امر قابلِ غور ہے کہ وہ اپنی چھڑی بطور نشانی کے قتل کے بعد وہاں چھوڑ گیا۔ تاکہ پولیس اسے فوراً گرفتار کر لے! میرے دوست ذرا سوچو اور سمجھو۔ آپ کا قیاس صحیح نہیں معلوم ہوتا۔"

باوجود اس تقریر کے لسٹریڈ اپنی رائے پر قائم رہا اور سلام کہکر رخصت ہو گیا۔

جب سرکاری سراغ رساں چلا گیا تو میرے دوست نے باہر جانے کی تیاری کی اور کہا "واٹسن صاحب! میں سب سے پہلے بلیک ہیتھ جاؤں گا۔ جہاں کہ اس نوجوان کا گھر ہے۔"

میں نے لسٹریڈ کی طرح حیران ہو کر پوچھا "لیکن آپ پہلے ناروڈ کیوں نہیں جاتے جہاں کہ قتل ہوا ہے؟"

"اس واردات کے دو حصے ہیں۔ اول عجیب غریب وصیت، دوم قتل۔ پولیس کے افسر غلطی کر رہے ہیں کہ اپنی تمام توجہ دوسرے حصے کی طرف مبذول کر رہے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک صحیح طریقِ عمل یہ ہے کہ سب سے پہلے اس نادر وصیت پر کچھ روشنی ڈالی جائے، شاید اس تحقیقات سے قتل کی تہ اسرار بھی سلجھائی جا سکے۔ بشکریہ۔ آپ کے میرے ساتھ باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے ورنہ میں ہرگز آپ کے بغیر ایک قدم نہ اٹھاتا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ شام کے وقت جب میں واپس آؤں گا تو اس قابلِ رحم نوجوان کے لیے جس نے اس اعتماد کے ساتھ ہماری مدد طلب کی ہے، انشاءاللہ کچھ نہ کچھ کر کے آؤں گا۔"

دوسرا حصہ

میرا دوست بہت دیر کر کے واپس آیا۔ اس کے چہرہ پر مایوسی چھائی ہوئی تھی جس سے

صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی جستجو میں ناکام رہا ہے۔ ایک گھنٹہ تک وہ ستار لیکر متفرق سُریں نکالتا رہا آخر کار اُس نے مجھے اپنی مساعی کا لُبِّ لُباب یوں سُنایا!"

"پیارے واٹسن، میری تمام تدابیر غلط ثابت ہو رہی ہیں۔ گو میں لسٹریڈ کے سامنے جرأت سے اسے جھٹلاتا رہا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ وہ صحیح کھوج پر ہے اور میرا خیال غلط ہے"

"کیا آپ بلیک ہیتھ گئے تھے ؟"

"ہاں میں وہاں بھی گیا تھا۔ اور نارووڈ بھی ہو آیا ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ بوڑھا معمار اچھا خاصہ بدمعاش تھا۔ نوجوان قیدی کا باپ گھر پر موجود نہ تھا لیکن اس کی ماں مامتا کی ماری گھر پر بے چین ہو رہی تھی۔ وہ اپنے بیٹے کو معصوم گردانتی ہے لیکن اسے اولڈ ایکر کی خبر موت سُن کر کچھ حیرت نہیں ہوئی۔ برخلاف اس کے وہ اس کو ایسی شدت سے کوستی تھی کہ اگر پولیس والے اس کی باتیں سن پائیں تو اُس کے بیٹے کا بچنا محال ہے۔ کیونکہ اگر اُس نے اپنی ماں کو اولڈ ایکر کے خلاف اس طرح زہر اُگلتے ہوئے سُنا ہو تو لازماً وہ اس کو پہلے سے نفرت کرتا ہو گا۔ وہ اس کو عرصہ دراز سے جانتی ہے کیونکہ وہ جوانی میں اس کا عاشق رہ چکا ہے۔ وہ اللہ کا شکر ادا کرتی تھی کہ اس نے اس سے شادی نہ کی کیونکہ اس کو اس کی بدکرداریوں کا علم ہو گیا تھا۔ اُس نے مجھے ایک عورت کی تصویر دکھائی جس کو چاقو کے ساتھ بہت بدنما کیا ہوا تھا۔ "یہ میری تصویر ہے جو اُس نے مجھے، میری شادی کی صبح کو بھیجی تھی" یہ سُنکر میں نے کہا "خیر لیکن اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنا غصہ بھلا دیا ہے کیونکہ اس نے آپ کے بیٹے کو اپنا وارث بنالیا ہے" "مجھے یا میرے بیٹے کو اُس ملعون کا ایک حبہ درکار نہیں ہے۔ مسٹر ہومز مجھے اپنے خدا کے انصاف سے اُمید ہے کہ جس طرح یہ بدکردار موذی ایسی ذلیل موت مرا ہے اسی طرح میرا بیٹا جرم سے بری ثابت ہو گا" میں نے چند لمحے اس سے گفتگو کی لیکن مجھے اپنے قیاس کی تائید میں کوئی بات نہ ملی۔ آخر کار میں مایوس ہو کر نارووڈ چلا آیا۔

بوڑھے معمار کا مکان ایک وسیع احاطہ میں واقع ہے۔ میں نے با معانِ نظر قدموں کے

نشانات اور دیگر علامات کے لیے تمام احاطہ کا معائنہ کیا لیکن وہاں بھی مجھے کوئی خاص بات اپنے قیاس کی تائید میں نہیں ملی۔ صرف ایک امر مجھے اُمید افزا نظر آیا ہے۔ میں نے بوڑھے معمار کے آہنی صندوق کے اندر کے کاغذات کو دیکھا۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ چنداں امیر نہیں تھا۔ لیکن مجھے یہ شبہ ہوا ہے کہ جملہ کاغذات وہاں موجود نہیں ہیں۔ بعض کاغذات میں چند قیمتی دستاویزوں کی طرف اشارے تھے لیکن وہ دستاویزیں وہاں موجود نہ تھیں۔ اگر ہم یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا سکیں تو ہم لسٹریڈ کی ایک دلیل باطل کر سکتے ہیں۔ وہ کہتا تھا کہ کوئی کاغذ نہیں چرایا گیا اور اس کی وجہ یہ بتاتا تھا کہ چونکہ نوجوان کو معلوم تھا کہ از روئے وصیت وہ تمام جائداد کا مالک ہے اس لیئے اس کو دستاویزیں چرانے کی ضرورت نہ تھی۔

" آخر کار میں نے خادمہ سے گفتگو کی۔ اس کا نام مسز فاکس ہے۔ اگر وہ چاہے تو ہمیں بہت کچھ بتا سکتی ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے لیکن وہ بالکل کچھ نہیں بتانا چاہتی۔ اُس کا بیان ہے کہ اس نے نوجوان کے لئے کل رات دروازہ کھولا تھا اور ساڑھے دس بجے سو گئی تھی اس لیئے اس کو بعد کے واقعات کا کچھ علم نہیں ہے۔ وہ اپنے مالک کے کاغذات وغیرہ کے متعلق ہر ایک قسم کی معلومات سے انکار کرتی ہے۔

" پیارے دوست! اس طور سے میری تمام کوشش رائگاں گئی ہے، میں اس مظلوم نوجوان کی حمایت میں کوئی تائیدی امر پیش نہیں کر سکتا۔ تاہم مجھے اس کی معصومیت کا یقین ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ پولیس جو کچھ کر رہی ہے غلط ہے اور وہ خادمہ ضرور کچھ ذکچھ جانتی ہے۔ بہرکیف اب افسوس کرنا لاحاصل ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ تاوقتیکہ کوئی نئی بات دریافت نہ ہو جائے بوڑھے معمار کی کہانی آپ کی جمع کردہ حکایات میں شامل نہیں ہو سکے گی۔"

میں کہہ نہیں سکتا کہ شرلک ہومز اس رات سویا یا نہیں لیکن جب میں نے صبح اُسے

ناشتے پر دیکھا تو اُس کا چہرہ زرد اور اُترا ہوا تھا۔ اس کی کرسی کے اردگرد چھلوں کے بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے اور صبح کے اخباروں کا ایک ڈھیر میز پر جمع تھا۔ ایک تار اس کے سامنے کھلا پڑا تھا۔ تار میری طرف پھینک کر اُس نے کہا "آپ اس کے متعلق کیا خیال کرتے ہیں؟"

میں نے تار کا مضمون پڑھا۔ یہ نارووڈ سے آیا تھا "ضروری تازہ شہادت دستیاب ہوئی ہے۔ ملزم کا جرم بالکل ثابت ہو گیا ہے۔ آپ اپنی مساعی ترک کر دیں۔ لسٹریڈ"

"یہ لسٹریڈ کی فتح کا اعلان ہے تاہم میں اس کے مشورہ پر عمل کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ ہمیں تازہ نئی شہادت کی تحقیقات کرنی چاہیے۔ ممکن ہے کہ وہ ہمارے مفید مطلب ثابت ہو اور جو نتیجہ اس سے لسٹریڈ نے نکالا ہے غلط ہو۔ آپ ناشتہ کر لیں۔ میں کچھ نہیں کھاؤں گا۔ مجھے آپ کی رفاقت کی ضرورت ہے۔ ہمیں نارووڈ جلدی جانا ہو گا۔"

میرے اصرار کے باوجود شرلک ہومز نے ناشتہ نہ کیا کیونکہ یہ اس کی ایک خصوصیت تھی کہ وہ تحقیقات کی سرگرمی میں کئی کئی دن علی التواتر کھانا نہیں کھاتا تھا۔ جب میں طبی نقطۂ نگاہ سے اعتراض کرتا تھا تو وہ کہتا تھا "سر دست میرے پاس انہضام کے لیے فالتو طاقت نہیں ہے۔"

جب ہم نارووڈ پہنچے تو لسٹریڈ ہمیں شاداں و فرحاں ملا۔ "کہیے مسٹر ہومز کیا ہم غلط ہیں یا آپ؟"

میرے دوست نے متانت کے ساتھ جواب دیا "تا حال میں کسی قطعی نتیجہ پر نہیں پہنچا۔"

"لیکن ہم اپنے نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ آئیے میں آپ کو ایک برہانِ قاطع سے یقین دلاؤں گا کہ میرا نتیجہ سچا ہے۔" یہ کہہ کر وہ ہمیں ایک گزرگاہ میں سے نکال کر ایک کمرہ میں لے گیا۔

"یہ وہ جگہ ہے جہاں ملزم مک فارلین ارتکابِ جرم کے بعد آیا ہو گا۔ اب آپ یہ ملاحظہ فرمائیں" حیرت انگیز سرعت کے ساتھ اس نے ایک دیا سلائی جلائی اور سفید دیوار کے

بالمقابل صفحہ ۲۲۱] "مسٹر ہومز اس کو اپنے محدب شیشہ کی مدد سے دیکھئے"

اوپر ایک خون کا دھبّہ دکھایا۔ جب ہم نے غور سے دیکھا تو وہ دھبّہ صاف طور پر ایک انگوٹھے کا نشان نظر آیا۔

"مسٹر ہومز اس کو اپنے محدب شیشہ کی مدد سے دیکھیئے۔"

"ہاں میں دیکھ رہا ہوں۔"

"آپ جانتے ہیں کہ ایسے کوئی دو نشان یکساں نہیں ہو سکتے۔"

"ہاں میں نے ایسا ہی سنا ہے۔"

"اچھی بات۔ اب آپ ازراہِ کرم اس نشان کا مقابلہ مک فارلین کے انگوٹھے کے اس نشان کے ساتھ جو آج صبح میرے حکم سے لیا گیا ہے کریں۔"

جب دونوں نشان اکٹھے رکھے گئے تو محدب شیشہ کی مدد کے بغیر صاف عیاں تھا کہ دونوں نشان ایک ہی شخص کے انگوٹھے کے ہیں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ ہمارا موکّل اب قانون کے چنگل سے نہیں بچ سکتا۔

لسٹریڈ نے خوشی سے کہا "یہ قطعی ثبوت ہے۔"

میں نے بھی بے ساختہ کہا "یہ قطعی ہے۔"

"یہ قطعی ہے!" ہومز نے بھی کہا۔

مجھے اس کی آواز میں کچھ ایسی تبدیلی محسوس ہوئی کہ میں نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اُس کے چہرہ پر ایک نمایاں تبدیلی وقوع پذیر ہو گئی تھی۔ اندرونی مسرت اور شادمانی سے اُس کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کے لئے غیر معمولی کوشش کر رہا تھا۔

آخر کار اس نے کہا "معاذ اللہ! دنیا میں کیسے کیسے اچنبھے دیکھنے میں آتے ہیں! انسان کو ظاہری شکل و شباہت کے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے۔ دوست لسٹریڈ یہ واردات ہمارے لیئے جائے عبرت ہے۔ ہمیں اس سے یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ اپنی قوت فیصلہ پر

حد سے زیادہ اعتبار نہ کریں۔"

لسٹریڈ نے جواب دیا "ہاں۔ مسٹر ہومز ہم میں سے بعض اپنے دماغی کارناموں پر نازاں ہوتے ہیں"۔ اس کا گستاخانہ لہجہ مجھے مشتعل کرنے کے لیے کافی تھا لیکن ہومز بظاہر بالکل مطمئن کھڑا تھا۔ گو میں دیکھ رہا تھا کہ بات کرتے وقت اس کا جسم اندرونی شادمانی سے پیچ وتاب کھا رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے دوست نے کہا:۔

"ہماری خوش بختی ہے کہ اس نوجوان نے کھونٹی پر سے ٹوپی اتارتے وقت اپنا انگوٹھا دیوار کے ساتھ دبا دیا۔ اور آپ سوچیں تو اس کی یہ حرکت کیسی باموقع نظر آتی ہے لیکن جناب بندہ یہ تو فرمائیں کہ یہ اہم انکشاف کس نے کیا تھا؟"

"خادمہ نے رات کے وقت پہرہ والے سپاہی کو یہ دھبہ دکھایا تھا۔"

"سپاہی رات کے وقت کہاں پہرہ دے رہا تھا؟"

"خواب گاہ میں جہاں ارتکاب جرم ہوا تھا"

"لیکن یہ نشان پولیس والوں کو کل کیوں نہیں نظر آیا تھا؟"

"چہ خوب! ہمیں خیال ہی نہ تھا کہ اس بڑے کمرہ میں کوئی بات قابل تفتیش ہو سکتی ہے۔ مزید براں یہ دھبہ نمایاں جگہ میں نہیں ہے۔"

"نہیں نہیں۔ بالکل نہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ دھبہ کل ہی یہیں تھا۔" لسٹریڈ نے میرے دوست کی طرف اس انداز سے دیکھا جیسے کہ وہ اسے مخبوط الحواس سمجھتا ہے۔ میں خود معترف ہوں کہ مجھے اس کے نرالے انداز اور اس بے تکی بات سے بہت حیرانی ہوئی۔

لسٹریڈ نے تمسخر سے کہا "شاید ملزم رات کے وقت اپنے خلاف شہادت قوی کرنے کی خاطر جیل خانہ سے نکل کر اپنے انگوٹھے کا نشان یہاں لگا گیا ہوگا۔ اس امر کا فیصلہ کہ یہ اُسی کے انگوٹھے کا نشان ہے میں ماہران فن کے اوپر چھوڑتا ہوں۔"

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اسی کے انگوٹھے کا نشان ہے۔"

"تو یہ کافی ہے۔" لسٹریڈ نے کہا "مسٹر ہومز میں ایک عملی آدمی ہوں۔ جب میری شہادت جمع ہو جاتی ہے تو میں اپنے نتائج استنباط کر لیتا ہوں۔ اگر آپ کو مجھ سے کچھ کہنا ہو گا تو آپ مجھے نشست گاہ میں پائیں گے۔ میں وہاں بیٹھ کر اپنی آخری رپورٹ لکھوں گا۔"

ہومز بظاہر بالکل سنجیدہ تھا گو مجھے اس کے انداز سے شرارت آمیز شادمانی کے آثار گاہ بگاہ نظر آتے تھے۔

"رفیقِ من۔ واقعی یہ ایک اہم انکشاف ہے لیکن ابھی تک مجھے اپنے موکل کی بریت کے لئے چند امور نظر آتے ہیں۔"

میں نے خوش ہو کر جواب دیا، "مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں ڈر رہا تھا کہ اب اس کے لئے کوئی امید باقی نہیں رہی۔"

"میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ لسٹریڈ کی جمع کردہ شہادت میں ایک اہم نقص ہے۔"

"واقعی! وہ کیا ہے؟"

"صرف یہ کہ میں جانتا ہوں کہ یہ نشان یہاں کل موجود نہ تھا۔ میں نے کل اس کمرہ کو بہت احتیاط کے ساتھ دیکھا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اگر یہ نشان یہاں کل موجود ہوتا تو میں اسے ضرور دیکھتا۔ آیئے اب ذرا باہر گھومیں۔"

تیسرا حصہ

میرا دماغ چکر میں تھا لیکن میرے دل میں خوشی کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ ہومز نے مکان کے چاروں طرف طواف کیا اور ہر ایک پہلو کو غور سے دیکھا۔ پھر وہ مکان کے اندر گیا اور فرش سے اوپر کی منزل تک کئی مرتبہ پڑھا۔ بہت سے کمرے خالی... تاہم ہومز نے

اُن کو نہایت غور سے دیکھا۔ آخر کار منزل بالا کے ایک برآمدہ پر جو مین قالی خوابگاہوں کے سامنے تھا، وہ بے ساختہ ہنسنے لگا۔"

"واٹسن اس معاملہ کے متعلق بعض نرالی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ اس لیئے اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے دوست لسٹریڈ کو اپنا محرم راز بنالیں۔ وہ ابھی ہمارے اوپر ہنستا تھا لیکن اگر اس معمہ کا حل جو میں نے سوچا ہے صحیح نکل آیا تو ہم اس پر دل کھولکر ہنس سکیں گے۔ ہاں ہاں۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا کہ ہمیں کیا کارروائی کرنی چاہیئے۔"

جب ہم نشست گاہ میں گئے تو لسٹریڈ اپنی رپورٹ لکھ رہا تھا۔ شرلک ہومز نے اس سے کہا "میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی آخری رپورٹ لکھ رہے ہیں"

"ہاں"

"کیا آپ یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ تحریر ذرا قبل از وقت ہے۔ مجھے رہ رہ کے خیال آتا ہے کہ آپ کی شہادت ابھی غیر مکمل ہے"

لسٹریڈ میرے دوست سے بخوبی واقف تھا۔ اس لیئے وہ اس کے الفاظ کو بغور سن رہا تھا اُس نے قلم ہاتھ سے رکھدیا اور روئداد بند کر کے کہنے لگا "مسٹر ہومز اس سے آپ کا مطلب کیا ہے؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک آپ نے ایک ضروری گواہ کی شہادت نہیں لی"

"کیا آپ اُس کو حاضر کر سکتے ہیں؟"

"ہاں"

"تو براہ مہربانی اُسے بلائیے"

"میں اپنی طرف سے بہترین کوشش کروں گا۔ آپ کے ساتھ یہاں کتنے سپاہی ہیں؟"

"تین"

"بہت خوب! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آیا وہ مضبوط جوان ہیں اور اُن کی آوازیں

کافی بلند ہیں؟

"وہ سب مضبوط اور بلند آواز ہیں لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ان کی آواز کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟"

"غالباً میں آپ کو یہ بھی سمجھا دوں گا اور اس کے علاوہ ایک دو باتیں اور سمجھا دوں گا جو ابھی آپ نہیں سمجھے ہے۔ براہِ مہربانی اپنے سپاہیوں کو بلا ئیے۔"

پانچ منٹ کے اندر تینوں سپاہی حاضر ہو گئے۔

"اصطبل میں بہت سی خشک گھاس جمع ہے،" شرلک ہومز نے ان سے کہا، "آپ ان میں سے تین بڑی گٹھڑیاں اٹھا لائیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس گواہ کے طلب کرنے میں یہ گھاس بہت مفید ثابت ہو گی۔ تسلیم۔ واٹسن کیا آپ کے پاس ڈیا سلائی کا کبس ہے؟ شکریہ۔ آئیے مسٹر لسٹریڈ آپ ہمارے ہمراہ اوپر چلیں۔"

ہومز ہمیں منزلِ بالا کے اس برآمدہ میں لے گیا جو تین خواب گاہوں کے سامنے تھا۔ سپاہی بدقت اپنی ہنسی کو ضبط کیے ہوئے تھے۔ لسٹریڈ کے چہرہ پر نفرت حیرانگی اور امید کا رنگ باری باری سے آتا تھا۔ ہومز ہمارے سامنے ایک مداری کی طرح کھڑا تھا۔

"کیا آپ اپنے ایک سپاہی کو پانی کی ایک بالٹی بھر کر لانے کے لیے حکم دیں گے؟ گھاس کو یہاں دیوار سے بچا کر فرش پر رکھ دو۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب تیار ہیں۔"

لسٹریڈ کا منہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے کہا "مسٹر ہومز اگر آپ ہم سے کوئی مذاق کرنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے۔ وگرنہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ اتنی فضول تیاریوں کے بغیر بھی ہمیں اپنے منشار کی اطلاع دے سکتے ہیں۔"

مسٹر لسٹریڈ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں بلاسبب نہیں کر رہا۔ میرے پاس اپنے ہر ایک کام کے لیے معقول وجوہ ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ بہت مسرور نظر آتے تھے اب اگر میں یہ کارروائی ذرا باقاعدگی کے ساتھ کر رہا ہوں تو آپ کو بدد

نہیں ہونا چاہیے۔ واٹسن صاحب ذرا وہ کھڑکی کھول دیجیے اور گھاس کو آگ لگا دیجیے؟"
میں نے ایسا کیا۔ ہوا کے جھونکے سے دھواں آمد میں بھر گیا۔
"اب جناب لسٹریڈ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ ضروری گواہ آپ کی خدمت میں آتا ہے یا نہیں۔ حضرات براہ کرم سب مل کر میرے ساتھ زور سے "آگ"! "آگ"! پکاریں یہ لیجیے ایک دو تین ——"
ہم سب نے مل کر "آگ"! "آگ"!! پکارا۔
"تسلیم۔ اب ایک دفعہ پھر زور سے پکاریئے۔"
"آگ! آگ!!"
"صرف ایک دفعہ اور۔ پھر میں آپ کو تکلیف نہیں دوں گا"
"آگ! آگ!! آگ!!!"

ہمارا شور تمام نارووڈ میں سنائی دیا ہوگا۔
ابھی ہمارا شور ختم نہیں ہوا تھا کہ ایک حیرت انگیز واقعہ پیش آیا۔ برآمدہ کے ایک سرے پر سے بظاہر پختہ دیوار میں سے ایک دروازہ کھلا اور ایک چھوٹا سا بوڑھا آدمی آنکھیں جھپکتا ہوا اس طور سے باہر نکلا جیسے چوہا اپنے بل سے نکلتا ہے۔
ہومز نے اطمینان کے ساتھ کہا، "الحمدللہ! واٹسن صاحب آگ پر پانی ڈال دیجیے۔ تسلیم۔ لسٹریڈ میں آپ کا تعارف آپ کے ضروری گمشدہ گواہ مسٹر اولڈ ایکر، نارووڈ کے مشہور بوڑھے معمار سے، کراتا ہوں۔"

بیچارہ سرکاری سراغ رساں مبہوت کھڑا تھا وہ نووارد کی طرف دیکھ رہا تھا اور نووارد ہم سب کی طرف آنکھیں مل کر دیکھ رہا تھا۔
آخر کار لسٹریڈ نے پوچھا "یہ کیا بات ہے؟ آپ اتنے عرصہ سے کہاں تھے؟ اور اس وقت یہاں کیا کر رہے تھے؟

بالمقابل صفحہ ۲۰۳   چھوٹا سا بڈھا آدمی پلک مارتا ہوا باہر نکلا

بوڑھا معمار ہنس دیا اور کہنے لگا "میں نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔"

"کوئی جرم نہیں کیا؟ تم نے اپنی طرف سے ایک بے گناہ نوجوان کو پھانسی لوانے کی بہترین کوشش کی ہے۔ اگر یہ صاحب موقعِ واردات پر نہ آتے تو وہ یقیناً پھانسی پا جاتا۔"

"لیکن جناب یہ تو محض ایک عملی مذاق تھا۔"

"عملی مذاق! چہ خوب؟ تم اس مذاق کو بہت دلچسپ نہیں پاؤ گے۔ اسے نیچے لے جاؤ اور زیرِ حراست رکھو۔" جب سپاہی چلے گئے تو اُس نے کہا "مسٹر ہومز میں سپاہیوں کے سامنے تو نہیں کہہ سکتا تھا لیکن ڈاکٹر واٹسن کی موجودگی میں مجھے اس امر کا اعتراف کرنے کی خوشی ہے کہ آپ کا یہ کارنامہ بہت ہی حیرت انگیز ہے۔ میں آپ کو اس عدیم المثال کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گو میں ابھی تک اس معمہ کو نہیں سمجھا تاہم یہ امر یقینی ہے کہ آپ نے ایک معصوم آدمی کی جان بچائی ہے، اور مجھے ایک ایسی فاش غلطی کے ارتکاب سے بچا لیا ہے جس سے میری عمر بھر کی شہرت خاک میں مل جاتی۔"

ہومز نے مسکرا کر لسٹریڈ کے شانہ پر ہاتھ رکھا اور کہا "بندۂ خدا آپ کیا کہتے ہیں آپ کی شہرت میں چار چاند لگ جائیں گے۔ اس رپورٹ میں تھوڑی سی تبدیلیاں کر دو اور پھر تمام دنیا یہی سمجھے گی کہ انسپکٹر لسٹریڈ کو دھوکا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔"

"اور کیا آپ اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے؟"

"قطعاً نہیں۔ میرا انعام کام کی لذت ہے۔ شاید مجھے میرا انعام اُس روز حاصل ہو گا جب کہ میرا سرگرم مؤرخ اس کو میرے کارناموں کی فہرست میں شائع کرے گا لیکن ادھر تشریف لائیے۔ ذرا دیکھیں تو سہی یہ چوہا کہاں چھپا ہوا تھا۔"

برآمدہ کے اندر، بیرونی دیوار سے چھ فٹ کے فاصلہ پر، ایک عارضی دیوار کھڑی

کر کے بوڑھے معمار نے اپنے چھپنے کے لیئے ایک آرام دہ کوٹھری بنائی تھی۔ اس عارضی دیوار میں ایک چور دروازہ نہایت کاریگری کے ساتھ بنا ہوا تھا اور اس چور کوٹھری میں پانی، کھانے کی چند چیزیں اور کتابیں کا غذ رکھے ہوئے تھے۔

جب ہم باہر آئے تو ہومز نے کہا " یہ معمار ہونے کا فائدہ ہے کہ اس نے اپنے لیئے چھپنے کی جگہ کسی غیر آدمی کی مدد کے بغیر خود بنالی تھی۔ غالباً وہ کج خلق خادمہ اس کی معاون ہے۔ مسٹر لسٹرڈ اس کو بھی اپنے تھیلے میں ڈال لیجیے "۔

" میں آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا لیکن مسٹر ہومز آپ کو اس جگہ کا علم کس طرح ہو گیا تھا؟"

" میں نے تمام واقعات کے مطالعہ سے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ مفقود الخبر آدمی اسی گھر میں روپوشں ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ برآمدہ نیچے والے برآمدے سے چھ فٹ کم لمبا ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ یہیں چھپا ہوا ہے۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ وہ آگ کی چیخ پکار سنکر اندر رہنے کی جرأت نہیں کرے گا ہم خود اندر جا کر اسے گرفتار کر سکتے تھے لیکن مجھے یہ طریقہ تفریح بخش معلوم ہوا کہ وہ خود نمودار ہو۔ علاوہ ازیں مجھے آپ کے ساتھ تمسخر کا حساب بے باق کرنا تھا "۔

" آپ نے واقعی اپنا حساب بے باق کر دیا ہے۔ لیکن یہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ گھر ہی میں ہے "۔

" انگوٹھے کے نشان سے۔ آپ نے کہا تھا کہ یہ قطعی دلیل ہے۔ اور درحقیقت وہ نشان قطعی دلیل تھا لیکن آپ نے اس سے غلط نتیجہ نکالا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ نشان کل یہاں نہ تھا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو گا، میں جزئیات کے مطالعہ میں خاص محنت صرف کیا کرتا ہوں۔ میں نے کل اس کمرے کا بنظر امعان معائنہ کیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ دیوار صاف تھی۔ اس لیئے یہ نشان وہاں گذشتہ رات کو لگایا گیا تھا "۔

"کیونکر؟"

"نہایت آسانی سے۔ دستاویزوں کو سربمہر بند کرتے ہوئے مکار بوڑھے نے سادہ لوح نوجوان کے انگوٹھے کا نشان نرم لاکھ پر لگوا لیا ہو گا۔ اپنی چور کوٹھری میں بیٹھ کر معمار کو خیال آیا ہو گا کہ اس نشان کے ذریعہ سے نوجوان کے خلاف کیسی زبردست شہادت پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس کے لیئے لاکھ پر سے نرم موم پر انگوٹھے کے نشان کا اتارنا اور ایک آلپین چبھو کر اپنی انگلی میں سے خون نکال کر رات کے وقت اس نشان کا دیوار پر لگانا نہایت آسان بات تھی یہ کام یا تو اس نے خود کیا ہو گا یا اس کی محرم راز خادمہ عیارہ نے۔"

"سبحان اللہ!" لسٹریڈ نے کہا۔ "یہ تمام راز اب روزِ روشن کی طرح صاف ہے، لیکن ایک بات ابھی میں سمجھ نہیں سکا کہ اس نادِر دھوکے بازی کی علت کیا تھی؟"

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی تھی کہ سرکاری سراغ رساں اپنی معمولی رعونت چھوڑ کر اب ایک بچہ کی طرح سوالات پوچھ رہا تھا۔

"اس کا سمجھنا اور سمجھانا چنداں مشکل نہیں ہے۔ یہ معمار ایک مکار اور کینہ توز بوڑھا ہے۔ آپ کو شاید معلوم ہے کہ اس نوجوان کی والدہ نے جوانی میں اس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا تھا۔ آپ کو معلوم نہیں ہے۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ کو نارووڈ جانے سے پہلے بلیک ہیتھ جانا چاہیئے۔ کینہ کی آگ اس کے سینہ میں عمر بھر جلتی رہی ہے اور آخر کار اس نے ایک عیارانہ چال چلنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ گذشتہ سال سے اس کی مالی حالت خراب ہے۔ اس نے اپنے قرضخواہوں کو دھوکا دینے کی خاطر اپنا بہت سا روپیہ مسٹر کارنلس کے نام منتقل کر دیا ہے جو کہ غالباً ایک فرضی نام ہے! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اولڈ ایکر نے خود یہ دوسرا نام اختیار کر لیا ہے اور وہ دو مختلف شہروں میں دوہری زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ اس چال سے وہ روپوش ہو سکے گا اور اپنے قرضخواہوں کی گرفت سے بچ جائے گا۔ اسی

کی طبیعت میں خیال آیا ہوگا کہ روپوش ہونے سے قبل وہ اپنا دیرینہ انتقام بھی پورا کرے اور ہر قسم کے تعلق سے بھی بچ جائے۔ اس لیے اس نے خفیہ وصیت اور شبانہ ملاقاتوں کی وساطت سے اپنی قدیم معشوقہ کے خلاف دشمنی لینی چاہی کیونکہ اس طرح سے اس کے اکلوتے بیٹے پر قتلِ عمد کا جرم بخوبی ثابت ہو سکتا تھا۔ اس نے یہ مہا بدمعاشی کمال دانائی سے سوچی اور نہایت صفائی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اس کو پورا کیا۔ نوجوان کے گرد اُس نے ایک ایسا جال کھینچ دیا تھا کہ چند گھنٹے قبل مجھے خود اسکی رہائی محال نظر آتی تھی۔ وصیت، شبانہ ملاقات، لاٹھی، اس پر خون کے نشانات، آگ، آگ میں پتلون کے بٹن اور جلی ہوئی ہڈیوں کی موجودگی، اور معمار کی روپوشی یہ سب باتیں اس بیگناہ نوجوان کو پھانسی دلوانے کے لیے کافی تھیں، لیکن اسکی چال کو اس کی ایک غلطی نے ناتمام رکھا۔ انگوٹھے کا خون آلود نشان لگا کر اس نے اپنا بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ آئیے نیچے چلیں مجھے اُس سے کچھ سوال پوچھنے ہیں!"

کینہ توز آدمی دو سپاہیوں کے درمیان اپنے کمرہ میں مقید بیٹھا تھا اور باصرار تمام یہ کہہ رہا تھا "جناب عالی یہ تو صرف ایک مذاق تھا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میری روپوشی سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ یقیناً میں نوجوان مک فارلین کو آخر الامر نمودار ہو کر بچا لیتا۔"

لسٹریڈ نے جواب دیا "اس امر کا فیصلہ تو جج صاحبان کریں گے۔ اس وقت ہم آپ کو قتل کی سازش میں معاون ہونے کے جرم کے لیے گرفتار کرتے ہیں۔"

"اور غالباً آپ دیکھیں گے کہ آپکے قرضخواہ اپنا روپیہ آپکے ہمزاد مسٹر کارنیلس کے حسابوں سے وصول کرینگے" ہومز نے کہا۔

بوڑھے معمار نے نہایت غضب آلود نگاہ سے میرے دوست کی طرف دیکھا اور کہا "مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ غالباً میں کسی دن آپ کا قرض ادا کر سکوں گا۔"

ہومز نے مسکرا کر کہا "بہت خوب لیکن آئندہ چند سال تک تو آپ دوسرے کاموں میں مصروف رہیں گے۔ اچھا یہ تو بتایئے کہ آپ نے اپنی پتلون کے علاوہ آگ میں کیا چیز ڈالی تھی؟ ایک مرا ہوا کتا یا کچھ اور؟ وہ آپ نہیں بتائیں گے۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ ان میں سے ہمارا کیا بگڑ سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایک کتا کافی ہوگا۔ دوست واٹسن اگر کبھی آپ نے بوڑھے معمار کی کہانی قلمبند کی تو آپ اپنا کام ایک کتے سے نکال سکتے ہیں۔"

دسویں کہانی

تین طالب علم

حصّہ اوّل

۱۸۹۵ء میں مجھے شرلک ہومز کے ساتھ چند ہفتے کیمرج میں بسر کرنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ہمیں ذیل کی دلچسپ واردات پیش آئی۔ میں نے عمداً ایسے واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کیا جن سے مجرم کی شناخت ہو سکے کیونکہ فتنہ کا دبا رہنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ میں نے اس واقعہ کو حکایات شرلک ہومز میں اس لیے شامل کیا ہے کہ اس سے میرے دوست کے مخصوص طریقۂ استدلال کی بخوبی تشریح ہوتی ہے۔

شرلک ہومز کتب خانہ کے قریب ایک مکان کرایہ پر لیکر ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ انگلستان کی قدیم تاریخ کے متعلق تحقیقاتِ عالیہ میں مشغول تھا۔ یہاں ایک دن شام کے وقت مسٹر محمد ابراہیم جو سلطانیہ کالج کا ایک مشہور و معروف پروفیسر ہے ہم سے ملنے آیا۔ پروفیسر ابراہیم جوشیلی طبیعت کا ایک دبلا پتلا نوجوان ہے۔ میں اسے ایک عرصہ سے جانتا ہوں اور اس کی قابلیت کا مداح ہوں وہ عام طور پر ایک متین اور سنجیدہ مزاج آدمی ہے لیکن اس وقت اس کی حالت مضطرب تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی غیر معمولی حادثہ وقوع پذیر ہوا ہے۔

کمرہ میں داخل ہوتے ہی اسنے کہا "مسٹر شرلک ہومز میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے قیمتی وقت کے چند گھنٹے میری مدد میں صرف کر سکیں گے۔ سلطانیہ کالج

میں ایک ناگوار حادثہ پیش آیا ہے۔ اگر آپ خوش قسمتی سے اس وقت یہاں موجود نہ ہوتے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا حشر کیا ہوتا"۔

میرے دوست نے جواب دیا "میں افسوس کرتا ہوں کہ میں اسوقت بہت مصروف ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ سرکاری پولیس سے استمداد کریں"۔

"جناب عالی یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ قانونی چارہ جوئی ہمارے مناسب حال نہیں۔ کالج کی نیک نامی کے لیے پولیس سے مدد لینا نازیبا ہے۔ آپ کی حزم و احتیاط زبان زد عام ہے اور صرف آپ ہی اس مصیبت میں میری مدد کر سکتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ سے ہو سکتا ہے آپ ضرور کریں"۔

میرے دوست نے باد لِ ناخواستہ اپنے مطالعہ کی کتاب کو میز پر رکھ دیا۔ اور پروفیسر ابراہیم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا جنہوں نے اپنا قصہ یوں کہنا شروع کیا۔

"مسٹر ہومز سب سے پہلے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کل سلطانیہ وظیفہ کے امتحان کا پہلا دن ہے۔ میں بھی ایک ممتحن ہوں۔ میرا مضمون عربی ہے۔ پہلے پرچہ میں ایک ایسے عربی مضمون کا ترجمہ کرنا ہوتا ہے جو طالبعلموں کی درسی کتابوں میں شامل نہیں ہوتا ہے۔ یہ مضمون پرچۂ سوالات پر چھپا ہوتا ہے۔ اور اگر کسی طالبعلم کو کمرۂ امتحان میں جانے سے پہلے اس کی خبر ہو جائے تو وہ یقیناً دوسروں سے بہتر ترجمہ کر سکتا ہے اس لیئے اس پرچہ کو محفوظ رکھنے کی بہت کوشش کی جاتی ہے۔

"آج تین بجے مطبع سے اس پرچہ کے پروف چھپکر آئے۔ ساڑھے چار بجے تک میں اسکی تصحیح کرتا رہا لیکن یہ کام ختم نہیں ہوا تھا کہ وعدہ کے مطابق مجھے ایک دوست کے ہاں چاء کے لیئے جانا پڑا۔ اس لیئے میں نے پرچہ کو میز پر رکھدیا اور کمرہ بند کر کے باہر چلا گیا۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے کالج کے سب دروازے دوہرے ہیں۔ جب میں واپس آیا تو مجھے بیرونی دروازہ میں چابی لگی ہوئی دیکھ کر تعجب ہوا۔ ایک لمحہ کے لیے مجھے خیال تھا

کہ شاید میں اپنی چابی غلطی سے دروازہ ہی میں چھوڑ گیا تھا لیکن جب میں نے اپنی جیب ٹٹولی تو میری چابی وہاں موجود تھی۔ دوسری چابی میرے ملازم سلیم کے پاس، جس کی دیانتداری پر مجھے کامل اعتماد ہے اور جو دس برس سے میرے پاس نوکر ہے، رہتی ہے جب میں نے چابی کو غور سے دیکھا تو یہ اسی کی چابی تھی۔ وہ غالباً میری روانگی کے تھوڑی دیر بعد مجھ سے چاء کی بابت پوچھنے کے لیے آیا ہوگا اور غلطی سے چابی وہیں چھوڑ گیا ہوگا۔ معمولی حالات میں اس کی یہ غفلت چنداں قابلِ ملامت نہ ہوتی لیکن آج اس سے بہت برے نتیجے پیدا ہوئے ہیں۔

"جونہی کہ میں نے اپنی میز پر نگاہ ڈالی مجھے معلوم ہو گیا کہ کسی نے میرے کاغذات کو ہاتھ لگایا ہے۔ پرچہ کے پروف تین لمبے کاغذوں پر چھپے ہوئے تھے۔ میں ان تینوں کو اکٹھا چھوڑ گیا تھا۔ اب میں نے دیکھا تو ان میں سے ایک کاغذ نیچے فرش پر پڑا تھا۔ ایک میز کے پاس والی کھڑکی میں اور تیسرا وہیں رکھا تھا جہاں میں چھوڑ گیا تھا۔"

ہومز یہ سنکر چونک پڑا اور کہنے لگا "پہلا صفحہ فرش پر دوسرا کھڑکی میں اور تیسرا آپ کی میز پر پڑا تھا۔"

پروفیسر ابراہیم نے متعجب ہو کر کہا "آپ بجا فرماتے ہیں لیکن میں حیران ہوں کہ آپ کو یہ کیونکر معلوم ہے۔"

"براہِ کرم آپ اپنا دلچسپ بیان جاری رکھیں۔"

"شروع میں میں نے خیال کیا کہ سلیم نے میرے کاغذات کو غلطی سے ہاتھ لگایا ہوگا۔ لیکن وہ نہایت اصرار کے ساتھ انکار کرتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ پس اگر سلیم نے میرے کاغذات کو نہیں چھوا تو یقیناً کسی اور آدمی نے انکو چھوا ہے۔ کسی طالبعلم نے میرے دروازہ میں چابی لگی ہوئی دیکھ کر اور یہ معلوم کر کے کہ میں باہر ہوں، میرے کاغذات کو دیکھا ہوگا۔ وظیفہ بہت قیمتی ہے اور ایک بے اصول آدمی کو اس جرم کا مرتکب

بنانے کے لیے کافی ترغیب ہے۔

"سلیم میری پریشانی دیکھکر بہت گھبرا گیا اور جب اسے معلوم ہوا کہ کسی نے میرے کاغذات کی تلاشی لی ہے تو وہ بیہوش ہو کر ایک کرسی پہ گر پڑا اس کے منہ میں کچھ دوائی ڈال کر میں نے اپنے کمرہ کا نہایت احتیاط سے معائنہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ مجرم پراگندہ کاغذوں کے علاوہ اپنی موجودگی کے اور نشانات بھی چھوڑ گیا ہے۔ کھڑکی کے اوپر پنسل کی لکڑی کے چند ٹکڑے پڑے ہوئے تھے ان کے پاس ہی سیسہ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی گرا ہوا تھا معلوم ہوتا ہے کہ بدمعاش نے پرچہ کو بہت جلدی سے نقل کرتے ہوئے اپنی پنسل توڑ لی ہوگی۔ اور نوک نکالنے کے لیئے اسکو پھر بنانا پڑا ہوگا"

ہومز نے خوش ہو کر کہا "بہت خوب میرے دوست آپ بہت خوش قسمت ہیں"

"اس کے علاوہ مجھے ایک اور بات بھی معلوم ہوئی۔ میرے پاس لکھنے کی ایک نئی میز ہے جسکی سطح عمدہ قسم کے سرخ چمڑے کی ہے۔ میں قسم کھانے کے لیے تیار ہوں کہ اس کی سطح صاف اور بے داغ تھی۔ لیکن اب اسپر تین انچ لمبا نشان ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کے پاس میں نے سیاہ مٹی کا ایک چھوٹا سا ڈھیلا پایا ہے۔ جس میں برادہ کے ذرے نظر آتے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ نشان اور یہ ڈھیلا وہی آدمی چھوڑ گیا ہے۔ جسنے میرے کاغذات کی تلاشی لی ہے۔ میں اس کے پاؤں کے نشان کہیں نہیں پا سکا۔ اور نہ مجھے کوئی شہادت مل سکی ہے۔ میں حیران پریشان تھا جب کہ مجھے یک لخت خیال آیا کہ آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں اور میں سیدھا یہاں حاضر ہو گیا ہوں۔ خدا کے لیئے آپ میری مدد کریں۔ آپ میری مصیبت کو بخوبی سمجھ گئے ہونگے۔ یا تو ملزم گرفتار ہو جائے وگرنہ امتحان ملتوی کرنا پڑیگا یہاں تک کہ نئے پرچے طبع ہو سکیں لیکن ایسا کرنے سے کالج کی سخت بدنامی ہے اس لیئے آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ اس معاملہ کو افشاء کئے بغیر حسن اسلوب سے طے کرنے کی کوشش فرمائیں"۔

ہومز نے اٹھکر اپنا بڑا کوٹ پہنا اور کہا" میں بخوشی اس واقعہ کی تحقیقات کرونگا۔
مجھے اس میں اب دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ کیا مطبع سے پرچے آنے کے بعد آپ سے ملنے کے لیے کوئی آدمی آیا تھا۔؟

"ہاں۔ ایک ہندو طالبعلم دولت رام جو کمرہ کے پاس ہی رہتا ہے امتحان کے متعلق کچھ سوال پوچھنے آیا تھا۔"

"کیا وہ آپ کے کمرہ کے اندر آیا تھا؟"

"ہاں"

"کیا پرچے اسوقت آپ کی میز پر رکھے ہوئے تھے؟"

"ہاں"

"کیا وہ آپ کے کاغذات میں سے پرچوں کو پہچان سکتا تھا؟"

"ممکن ہے کہ اس نے پہچان لیا ہو۔"

"کوئی اور آدمی تو آپ کے کمرہ میں نہیں آیا تھا؟"

"نہیں"

"کیا کسی اور آدمی کو معلوم تھا کہ پرچے چھپکر آپ کے پاس آئے ہیں؟"

"سوائے چھاپنے والے کے اور کسی آدمی کو اس بات کا علم نہ تھا۔"

"کیا آپ کے نوکر سلیم کو اس بات کا علم تھا؟"

"یقیناً نہیں"

"اس وقت سلیم کہاں ہے؟"

"بیچارہ بہت بیمار تھا میں اسے کرسی میں لیٹا ہوا چھوڑ آیا ہوں کیونکہ مجھے آپ کے پاس آنے کی سخت جلدی تھی"

"کیا آپ اپنا دروازہ کھلا چھوڑ آئے ہیں؟"

"ہاں لیکن میں پرچوں کو مقفل کر آیا ہوں"

"تو اس حالت میں آپ کے بیان کا لب لباب یہ ہے کہ اگر ہندو طالبعلم نے آپ کے کاغذات میں سے پرچوں کو پہچان نہیں لیا تھا تو جس آدمی نے انکو چھوا ہے وہ آپ کے کمرہ میں محض اتفاقیہ طور پر آ گیا ہو گا۔ اچھا اب ہمیں آپکے کمرہ پر چلنا چاہیئے"

دوسرا حصہ

جب ہم پروفیسر ابراہیم کے کمرہ پر پہنچے تو شام ہو چکی تھی اس کے متصل تین طالبعلموں کے تین کمرے تھے۔ دروازہ کی طرف جانے سے پیشتر ہومز کھڑکی کی طرف گیا اور گردن اُٹھا کر کمرہ کے اندر دیکھنے لگا۔

ہمارے فاضل رہنما نے ہومز کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر کہا "مجرم کھڑکی میں سے داخل نہیں ہوا ہو گا۔ یہ اندر سے بند تھی۔ وہ یقیناً دروازہ میں سے اندر گیا ہو گا"

ہومز یہ سنکر ایک عجیب انداز سے مسکرایا اور کہنے لگا "بہت اچھا اگر یہاں ہمیں کوئی نئی بات معلوم نہیں ہو سکتی تو اندر جانا بہتر ہے"

پروفیسر صاحب نے بیرونی دروازہ کھولا اور ہم اندر داخل ہو گئے۔ ہومز دروازہ کے پاس کھڑا ہو کر قالین کی طرف دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا "مجھے افسوس ہے کہ یہاں کوئی نشان نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا نوکر تندرست ہو گیا ہے، آپ تو اسے ایک کرسی میں لیٹا ہوا چھوڑ گئے تھے۔ وہ کرسی کونسی تھی؟ کھڑکی کے پاس والی کرسی جہاں آپ کی میز رکھی ہے۔

"اب آپ اندر آ سکتے ہیں۔ میں نے قالین کا معائنہ ختم کر لیا ہے۔ آیئے اب ہم چھوٹی میز کو دیکھیں۔ واقعہ یقیناً اس طرح ہوا ہو گا۔ مجرم نے کمرہ میں داخل ہو کر بڑی میز پر سے پرچوں کو ایک ایک کر کے اٹھایا ہو گا۔ وہ ان کو

کھڑکی کے پاس والی میز پر لے گیا ہوگا۔ کیونکہ وہاں سے وہ آپ کو صحن میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر بھاگ سکتا تھا؟

"پروفیسر نے جواب دیا "اس نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا کیونکہ میں اس راستہ سے نہیں آیا تھا"

"بہت خوب لیکن اس نے آپ کو دیکھا نہ ہوگا لیکن اس کے دل میں یہ خیال ضرور ہوگا۔ آئیے اب تینوں صفحوں کو دیکھیں ان پر انگلی کے نشان نظر نہیں آتے۔ مطلقاً کوئی نہیں خیر وہ پہلے صفحہ کو کھڑکی کے پاس لے گیا ہوگا اور اسے وہاں نقل کیا ہوگا۔ اس کے نقل کرنے میں اسے کم سے کم پندرہ منٹ لگے ہونگے۔ پھر اس نے اس کو نیچے پھینک دوسرے صفحہ کو پکڑا ہوگا۔۔ وہ ابھی اس کو نقل کر رہا تھا کہ آپ کے یک لخت واپس آجانے سے، اس کو یہاں سے بھاگنا پڑا۔ وہ یقیناً بہت جلدی سے گیا ہوگا کیونکہ اس کو کاغذات ٹھیک طرح سے رکھنے کی بھی مہلت نہیں ملی جب آپ بیرونی دروازہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ نے کچھ شور تو نہیں سنا تھا؟"

"میں نہیں کہہ سکتا"

"اس نے نقل کرنے میں اتنی جلدی کی کہ اس کی پنسل ٹوٹ گئی اور اس کو دوبارہ بنانی پڑی۔ واٹسن صاحب یہ بات ہمیں تحقیقات میں مدد دیتی ہے۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ پنسل کوئی معمولی پنسل نہ تھی اسکے اوپر بنانے والے کا نام نقرئی حروف میں لکھا تھا جو ٹکڑا بچ رہا ہے وہ صرف ڈیڑھ انچ لمبا ہے۔ پروفیسر ابراہیم صاحب اگر آپ یہ پنسل پالیں گے تو آپ مجرم کو بھی پالیں گے۔ اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے پاس ایک لمبا کند چاقو ہے"

مسٹر ابراہیم اس وافر اطلاع سے قدرے گھبرا گیا اور کہنے لگا خیر میں نے دوسری باتیں تو کچھ سمجھ لی ہیں لیکن پنسل کی لمبائی کے متعلق؟

ہومز نے جلدی سے ایک چھوٹا ٹکڑا جس کے اوپر حرف (ن) لکھا ہوا تھا۔ دکھا کر کہا۔
"کیا آپ اب سمجھ گئے؟"

"نہیں میں ڈرتا ہوں کہ ابھی میں نہیں"۔

"واٹسن مجھے اب افسوس ہوتا ہے کہ میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ناانصافی کرتا رہا ہوں۔ ایک آپ ہی نہیں بلکہ دوسرے آدمی بھی میری باتیں جلدی سے نہیں سمجھ سکتے۔

"اس نون کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ یہ ایک لفظ کا آخری حرف ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جان فیبرسب سے مشہور پنسل ساز ہے تو کیا یہ بات واضح نہیں ہے کہ بقیہ حصہ پنسل کی لمبائی اتنی ہے جتنی کہ عام طور پر لفظ جان کے بعد ہوتی ہے"۔ یہ کہکر وہ چھوٹی میز کو اُٹھا کر لیمپ کے قریب لے گیا۔ لیکن اس کی سطح بالکل صاف تھی۔

"آہا! یہ وہ مٹی کا چھوٹا ڈھیلا ہے جسکا آپ نے ذکر کیا تھا۔ جیسا کہ آپ نے کہا تھا۔ اس میں بُرادے کے ذرے نظر آتے ہیں یہ واقعی بہت دلچسپ ہے۔ مسٹر ابراہیم میں آپکا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے میری توجہ اس واردات کی طرف مبذول کرائی یہ دروازہ کدھر کھلتا ہے؟"

"میرے سونے کے کمرہ میں"۔

"کیا آپ اس حادثہ کے بعد وہاں گئے ہیں؟"

"نہیں میں سیدھا آپ کے پاس چلا گیا تھا"۔

"میں ذرا اسکو دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا ہی خوبصورت کمرہ ہے۔ براہ کرم آپ یہیں ٹھہریں تاکہ میں فرش کا معائنہ کرسکوں۔ افسوس یہاں کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ آپ غالباً اپنے کپڑے اسی پردہ کے پیچھے لٹکاتے ہیں اگر کوئی آدمی اس کمرہ میں چھپا ہوگا تو وہ ضرور اس پردہ کے پیچھے چھپا ہوگا۔

"میں خیال کرتا ہوں کہ اب اس کے پیچھے کوئی نہیں ہے" جب ہومز نے پردہ کو

پیچان بہت انداز سے تاڑ گیا کہ وہ کسی حادثہ کے لیئے تیار ہے۔ لیکن پردہ کے پیچھے سے سوٹ کیس چند کپڑوں کے کوئی چیز نہ ملی۔ ہومز پیچھے مڑا لیکن یک لخت نیچے جھک کر دیکھنے لگا۔ "ارے یہ کیا ہے؟" اس نے فرش پر سے سیاہ مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا کر اپنی ہتھیلی پہ رکھا یہ بالکل پہلے ڈھیلے کی طرح تھا جو کہ باہر میز پر پایا گیا تھا۔

"مسٹر ابراہیم معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ملاقاتی آپ کی خوابگاہ میں بھی اپنے آنے کے نشان چھوڑ گیا ہے۔"

"لیکن وہاں اسے کیا کام ہو سکتا تھا؟"

"سمجھتا ہوں کہ یہ بات بالکل صاف ہے۔ آپ ایک غیر متوقع راستہ سے واپس آ گئے تھے اس لیئے مجرم کو آپ کے آنے کی اطلاع صرف اس وقت ہوئی جبکہ آپ کمرہ کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ اب آپ ہی بتلایئے کہ وہ کیا کر سکتا تھا؟ وہ جلدی سے اپنی چیزیں اٹھا کر آپ کی خوابگاہ میں چھپ گیا ہوگا۔"

"لاحول ولا قوۃ! مسٹر ہومز کیا آپ مجھے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جتنی دیر میں سلیم سے باتیں کر رہا تھا۔ مجرم میری خوابگاہ میں قید تھا؟"

"مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ خیر اب آپ یہ بتائیے کہ کیا وہ تینوں طالبعلم جو آپ کے پڑوس میں رہتے ہیں اس امتحان میں شامل ہونے والے ہیں۔؟"

"ہاں"

"کیا آپ کو کسی ایک پر باقی دونوں سے زیادہ شبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہے؟"

پروفیسر ابراہیم نے قدرے تامل کیا اور کہا "یہ ایک بہت نازک سوال ہے اور میں ناحق کسی پر شبہ کرنا پسند نہیں کرتا۔"

"بہت اچھا اب میں آپ کے نوکر سلیم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

سلیم کی عمر پچاس برس کے قریب ہوگی بے چارہ اس حادثہ سے بہت پریشان

نظر آتا تھا۔

اس کے آقا نے کہا "سلیم ہم اس ناگوار واقعہ کی تحقیقات کر رہے ہیں"

"جی ہاں جناب"

ہومز نے کہا "میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنی چابی دروازہ میں لگی ہوئی چھوڑ گئے تھے"

"جی ہاں جناب"

"کیا یہ بات غیر معمولی نہیں ہے کہ تم نے یہ غلطی صرف اس دن کی جبکہ امتحان کے پرچے اندر رکھے ہوئے تھے"

جناب عالی یہ میری بدقسمتی ہے لیکن اس سے پہلے بھی میں بعض اوقات چابی نہیں چھوڑ گیا ہوں"

"تم کمرہ میں کس وقت داخل ہوئے تھے؟"

"تقریباً ساڑھے چار بجے جب مسٹر ابراہیم چاء پیا کرتے ہیں" "تم یہاں کتنی دیر ٹھہرے تھے؟"

"جب میں نے دیکھا کہ وہ اندر تشریف نہیں رکھتے تو میں فوراً باہر چلا گیا"

"کیا تم نے میز پر ان پرچوں کو دیکھا تھا؟"

"نہیں جناب قطعاً نہیں"

"تم چابی دروازہ میں کیوں چھوڑ گئے تھے؟"

"چاء کے برتن میرے ہاتھ میں تھے۔ میں نے سوچا کہ چابی برتن رکھ کرلے جاؤنگا۔ لیکن بھول گیا"

"کیا بیرونی دروازہ اپنے آپ بند ہوجاتا ہے"

"نہیں جناب"

"کیا یہ اتنے عرصہ تک کھلا رہا تھا؟"

"ہاں جناب"

...ں سے مجرم باہر آسکتا تھا؟"

"جی ہاں جناب"

"جب مسٹر ابراہیم واپس آئے اور تمہیں بلایا تو تم بہت گھبرا گئے تھے"

"جی ہاں جناب کیونکہ ایسی بات آج تک کبھی نہیں ہوئی تھی۔ میں تقریباً بیہوش ہوگیا تھا"

"جب تم بے ہوش ہونے لگے تھے تو تم کہاں کھڑے تھے؟"

"میں کہاں کھڑا تھا؟ کیوں جناب میں یہاں دروازہ کے پاس کھڑا تھا"

"یہ بہت عجیب بات ہے کہ تم پرے کھڑکی کے پاس والی کرسی میں بیٹھے تھے۔ تم اتنی کرسیاں چھوڑ کر کھڑکی کے پاس کیوں گئے تھے؟"

"جنابعالی میں نہیں کہہ سکتا کہ میں وہاں کیسے پہنچ گیا تھا"

پروفیسر ابراہیم نے کہا "مسٹر ہومز میں خیال کرتا ہوں کہ سلیم نے اس معاملہ کے متعلق کچھ نہیں سوچا۔ اسکی حالت بہت بری ہورہی تھی"

"جب مسٹر ابراہیم چلے گئے تھے تو تم یہاں کتنی دیر ٹھہرے تھے؟"

"صرف ایک دو منٹ۔ پھر میں دروازہ مقفل کرکے اپنے کمرہ میں چلا گیا تھا"

"تمہارا شبہ کس پر ہے؟"

"جنابعالی میں کسی پر شبہ نہیں کر سکتا میں خیال کرتا ہوں کہ اس کالج میں سب لوگ شریف ہیں اور وہ ایسی کمینہ حرکت نہیں کرسکتے"

ہومز نے کہا "تسلیم! یہ کافی ہے۔ ہاں ایک بات اور یاد آگئی۔ کیا تم نے ان تین طالبعلموں سے جو پاس رہتے ہیں۔ اس چوری کا ذکر تو نہیں کیا؟"

"نہیں جناب بالکل نہیں"

"بہت خوب۔ اب مسٹر ابراہیم میں ان طالبعلموں کے کمروں میں جانا چاہتا ہوں"

جب ہم باہر نکلے تو تینوں کمروں میں سے لمپ کی روشنی دکھائی دے رہی تھی ہومز نے کہا "آپ کے تینوں پرندے پنجروں میں بند ہیں۔ کیا میں انکو دیکھ سکتا ہوں براہ کرم وہاں جانے سے پیشتر مجھے یہ بتائیے کہ ان طلبہ کی عام عادات کیسی ہیں؟"

پروفیسر ابراہیم نے جواب دیا "کیوں نہیں؟ یہ کمرے سلطانیہ کالج کے بہترین کمرے ہیں اور نو وارد لوگ بالعموم انہیں دیکھنے آتے ہیں۔ آئیے میں خود آپ کے ساتھ چلونگا۔ ان کی عادات سے میں زیادہ باخبر نہیں ہوں۔ بہرکیف جو کچھ مجھے معلوم ہے عرض کرتا ہوں۔ ان میں ایک جو سب سے زیادہ قدآور ہے لمبی چھلانگ لگانے میں ہمیشہ اول رہا کرتا ہے۔ اس کو پڑھنے لکھنے کا زیادہ شوق نہیں ہے لیکن باقی دونوں طالبعلم بہت محنتی ہیں۔ انہیں کھیل کود کا مطلقاً شوق نہیں ہے"

جب ہم پہلے کمرے کے دروازہ پر کھٹکھٹا رہے تھے تو ہومز نے کہا "براہ کرم ہم میں سے کسی کا نام نہ لیجئے"۔ ایک لمبے خوش وضع نوجوان نے جس کا نام ظفر تھا دروازہ کھولا اور جب اسے معلوم ہوا کہ ہم کالج دیکھنے آئے ہیں تو اس نے بہت خوشی سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ کمرہ کے اندر بعض عجیب و غریب خوبصورت چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ ہومز ان میں سے ایک کا ایسا گرویدہ ہو گیا کہ اس نے اس کی تصویر اپنے روزنامچہ پر کھینچنی چاہی۔ تصویر کھینچتے ہوئے اس کی پنسل ٹوٹ گئی اور اس نے میزبان سے پنسل مانگی اور آخر کار اپنی پنسل تیز کرنے کے لیے اس کا چاقو استعمال کیا۔ یہی واقعہ اسکو ہندو طالبعلم دولت رام کے کمرہ میں پیش آیا۔ میں اس اثناء میں ہومز کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ اس کو ابھی تک صحیح کھوج نہیں ملا۔ تیسرے دروازہ پر ہماری محنت رائگاں گئی۔ ہم نے دروازہ بہت کھٹکھٹایا لیکن سوائے بدزبانی کے اور کوئی جواب اندر سے نہ ملا۔ طالبعلم نہایت غصہ کے ساتھ اندر سے کہ رہا تھا "میں نہیں پرواہ کرتا کہ تم کون ہو تم جہنم میں جاؤ۔ کل صبح امتحان ہے۔ میں کسی کی خاطر اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا"۔

یہ روکھا جواب سنکر ہمارے رہنما کا چہرہ غصہ سے تمتما اُٹھا لیکن اس نے اپنے غصہ کو ضبط کرکے کہا "مسٹر شرلک ہومز میں آپ سے اس گستاخ طالبعلم کی ناشائستہ حرکت کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ ان حالات میں اس کا رویہ مجھے مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔"

ہومز کا جواب عجیب تھا۔ اس نے کہا "آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ اسکا قد کتنا ہے؟"

"مسٹر ہومز میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا لیکن وہ دولت رام سے لمبا اور ظفر سے قد میں چھوٹا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا قد تخمیناً ساڑھے پانچ فٹ ہوگا۔"

ہومز نے کہا "یہ بہت ضروری امر ہے۔ مسٹر ابراہیم خدا حافظ اب میں جاتا ہوں"

پروفیسر بیچارہ تعجب اور یاس کے مارے چلا اُٹھا۔ "جناب عالی یقیناً آپ مجھے اس حالت میں نہیں چھوڑ جائیں گے۔ خیال تو فرمائیے کل صبح امتحان ہے۔ مجھے ضرور آج رات کچھ کرنا چاہیئے۔ موجودہ حالت میں کل صبح امتحان نہیں ہوسکتا۔ بتائیے کہ میں اب کیا کروں"

"سردست آپ کچھ نہ کریں۔ میں کل صبح سویرے یہاں آؤنگا۔ اور آپ سے گفتگو کرونگا۔ ممکن ہے کہ اسوقت میں امتحان سے متعلق کوئی تدبیر بتا سکوں میں دوبارہ کہتا ہوں کہ سردست آپ اس معاملہ کے متعلق مطلقاً کچھ نہ کریں۔"

"بہت اچھا مسٹر ہومز"

"آپ کسی قسم کی فکر نہ کریں۔ ہم آپ کی مشکلات رفع کرنے کی بہترین کوشش کرینگے۔ میں آپ کی اجازت سے سیاہ مٹی اور پنسل کی تراشی ہوئی لکڑی اپنے ساتھ لیتا جاؤنگا۔ خدا حافظ۔"

جب ہم تھوڑی دور چلے گئے تو شرلک ہومز نے مجھ سے کہا۔ "کہیئے واٹسن صاحب اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ان تین طالبعلموں میں سے آپ کس پر شبہ کرتے ہیں؟"

"میں سب سے زیادہ اس بدزبان طالب علم پر شبہ کرتا ہوں۔"

شرلک ہومز نے اپنا سر ہلایا اور کہا "مجھے سلیم نوکر پر شبہ ہے"۔
میں نے کہا "مجھے تو وہ ایک دیانتدار نوکر معلوم ہوتا ہے"۔
شرلک ہومز نے کہا "میں خود بھی اسے دیانتدار سمجھتا ہوں۔ اسی لیئے مجھے اسکے متعلق زیادہ حیرت ہے۔ خیر دیکھا جائیگا"۔

"سردست ہمیں مشہور دوکانداروں سے پنسل کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے"۔
شہر میں پنسل بیچنے والوں کی جتنی مشہور دوکانیں تھیں ہم نے انپر دریافت کیا لیکن نمونہ کے مطابق پنسل نہ مل سکی۔ مایوس ہو کر ہم اپنے گھر واپس آئے اور کھانا کھایا۔ شرلک ہومز کھانا کھانے کے بعد دیر تک چپ چاپ بیٹھا رہا۔ بعد ازاں میں سو گیا۔ صبح سویرے وہ سات بجے میرے کمرہ میں آیا اور کہنے لگا۔ "واٹسن صاحب آئیے سلطانیہ کالج چلیں اور مضطرب پروفیسر۔ لاپرواہ نوکر اور تین من چلے طالب علموں کی واردات کے آخری باب کا مطالعہ کریں۔ کیا آپ میرے ساتھ ناشتہ کیئے بغیر چل سکتے ہیں؟"
"یقیناً"
"ہمیں جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ بیچارہ ابراہیم بہت بری حالت میں ہوگا۔ تاوقتیکہ ہم اسے کوئی تسلی بخش بات نہ بتائیں"۔
"کیا آپ اسے کوئی تسلی بخش بات بتا سکتے ہیں؟"۔
"کیوں نہیں؟ میرے پیارے واٹسن آپ کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ میں نے عقدہ حل کر لیا ہے"۔ میں نے کہا تو کیا آپ کو کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہے؟
"اور نہیں کیا؟ میرا صبح پانچ بجے اٹھنا اکارت نہیں گیا۔ میں نے دو گھنٹہ خوب محنت کی ہے اور میں کم سے کم پانچ میل پیدل چلا ہوں۔ یہ دیکھئے میری محنت کا نتیجہ"۔
یہ کہہ کر اسے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ اسکی ہتھیلی پر سیاہ مٹی کے تین چھوٹے چھوٹے ڈھیلے تھے۔

میں نے حیران ہو کر کہا "لیکن کل تو آپ کے پاس صرف اپنے دو ڈھیلے تھے؟"
شرلک ہومز نے ہنس کر کہا "ہاں۔ تیسرا آج صبح ملا تھا۔ اور آپ اس بات کو تسلیم کرینگے کہ جہاں سے تیسرا ڈھیلا ملا ہے وہیں سے پہلے دو بھی آئے ہونگے۔ لیکن آپ جلدی کیجئے ہمارا دوست ابراہیم بہت مضطرب ہوگا۔"

تیسرا حصہ

بدقسمت پروفیسر ابراہیم واقعی بہت بری حالت میں تھا۔ وہ ہومز کو دیکھتے ہی دیوانہ وار دوڑا۔
"الحمد للہ آپ آگئے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ آپ مایوس ہو کر اس مسئلہ کو یونہی چھوڑ دینگے۔ اب فرمائیے مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ کیا امتحان کو روک دوں؟"
"ہرگز نہیں۔ امتحان کو حسب معمول شروع ہونے دیجئے۔"
"لیکن وہ بدمعاش۔؟"
شرلک ہومز نے اس کی بات کاٹ کر کہا "وہ امتحان میں شامل نہیں ہوگا۔"
"تو کیا آپ اسے جانتے ہیں؟"
"میرا خیال ہے کہ میں نے مجرم کا پتہ لگا لیا ہے۔ اگر یہ معاملہ پوشیدہ رکھنا منظور ہے تو ہمیں تھوڑی دیر کے لیئے ایک قانونی عدالت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لینے چاہئیں۔ پروفیسر ابراہیم صاحب آپ مہربانی کر کے وہاں بیٹھ جائیں۔
"واٹسن صاحب آپ یہاں بیٹھ جائیں۔ میں مرکزی آرام کرسی پر بیٹھونگا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اب ہم مجرم کے دل پر رعب طاری کرنے کے لیئے کافی طور پر باہیبت عدالت ہیں براہ مہربانی گھنٹی بجائیے۔"
گھنٹی کی آواز سنکر سلیم کمرہ میں داخل ہوا اور ہمیں اس طور سے بیٹھے ہوئے دیکھ کر

ڈرگیا۔ ہومز نے کہا مہربانی کرکے دروازہ بند کر دیجیے۔ اب بیٹے [illegible]
سچ سچ کہدو۔"

سلیم نے خائف ہو کر کہا "جناب عالی میں آپ کو سب کچھ بتا چکا ہوں۔"

"کیا تمہیں اور کچھ کہنا باقی نہیں ہے؟"

"نہیں جناب بالکل کچھ نہیں۔"

"بہت اچھا میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ جب تم کل کرسی پر بیٹھے تھے تو کیا تم نے یہ حرکت مجرم کی کسی چیز کو چھپانے کے لیئے کی تھی؟"

سلیم کا چہرہ بالکل زرد پڑ گیا اور اسنے کانپتی ہوئی آواز سے کہا "نہیں جناب مطلقاً نہیں۔"

ہومز نے متانت سے کہا "خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ میں تم سے صرف ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں جو مجھے سچ معلوم ہوتی ہے۔ کل جس وقت پروفیسر ابراہیم کمرہ سے باہر نکلے تھے تم نے مجرم کو جو کہ سونے کے کمرہ میں چھپا ہوا تھا باہر نکال دیا تھا۔"

سلیم نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور کہا "جناب وہاں کوئی آدمی نہیں تھا"

"سلیم تم غلطی کرتے ہو۔ اس وقت تک ممکن تھا کہ تم نے سچ کہا ہو لیکن اب میں جانتا ہوں کہ تم نے جھوٹ بولا ہے" نوکر کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا تھا۔ "جناب میں کہتا ہوں کہ وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔"

"سلیم سچ سچ بتاؤ" پروفیسر ابراہیم نے خوشامدانہ لہجہ میں کہا لیکن سلیم نے وہی جواب دیا۔ "نہیں جناب وہاں کوئی نہیں تھا۔"

"اس حالت میں تم ہمیں کوئی مزید اطلاع نہیں دے سکتے۔ مہربانی کر کے خوابگاہ کے دروازہ کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔ اب پروفیسر صاحب میں آپ کو ایک تکلیف دینا چاہتا ہوں۔ آپ ظفر کو اس کے کمرہ سے یہاں بلا لائیں" تھوڑی دیر کے بعد

(بالمقابل صفحہ ۲۴۴) ہومز نے نہایت تلطف سے کہا "گھبرائیے نہیں۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ غلطی آخر انسان سے ہی ہوتی ہے"

پروفیسر [illegible] غائب علی کے واپس آ گیا۔ ظفر ایک [illegible] نوجوان تھا۔ اس نے ہم دونوں کی طرف دیکھا اور آخر [illegible] کی نگاہ سلیم کی طرف [illegible]۔

ہومز نے کہا "دروازہ بند کر دیجیے۔ ظفر صاحب ہم یہاں بالکل تنہا ہیں اور اگر تم چاہو تو جو گفتگو ہمارے درمیان ہوگی وہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتی۔ آپ ہمیں سچ سچ بتا دیجیے کہ ایک شریف آدمی ہو کر آپ نے ایسی کمینہ حرکت کل کیوں کی تھی؟"

بدقسمت نوجوان نے لڑکھڑا کر دیوار کا سہارا لیا اور سلیم کی طرف غصہ اور نفرت کی نگاہ ڈالی۔

"نہیں نہیں میاں ظفر صاحب میں نے ابھی تک ایک لفظ بھی نہیں بتایا" سلیم نے چلا کر کہا۔

"پہلے نہ سہی لیکن اب تم نے کہہ دیا ہے" ہومز نے مسکرا کر کہا۔ اب میاں ظفر صاحب آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ سلیم کے الفاظ کے بعد اقبالِ جرم کے سوا آپ کسی اور طریقہ سے نہیں بچ سکتے۔"

ایک لمحہ کے لیے ظفر اپنے اندرونی جذبات پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ میز کے پاس اپنے گھٹنوں پر گر پڑا اور اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھوں سے چھپا کر سسکیاں لینے لگا۔

ہومز نے نہایت تلطف سے کہا "گھبرائیے نہیں، اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ غلطی آخر انسان سے ہی ہوتی ہے۔ غالباً یہ بات تمہارے لیئے زیادہ آسان ہوگی کہ میں پروفیسر ابراہیم صاحب کو تمام واقعات بتاتا جاؤں اور جہاں میں غلطی کروں وہاں تم مجھے ٹوک دینا۔ کیا میں ایسا کروں؟ خیر تم جواب دینے کی تکلیف نہ اٹھاؤ۔ میرا بیان سنتے جاؤ اگر میں کہیں تمہارے ساتھ ناانصافی کروں تو مجھے ٹوک دینا۔

"مسٹر ابراہیم جس وقت آپ نے مجھے اس امر کا اطمینان دلایا تھا کہ کسی فردِ بشر کو

اس بات کا علم نہ تھا کہ پرچے آپ کے کمرہ میں ہیں اس وقت یہ خیال میرے دل میں واضح ہو گیا تھا۔ میں نے سوچ لیا کہ مجرم دانستہ آپ کے کمرہ میں داخل ہوا ہو گا۔ اور اسے معلوم ہو گا کہ پرچے کہاں رکھے ہوئے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجرم کو کیسے معلوم ہو گیا کہ پرچے آپ کی میز پر رکھے ہیں؟

اور جب میں آپ کے کمرہ کے پاس آیا تو میں نے کھڑکی کا معائنہ کیا تھا۔ آپ نے یہ خیال کیا تھا کہ میں کھڑکی کے راستہ سے مجرم کے اندر آنے کے متعلق تحقیقات کر رہا تھا لیکن یہ خیال قطعاً میرے ذہن میں نہیں آیا تھا۔ میں مجرم کے قد کا اندازہ لگانا چاہتا تھا جس نے وہاں سے گذرتے ہوئے دیکھ لیا تھا کہ میز پر کیا کاغذ پڑے ہیں۔ میرا قد چھ فٹ ہے اور میں بہ دقت دیکھ سکا تھا۔ لہذا مجھ سے کوتاہ قد والا آدمی باہر سے پرچے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس لیے میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ اگر ان تین طالب علموں میں سے کوئی ایک غیر معمولی طور پر لمبا ہو گا تو وہ تینوں میں سے زیادہ مشتبہ ہو گا۔

اور جبتک آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ ظفر لمبی چھلانگ مارنے میں مشاق ہے۔ سرخ پھٹے والی میز کے نشان اور مٹی کے ڈھیلے کے متعلق کوئی بات میری سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن اس کے بعد میں تمام معاملہ سمجھ گیا تھا اور مجھے صرف چند تائیدی شواہد کی ضرورت باقی رہ گئی تھی جو کہ مجھے بآسانی آج صبح مل گئے تھے۔

"واقعہ یوں ہوا تھا کہ یہ نوجوان سہ پہر کو لمبی چھلانگ کی مشق کر کے باہر سے واپس آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہ جوتے تھے جنہیں پہن کر چھلانگ مارتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ان جوتوں کے نیچے لمبی نوک دار کیلیں لگی ہوتی ہیں۔ جب وہ آپ کی کھڑکی کے پاس سے گذرا تو لمبے قد کی وجہ سے اس نے ان پرچوں کو آپ کی میز پر رکھا ہوا دیکھا۔ اگر دروازہ میں سلیم کی غفلت سے چابی لگی ہوئی نہ ہوتی کوئی برا نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ لیکن جب اسنے دروازہ میں چابی کو دیکھا تو اس کے دل میں اندر جا کر پرچوں کے دیکھنے

کی خود ہی خواہش پیدا ہوئی۔ اندر داخل ہوتے ہوئے اسے کوئی خوف نہ پیدا ہوا کیونکہ وہ یہ عذر پیش کر سکتا تھا کہ وہ کوئی سوال پوچھنے کے لیے آیا ہے۔ لیکن جب اس نے اندر جا کر پرچوں کو دیکھا تو اس کے دل پر طمع غالب آگئی۔ اس نے اپنا ورزشی بوٹ میز پر رکھدیا۔ ظفر صاحب یہ تو بتائیے کہ آپ نے کھڑکی کے پاس والی کرسی پر کیا چیز رکھی تھی؟"

"دستانے" نوجوان نے کہا۔

ہومز نے سلیم کی طرف حقارت آمیز نگاہ ڈالی اور پھر کہنے لگا۔

"اس نے اپنے دستانے کرسی پر رکھدیئے۔ اور پرچہ کا پہلا صفحہ اٹھا کر نقل کرنا شروع کیا۔ اس نے خیال کیا تھا کہ پروفیسر صاحب بڑے پھاٹک کی طرف سے واپس آئینگے اور یہ انکو آتے ہوئے دیکھ لیگا۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے وہ بغلی دروازہ میں سے واپس آئے تھے۔ یک لخت اس نے کمرہ کے باہر ان کے آنے کی آہٹ سنی۔ بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ جلدی میں وہ اپنے دستانے بھول گیا لیکن اپنا بوٹ اٹھا کر سونے کے کمرہ میں دوڑ گیا۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ چھوٹی میز پر جو نشان پڑا ہے وہ ایک طرف تو خفیف ہے لیکن خوابگاہ کے دروازہ کی سمت میں گہرا ہو گیا ہے۔ صرف یہی بات یہ ظاہر کرنے کے لیے بہت کافی ہے کہ بوٹ اس جانب گھسیٹے گئے تھے اور مجرم نے خوابگاہ میں پناہ لی تھی۔ میخوں پر جو مٹی لگی ہوئی تھی اسمیں سے کچھ میز پر گر پڑی تھی اور کچھ خوابگاہ کے اندر گری تھی۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح میں ورزش گاہ تک گیا تھا۔ اور میں نے دیکھا تھا کہ چھلانگ مارنے والی جگہ پر چپک جانے والی سیاہ مٹی بچھی ہوئی ہے۔ اور اس کے اوپر برادہ پڑا ہوا ہے تا کہ چھلانگ مارنے والے پھسلنے نہ پائیں۔ میں اسکا ایک نمونہ بھی ساتھ لایا ہوں۔ ظفر صاحب کیا میں نے سچ بیان کیا ہے؟" طالب علم نے سیدھے کھڑے ہو کر کہا "ہاں جناب آپ نے سچ کہا ہے۔"

پروفیسر ابراہیم نے چلا کر کہا "معاذ اللہ! کیا تمہیں اپنی بریت میں کچھ بھی نہیں کہنا ہے؟"
"مجھے ضرور کچھ عرض کرنا ہے۔ لیکن اس شرمناک غلطی سے میری عقل پر پردہ پڑ گیا ہے۔ پروفیسر صاحب! میں نے یہ خط آج صبح تمام رات بے چینی کے ساتھ گذارنے کے بعد لکھا تھا۔ اس وقت تک میرا جرم افشا نہیں ہوا تھا۔ آپ اسے ملاحظہ فرما کر سکتے ہیں۔ اس میں میں نے لکھا ہے کہ میں امتحان میں شامل نہیں ہونگا۔
مجھے اعلیٰ حضرت شہریارِ دکن کی فوج میں کمیشن مل گئی ہے اور میں فوراً حیدرآباد دکن جانا چاہتا ہوں"
پروفیسر ابراہیم نے کہا "مجھے یہ سنکر خوشی حاصل ہوئی ہے کہ تم نے اپنی اس نازیبا حرکت سے فائدہ اُٹھانے کا خیال ترک کر دیا تھا لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم نے اپنا ارادہ کیوں بدل دیا؟" ظفر نے سلیم کی طرف اشارہ کر کے کہا اس آدمی نے مجھے نیکی کا راستہ دکھایا ہے"
یہ سنکر ہومز نے کہا "سلیم اب تمہیں ماننا پڑیگا کہ تم نے ہی اس نوجوان کو باہر نکالا تھا۔ کیا تم اب بھی اس معمہ کے آخری حصہ کو واضح نہیں کرو گے اور ہمیں اپنے اس طرز عمل کا سبب نہیں بتاؤ گے؟"
سلیم نے جواب دیا "جناب عالی اگر آپ کو میرے اور ظفر صاحب کے تعلقات کا پتہ ہوتا تو آپ کو میرے طرزِ عمل کا سبب فوراً سمجھ میں آجاتا"
"ایک زمانہ تھا کہ میں اس نوجوان کے والد ماجد دبیر الدولہ نواب پیر اغ محمود صاحب کے ہاں باورچی تھا گو بعض وجوہات سے میں نے ان کے ہاں نوکری چھوڑ دی تھی لیکن میں احسان فراموش نہیں ہوں۔ ایام ماضی کی یاد نے مجھے کالج میں ہمیشہ اس نوجوان کا بہی خواہ بنائے رکھا ہے۔ حادثہ کی اطلاع پانے کے بعد جب میں کل کمرے میں داخل ہوا تو سب سے پہلی چیز جو میں نے دیکھی وہ ظفر صاحب کے دستانے تھے

میں ان کے دستانوں کو بخوبی پہچانتا تھا اور میں فوراً سمجھ گیا کہ ان کے یہاں پائے جانے سے کیا کیا برے نتیجے پیدا ہونگے۔ اگر پروفیسر ابراہیم صاحب انہیں یہاں دیکھ لیتے تو ظفر میاں ضرور کالج سے نکال دیئے جاتے۔ اس لیئے میں بیہوشی کا بہانہ کر کے اسی کرسی میں لیٹ گیا۔ اور جب تک پروفیسر صاحب چلے نہ گئے وہاں سے نہ ہلا۔ پھر میرا نوجوان آقا جسے میں نے اپنی گود میں کھلایا تھا۔ خوابگاہ سے باہر آیا اور اس نے میرے سامنے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ اسکو بچانا میرا فرض تھا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی میرا فرض تھا کہ میں اسے اس کے والد صاحب کی طرح سمجھاتا اور اس کمینہ حرکت سے فائدہ اٹھانے سے منع کرتا۔ کیا جناب آپ اب بھی مجھے ملامت کرینگے؟"

"ہرگز نہیں" ہومز نے کھڑے ہو کر خندہ پیشانی سے کہا۔ "پروفیسر صاحب ہم نے آپکے مسئلہ کو حل کر دیا ہے اور اب ہمیں واپس جا کر ناشتہ کرنا چاہیے۔ آیئے واٹسن صاحب چلیں۔ ظفر صاحب میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے سامنے ایک روشن مستقبل ہے۔ ایک دفعہ تم ضرور نیچے گرے ہو۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم آیندہ کتنی اعلیٰ ترقی کرتے ہو

گیارھویں کہانی

دوسرا دھبّہ

حصّہ اول

میرا دوست اپنے کارناموں کی مسلسل اشاعت کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ
سے شہرتِ عامہ کے خلاف رہا ہے کیونکہ یہ اس کے مشاغل میں حارج ہوتی ہے۔
لیکن اب جبکہ اس نے سسکس میں شہد کی مکھیاں پالنے کا بے ضرر شغل اختیار کر لیا ہے

اور لندن سے کنارہ کش ہوگیا ہے، اس نے مجھے صاف طور پر اپنے کارنامے شائع کرنے سے منع کر دیا ہے۔ میرے پاس ابھی سینکڑوں کارناموں کے متعلق نہایت عجیب و غریب یادداشتیں موجود ہیں لیکن اس کی ممانعت کا حکم نافذ ہو چکا ہے اور اگر میں نے اپنے ناظرین سے کسی مناسب وقت پر دوسرے دفعہ کا کارنامہ شائع کرنے کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو مجھے بوڑھے معمار کی کہانی کے بعد بادلِ ناخواستہ اس سلسلۂ حکایات کو بند کر دینا پڑتا۔ کچھ تو ایفاءِ عہد کے خیال سے اور کچھ ذکرِ حبیب سے لذت اندوز ہونے کے لیے میں اب اپنے دوست کے سب سے بڑے اور اہم کارنامے کو بیان کرتا ہوں۔ چونکہ اس کے ضمن میں بین الاقوامی مسائل کی بحث چھڑ جاتی ہے اور بہت سے مشاہیر یورپ کے نام آتے ہیں۔ اس لیے مجھے میرے دوست کی طرف سے حکم ہے کہ جہاں تک ہوسکے مسئلہ کی جزئیات کو حذف کروں اور کسی طور سے واقعات یوں بیان نہ کروں کہ پبلک کو ان بین الاقوامی مسائل کی اطلاع ہوسکے جن کا پوشیدہ رکھنا ابھی تک قرینِ مصلحت ہے۔

اس لیے اس افسانہ کی ابتداء مجبوراً یوں کرنی پڑتی ہے۔ سنہ ؁ میں جس کا ذکر نامناسب ہے ایک منگل کی صبح کو ہمارے غریبانہ کمرہ میں "جلیل القدر اصحاب جن کی شہرت تمام یورپ میں پھیلی ہوئی تھی، آئے۔ ان میں سے ایک، لارڈ بلنجر انگلستان کا صدرِ اعظم اور دوسرا رائٹ آنریبل ٹری لانی ہوپ، وزیرِ امورِ یورپی تھا۔ وہ ہمارے کمرے میں پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے۔ ان کے چہروں سے فکر کی علامات ہویدا تھیں اور صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی نہایت ہی ضروری کام کے لیے آئے ہیں۔ ان کی مضطربانہ حرکات ایک عالمِ نفسیات کے دیکھنے کے قابل تھیں۔

آخر کار یورپی وزیر نے کہا "مسٹر ہومز آج صبح ۸ بجے مجھے اپنے نقصان کی اطلاع ہوئی تھی میں نے اسی وقت وزیرِ اعظم کو اطلاع کر دی تھی۔ ان کے ایماء سے اس وقت

ہم آپ کے پاس استمداد کے لیے آئے ہیں۔"

"کیا آپ نے پولیس کو اطلاع کر دی ہے؟"

وزیر اعظم نے اپنے مخصوص حاکمانہ انداز سے جواب دیا۔ نہیں جناب۔ ہم نے ایسا نہیں کیا اور نہ یہ ممکن ہے کہ ہم ایسا کریں۔ پولیس کو اطلاع کرنے سے آخر کار عوام الناس کو اطلاع ہو جائیگی اور ہماری خاص کوشش یہی ہے کہ ایسا نہ ہونے پائے۔"

"اس کی کیا وجہ ہے؟"

"کیونکہ جو کاغذ کھویا گیا ہے وہ ایسا اہم ہے کہ اس کے افشا سے یورپ میں بین الاقوامی مشکلات فوراً پیدا ہو سکتی ہیں۔ اور یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ ان مشکلات کا نتیجہ ایک عظیم الشان جنگ ہو سکتا ہے۔ تاوقتیکہ اس کاغذ کی بحالی نہایت رازداری اور خفیہ طور سے نہ ہو، اس کا کھویا جانا اور دستیاب ہونا یکساں برابر ہیں۔"

"میں جناب کا مطلب خوب سمجھ گیا ہوں۔ اب میں آپ کا بہت مشکور ہونگا اگر آپ مجھے ان حالات سے آگاہ کریں جو اس کے ضائع جانے سے متعلق ہیں۔"

"مسٹر ہومز میں آپ کے سامنے چند الفاظ میں کل حالات بیان کرونگا۔ یہ خط جو کاغذ گم گیا ہے وہ میرے نام ایک غیر ملک کے بادشاہ کا خط تھا۔ چھ دن ہوئے مجھے ملا تھا۔ یہ ایسا ضروری اور اہم تھا کہ میں اسے ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے پاس سے جدا نہیں کرتا تھا۔ میں دن کے وقت ہمیشہ اسے اپنی جیب میں رکھتا تھا اور رات کو دفتر کے آہنی صندوق میں مقفل کرنے کی بجائے اسے اپنے ساتھ گھر لے جاتا تھا اور اپنی خوابگاہ میں اپنے پلنگ کے سرہانے ایک مضبوط صندوقچی میں بند رکھتا تھا۔ گذشتہ شب یہ وہیں تھا۔ مجھے اس امر کا یقین ہے۔ کھانا کھانے سے قبل میں نے صندوقچی کھول کر اسے بچشم خود وہاں دیکھا تھا۔ آج صبح یہ وہاں نہ تھا۔ صندوقچی شب بھر میرے سرہانے رکھی رہی ہے۔ میں اور میری بیوی دونوں کی نیند ہلکی ہے۔ ہم دونوں حلف اٹھانے

کے لیے تیار ہیں کہ گذشتہ رات کو کوئی آدمی ہمارے کمرے میں نہیں آیا باوجود اس کے وہ خط گم ہے۔"

"آپ نے کھانا کس وقت کھایا تھا؟"

"ساڑھے سات بجے"

"آپ خوابگاہ میں کس وقت گئے تھے؟"

"میری بیوی تھیٹر گئی ہوئی تھی۔ میں اس کا منتظر رہا تھا۔ ½11 بجے ہم دونوں خوابگاہ میں گئے تھے۔"

"اس طور سے چار گھنٹے تک صندوقچی غیر محفوظ رہی تھی۔"

"رات کے وقت ہماری خوابگاہ میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں۔ خادمہ صبح کو وہاں جاتی ہے صرف میرا اردلی اور میری بیوی کی نوکرانی دن کے وقت جا سکتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے پرانے ملازم ہیں اور ہر طرح سے قابلِ اعتبار ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں سے کسی کو بھی یہ اطلاع نہ تھی کہ میری صندوقچی میں معمولی سرکاری کاغذات کے علاوہ کوئی خاص قیمتی کاغذ رکھا ہے۔"

"اس خط کے وجود کی کن کن اشخاص کو اطلاع ہے؟"

"میرے گھر میں کسی فردِ بشر کو اس کے وجود کا علم نہیں۔"

"یقیناً آپ کی بیگم صاحبہ اس سے باخبر ہوں گی؟"

"نہیں جناب۔ میں نے اپنی بیوی سے اس کے متعلق بالکل ذکر نہیں کیا تھا۔ صرف آج صبح اس کے ضائع ہونے کے بعد اسے مطلع کیا ہے۔"

شرلک ہومز نے سر ہلا کر اس کی تصدیق کرنی چاہی اور کہا "جناب مجھے عرصے سے اس بات کا تجربہ ہے کہ آپ کو اپنے فرائض منصبی کا بہت زیادہ احترام ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس قسم کے اہم راز کے بارہ میں آپ نے اپنے قریبی سے قریبی رشتہ دار

کو بھی غیر سمجھا ہوگا۔

یورپی وزیر تسلیم بجا لایا اور کہنے لگا "جناب آپ نے انصاف فرمایا ہے۔ آج صبح سے پہلے میں نے اپنی بیوی سے اس کاغذ کے متعلق ایک حرف بھی نہیں کہا تھا۔"

"کیا اس کو اس کے متعلق خود بخود شبہ ہو سکتا تھا؟"

"نہیں مسٹر ہومز۔ اس کو ہرگز کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا اور نہ کسی اور کو"

"کیا اس سے پہلے آپ کوئی قیمتی دستاویز یا سرکاری کاغذات گم ہو چکے ہیں؟"

"نہیں جناب"

"انگلستان میں کون کون صاحب اس کے وجود سے باخبر تھے؟"

"مجلس شوریٰ کے ہر ایک رکن انتظامی کو کل اس کی اطلاع کی گئی تھی لیکن وزیر اعظم نے رسمیہ حلفِ رازداری کے علاوہ اس اطلاع کو پوشیدہ رکھنے کی خاص تاکید کر دی تھی۔ لاحول ولا قوۃ خیال تو فرمائیے کہ ان قسموں اور تاکیدوں کے بعد خود میرے پاس سے وہ کاغذ کھویا گیا ہے ان ارکان کے علاوہ انگلستان میں اور کوئی متنفس اس کے وجود سے باخبر نہیں ہے"

"لیکن انگلستان سے باہر؟"

"مجھے یقین ہے کہ لکھنے والے کے علاوہ اور کسی نے اس کو انگلستان سے باہر نہیں دیکھا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ضابطہ کی کارروائی پوری کیے بغیر میرے پاس براہِ راست بھیجا گیا تھا"

ہومز تھوڑی دیر سوچ میں غرق رہا اس کے بعد اس نے ایک فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔

"اب جناب عالی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے صاف صاف بتائیں کہ اس خط کا مضمون کیا تھا اور کیونکر اس کے اتلاف سے ایسے شدید عواقب کا

اندیشہ ہے؟"

دونوں مدبروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر وزیر اعظم نے اپنے ماتھے پر شکن ڈالکر کہا۔" مسٹر ہومز۔ لفافہ لمبا ہلکے نیلے رنگ کا ہے۔ اس کے اوپر سرخ لاکھ کی مہر لگی ہوئی ہے۔ اور ـــ"

ہومز نے کہا" میں ڈرتا ہوں کہ یہ دلچسپ معلومات میری تسلی کے لیے کافی نہیں ہیں۔ میں بات کی تہ تک جانا چاہتا ہوں۔ خط کا مضمون کیا تھا؟"

" یہ ایک سرکاری راز ہے۔ اور میں اسے آپ کو نہیں بتا سکتا۔ اور نہ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ اس کے بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر آپ اپنی اُن طاقتوں کے استعمال سے جن کے لیے آپ مشہور ہیں اس لفافہ کو پا سکتے ہیں تو آپ میرے شکریہ کے مستحق ہونگے اور جو انعام آپ طلب کرینگے وہ بخوشی آپ کو دیا جائیگا۔"

شرلک ہومز مسکرا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا" آپ دونوں صاحب اس ملک میں سب سے زیادہ عدیم الفرصت اور کثیر الاشغال ہیں میں بھی اپنی محدود زندگی میں بہت مصروف ہوں، اور میرے وقت کا ایک ایک لحظہ کسی نہ کسی کام میں لگا رہتا ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ میں اس معاملہ میں آپ کی مدد کرنے سے معذور ہوں اس ملاقات کو مزید طول دینا محض تضیعِ اوقات ہوگا۔"

وزیر اعظم یہ سنکر اپنی جگہ سے اُچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں سے غصہ برستا تھا۔ اس نے کہنا شروع کیا" جناب میں عادی نہیں ہوں کہ ـــ" لیکن اتنا کہہ کر اس نے اپنے غصہ کو ضبط کر لیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ ایک دو لمحہ کے لیئے ہم سب خاموش بیٹھے رہے۔ پھر بوڑھے وزیر نے اپنے شانے ہلائے اور یوں گویا ہوا۔

"مسٹر ہومز ہمیں آپ کی شرائط لازماً ماننی چاہئیں۔ بے شک آپ حق بجانب ہیں۔ جب تک ہم آپ کو پورے طور پر اپنا معتمد نہ بنالیں، ہماری یہ توقع کہ آپ

ہماری سمجھ میں غیر معقول نظر آتی ہے"۔
دوسرے تو عمر وزیر نے کہا "جناب میں آپ سے متفق ہوں"
"اب میں آپ کو سب حالات بتاتا ہوں مجھے آپ کی اور آپ کے دوست ڈاکٹر واٹسن کی عزت پر کامل بھروسہ ہے۔ نیز مجھے آپ کے جذبۂ حب وطن سے امید ہے کہ آپ اپنے ملک کے امن کا ضرور خیال رکھیں گے"
"آپ ہماری ذات پر اعتماد کر سکتے ہیں"
"اچھا تو یہ خط یورپ کے ایک بادشاہ کا لکھا ہوا ہے جس کو اس ملک کے جدید مقبوضات کی روز افزوں ترقی نے بہت گھبرا دیا ہے۔ یہ خط جلدی سے لکھا گیا ہے اور خود بادشاہ نے اپنی ذمہ داری پر لکھا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے وزراء کو اس کا مطلقاً کچھ علم نہیں ہے۔ اس کا طرز تحریر ایسا ناقص ہے اور اس کے بعض فقرات ایسے غصہ دلانے والے ہیں کہ اس کی اشاعت سے ملک میں ہل چل مچ جائیگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اشاعت کے ایک ہفتہ بعد یہ ملک یقیناً ایک خونریز جنگ میں مبتلا ہو جائیگا"۔
ہومز نے ایک کاغذ کے پرزہ پر ایک نام لکھا اور وزیر اعظم کو دکھایا۔
"بالکل درست یہی تھا۔ اب یہ خط جو کروڑہا روپیہ اور لاکھوں جانوں کے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ کھویا گیا ہے"۔
"کیا آپ نے خط کے بھیجنے والے کو اطلاع کر دی ہے؟"
"ہاں جناب ایک خفیہ تار بھیجا گیا ہے"
"شاید وہ اس خط کی اشاعت کا متمنی ہو"۔
"نہیں جناب ہمارے پاس یہ ماننے کے لیے قومی دلائل موجود ہیں کہ وہ اپنی غلطی پر پشیمان ہے اور وہ اس امر کو بخوبی سمجھتا ہے کہ اس خط کی اشاعت سے اس کے ملک

کو ہم سے کہیں زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن دوسرے ممالک ضرور خواہشمند ہو سکتے ہیں کہ ہمارے اور اس کے درمیان جنگ بپا ہو جائے۔ اس لیے آپ یہ سمجھ لیں کہ اس بادشاہ کے دشمنوں کی یہ خواہش ضرور ہو سکتی ہے کہ یہ خط کسی طرح سے شائع ہو جائے"

"میں بخوبی سمجھ گیا ہوں۔ اگر یہ خط کسی دشمن کے ہاتھ میں آ گیا ہے تو یہ کہاں بھیجا جا سکتا ہے؟"

"یورپ کے بڑے وزارت خانوں میں سے کسی ایک کی طرف۔ غالباً یہ اس وقت بہت تیزی کے ساتھ سفر کر رہا ہوگا۔ اب مسٹر ہومز آپ کو تمام حالات معلوم ہو چکے ہیں آپ کیا صلاح دیتے ہیں؟"

ہومز نے اپنا سر تاسف کے ساتھ ہلایا اور کہا۔

"جناب کا یہ خیال ہے کہ اگر یہ خط دستیاب نہ ہوا تو جنگ بپا ہو جائیگی"

"میرے نزدیک یہی اغلب قیاس ہے"

"پھر جناب، آپ جنگ کے لیئے تیار ہو جائیں"

"مسٹر ہومز یہ بہت مشکل امر ہے"

"لیکن جناب آپ واقعات پر تو غور فرمائیں۔ چونکہ مسٹر ٹری لانی اور ان کی بیگم صاحبہ ۱۱½ بجے شب کے بعد نقصان کے دریافت ہونے خوابگاہ سے باہر نہیں نکلے اس لیے یہ خط کل ۱۱½ بجے شب سے پہلے چرایا گیا ہے۔ جب ایک ایسا ضروری خط چرایا گیا ہے تو وہ اسوقت کہاں ہو سکتا ہے؟ یہ بعید از قیاس ہے کہ چور نے اسے پاس رکھنے کے لیئے چرایا ہو۔ اس لیئے اس نے بسرعت ممکنہ وہاں پہنچا دیا ہوگا جہاں اس کی ضرورت ہوگی۔ اس لیے اب ہمیں اس کے پانے یا اس کا سراغ لگانے کی کیا امید ہو سکتی ہے؟

"یہ اب ہماری دسترس سے باہر ہے"

وزیر اعظم اپنی جگہہ سے اٹھ کھڑا ہوا "مسٹر ہومز جو کچھ آپ نے کہا ہے بالکل

یہی ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے"۔

"میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرونگا۔ اس شہر میں سب سے بڑے تین بین الاقوامی جاسوس اور کارندے ہیں۔ میں ان کے ہاں ابھی جاؤنگا۔ اگر ان میں سے کوئی آج لندن میں نہ ہوا اور بالخصوص اگر وہ کل شب کو یہاں سے باہر گیا ہو تو ہمیں کم از کم اتنا معلوم ہو جائیگا کہ یہ کاغذ کہاں پہنچا ہے"۔

چھوٹے وزیر نے پوچھا "لیکن ان میں سے کوئی غائب کیوں ہوگا؟ وہ خط کو لندن ہی میں کسی سفارت خانے میں لے جائیگا"۔

"میں ایسا خیال نہیں کرتا۔ یہ جاسوس بجائے خود کام کرتے ہیں اور اکثر اوقات سفرا کے ساتھ ان کے تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں"۔

وزیر اعظم نے سر ہلا کر ہومز کی تائید کی اور کہا "مسٹر ہومز میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا خیال بالکل صحیح ہے۔ جاسوس ایسے قیمتی کاغذ خود اپنے ہاتھوں سے کسی غیر ملک میں لے جانا پسند کریگا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کا طریق عمل درست ہے۔ لیکن میرے دوست ہوپ ہمیں اس بدقسمتی کے لیئے اپنے دوسرے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی تازہ بات معلوم ہوئی تو ہم آپ کو مطلع کرینگے اور امید ہے کہ آپ ضرور ہمیں اپنی مساعی کے نتیجہ سے باخبر رکھینگے"۔

دونوں وزیر سلام کر کے نہایت متانت اور وقار کے ساتھ ہمارے کمرے سے رخصت ہوگئے۔ جب ہمارے معزز ملاقاتی چلے گئے تو ہومز نے ایک چرٹ جلایا اور خاموشی کے ساتھ اسے پینا شروع کر دیا۔ میں نے صبح کا ایک اخبار اٹھا لیا اور اس کے مطالعہ میں محو ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میرا دوست یک لخت اٹھا اور جوش سے کہنے لگا۔ ہاں۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے۔ ابھی امید باقی ہے۔ یہ جاسوس روپیہ کے غلام ہوتے ہیں۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ خط کس کے

پاس ہے تو میں بڑی سے بڑی قیمت ادا کر کے اسے خرید سکتا ہوں کیونکہ انگریزی خزانہ میرے خرچ کرنے کے لیئے موجود ہے۔ یہ بات دل لگتی ہے کہ مکار چور نے ابھی تک اس خط کو کہیں باہر نہ بھیجا ہو بلکہ یہاں سے ہی قیمت وصول کرنے کی فکر میں ہو۔ صرف تین آدمی ایسی بے باکی کے مرتکب ہو سکتے ہیں، ابرشٹائیں، لارو تھیرا دہ لوکس ان میں سے ہر ایک سے ابھی ملونگا"

میں اخبار میں ابھی ایک قتل کا بیان پڑھ چکا تھا۔ اس لیے میں نے اخبار کی طرف دیکھ کر کہا "کیا لوکس، گوڈلفن سٹریٹ میں رہتا ہے؟"

"ہاں"

"پھر آپ اس سے نہیں مل سکیں گے"

"کیوں نہیں؟"

"گذشتہ شب وہ اپنے گھر میں قتل ہو چکا ہے"

میرے دوست نے مجھے بارہا حیران پریشان کیا ہے۔ اس لیئے اس وقت اس کی حیرانی دیکھ کر مجھے ایک قسم کی خوشی ہوئی اس نے اخبار میرے ہاتھ سے چھین لیا اخبار میں ذیل کا مضمون درج تھا۔

وسٹ منسٹر میں قتل

گذشتہ شب نمبر ۱۶ گوڈلفن سٹریٹ میں ایک پراسرار قتل ہوا ہے۔ اس گھر میں کچھ عرصہ سے ایک مشہور اور معزز شریف آدمی مسٹر لوکس رہتے تھے۔ مسٹر لوکس ایک زندہ دل مجرد آدمی تھے۔ ایک نوکر اور ایک نوکرانی کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی آدمی نہ رہتا تھا۔ دونوں نوکر رات کے ۱۰ بجے سے پہلے اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ گذشتہ شب بھی مسٹر لوکس ۱۰ بجے سے اپنے مکان میں اکیلے تھے۔ جو

حادثہ کل شب ہوا ہے اس کے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوا لیکن پونے بارہ بجے ایک سپاہی نے دیکھا کہ نمبر ۱۶ کا بیرونی دروازہ کھلا تھا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ گھر میں روشنی دیکھ کر وہ آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ اندرونی کمرے میں چلا گیا کمرے میں تمام اشیاء الٹ پلٹ پڑی ہوئی تھیں۔ ایک کرسی کی ٹانگ مقتول مسٹر لوکس کے ہاتھ میں تھی۔ اس کے سینہ میں ایک خمدار چھری چبھی ہوئی تھی۔ دیوار پر زیبائش کے خیال سے چند ہتھیار اور بھی لٹکے ہوئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چھری ان میں سے لی گئی تھی چوری اس قتل کا محرک معلوم نہیں ہوتی کیونکہ کمرے میں سے کوئی قیمتی چیز اٹھائی نہیں گئی۔ متوفی مسٹر لوکس ایسے ہر دلعزیز آدمی تھے کہ ان کی موت کا ہر ایک کو افسوس ہے۔"

ہومز نے تھوڑی دیر کے بعد کہا "اچھا" واٹسن۔ آپ اس قتل کی نسبت کیا خیال کرتے ہیں؟"

"یہ ایک عجیب توارد ہے۔"

"توارد! ابھی میں نے تین آدمیوں کے نام لیئے تھے جو ہمارے خط کے چور ہو سکتے ہیں اور عین اس وقت جب کہ خط کے چرائے جانے کی بابت احتمال ہو سکتا ہے۔ ان تین آدمیوں میں سے ایک قتل کیا جاتا ہے۔ میرے عزیز دوست یہ محض اتفاقی توارد نہیں ہے۔ دونوں واقعات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ہمیں ان کا تعلق دریافت کرنا ہے۔"

"لیکن اب سرکاری پولیس کو سب کچھ معلوم ہو جائیگا"

"بالکل نہیں۔ ان کو صرف وہی باتیں معلوم ہونگی جو وہ گوڈلفن سٹریٹ میں دیکھینگے۔ ان کو کاغذ کی چوری کا نہ علم ہے نہ ہوگا۔ صرف ہمیں دونوں حادثات

کا علم ہے اور صرف ہم ان کے باہمی تعلق کو معلوم کر سکتے ہیں۔ ایک اور بات لوکس کے خلاف میرے شبہات کی تائید کرنے والی ہے۔ اس کا گھر وزیر کے گھر سے قریب ترین ہے۔ باقی دونوں وہاں سے بہت دور رہتے ہیں۔ ایلو! ایک اور ملاقاتی تشریف فرما ہوئے ہیں"۔

ہومز نے آخری فقرہ اس وقت کہا تھا جب کہ مسز ہڈسن ایک ملاقاتی کارڈ لیکر آئی تھی۔ ہومز نے طشتری میں سے کارڈ اٹھا لیا اور دیکھ کر مجھے دے دیا۔ پھر اس نے مسز ہڈسن سے کہا "لیڈی ہلڈا اٹری لانی ہوپ سے آپ کہیں کہ ازراہ کرم اوپر تشریف لے آئیں"۔

ایک لمحہ کے بعد ہمارا کمرہ لندن کی سب سے حسین عورت کے حسن خداداد سے جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ جو شرف ہمیں اس صبح کو دو ملاقاتیوں کی تشریف آوری سے حاصل ہوا تھا اس پر یہ مزید اضافہ تھا۔ اس کا چہرہ لاثانی تھا لیکن اس کے خوبصورت سرخ و سفید رخسارے جذبات کے تلاطم سے کچھ زرد نظر آتے تھے۔

"مسٹر ہومز کیا میرا خاوند آپ کے پاس آیا تھا؟"

"ہاں بیگم صاحبہ وہ یہاں تشریف لائے تھے"۔

"مسٹر ہومز میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اسے میرے یہاں آنے کی اطلاع نہ کریں"۔

ہومز نے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہا "بیگم صاحبہ۔ آپ مجھے کانٹوں میں گھسیٹنا چاہتی ہیں۔ تشریف رکھئے اور اپنی دلی خواہش سے مجھے مطلع فرمائیے۔ لیکن میں افسوس کرتا ہوں کہ میں کوئی غیر مشروط وعدہ نہیں کر سکتا"۔

وہ کمرے میں آئی اور کھڑکی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گئی۔

"مسٹر ہومز میں آپ سے صاف صاف گفتگو کروں گی۔ اس امید سے کہ شاید آپ

بھی میرے ساتھ مکمل کریانی کرنے پر راغب ہو جائیں۔ میرے خاوند کے اور میرے درمیان، سوائے ایک بات کے کامل اعتماد ہے۔ یہ استثناء سیاسی امور میں ان کے متعلق اس کا منہ بند رہتا ہے۔ وہ مجھے کچھ نہیں بتاتا۔ مجھے معلوم ہے کہ گذشتہ شب ہمارے گھر میں ایک نہایت ہی افسوسناک حادثہ ہوا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ ایک قیمتی کاغذ کھو یا گیا ہے۔ لیکن چونکہ ایک سیاسی معاملہ ہے۔ اس لیئے میرے خاوند نے مجھے اور کچھ نہیں بتایا۔ اب یہ اشد ضروری ہے کہ مجھے صحیح صحیح معلوم ہو کہ اس نقصان کے عواقب کیسے ہونگے اور اس کاغذ پر کیا لکھا ہوا تھا۔ مسٹر ہومز مجھے سب کچھ بتا دیجئے۔ آپ کے موکل کی بہتری اس میں ہے کہ مجھے سب کچھ معلوم ہو جائے۔"

"بیگم صاحبہ، جو کچھ آپ پوچھتی ہیں ناممکن ہے۔"

اس نے ایک سرد آہ بھری اور اپنے ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا۔

"بیگم صاحبہ، آپ کو میری معذوری صاف طور پر سمجھ لینی چاہیئے۔ اگر آپ کے خاوند نے آپ سے کوئی بات پوشیدہ رکھنی مناسب سمجھی ہے اور مجھے اخفا کا وعدہ لے کر بتائی ہے تو کیا یہ جائز ہے کہ میں وہ بات آپ کو بتاؤں؟ آپ کا یہ سوال مجھ جائز نہیں ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ براہِ راست اپنے خاوند سے دریافت کریں۔"

"میں اس سے پوچھ چکی ہوں اور اب میں آپ کے پاس اس امید کے سہارے پر آئی تھی کہ آپ شاید مجھے بتانا مناسب سمجھیں۔ اچھا اگر آپ اور کچھ نہیں بتا سکتے تو ایک بات مجھے ضرور بتا دیں۔ کیا اس حادثہ سے میرے خاوند کی سیاسی زندگی پر بہت بڑا اثر پڑیگا؟"

"کیوں نہیں۔ اگر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکی تو اس کے اثرات بہت خطرناک ہونگے۔" چونکہ اس اطلاع کے علاوہ میرے دوست نے اسے اور کچھ بتانے سے

بار بار صاف انکار کر دیا تھا' لیڈی ہلڈا تھوڑی دیر کے بعد مایوس اور افسردہ خاطر ہو کر چلی گئی۔

اس کی روانگی کے بعد ہومز نے ہنس کر کہا "واٹسن صاحب۔ فرقہ اناث آپکا محکمہ ہے یہ حسین عورت ہمارے پاس کس لیئے آئی تھی؟ اس کی اصلی غرض کیا ہے؟"

میں نے جواب دیا "اس کا اپنا بیان کافی واضح اور صاف ہے۔ وہ اپنے شوہر کے لیئے فکرمند ہے۔"

"نہیں نہیں میرے دوست۔ اصلیت یہ نہیں ہو سکتی۔ آپ یاد رکھیں کہ اس نے متعدد فقرے ایسے کہے تھے جن کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ روشنی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھی تھی تاکہ ہم اس کے چہرے کا صحیح مطالعہ نہ کر سکیں اور اس طور سے اس کا اصلی مقصد نہ بھانپ جائیں۔ خیر خدا حافظ"

"کیا آپ کہیں جا رہے ہیں؟"

"ہاں میں اب گوڈلفن سٹریٹ جاؤنگا اور اپنے سرکاری دوستوں سے ملاقات کرونگا۔ لوکس اس بھید کا دفینہ ہے۔ اس امر کا مجھے یقین ہے لیکن اسوقت میں نہیں بتا سکتا کہ آخر کار ہمارے مسئلہ کا حل کونسی شکل اختیار کریگا۔ قبل از وقت قیاسی گھوڑے دوڑانا شیوۂ عقلمندی نہیں ہے۔ آپ یہاں ٹھہریئے اور اگر کوئی اور ملاقاتی آئے تو اس سے ملیئے گا۔ میں کھانے کے وقت آپ سے آ ملونگا۔"

دوسرا حصّہ

وہ سارا دن اور آئندہ دو دن ہومز خاموش رہا۔ وہ ادھر اُدھر بھاگتا پھرا' اس نے بہت سا تمباکو ختم کیا۔ وہ بمشکل تمام میرے سوالات کا جواب دیتا تھا۔ میں اس کی عادات سے خوب واقف ہو گیا ہوں۔ اس لیئے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ

وہ اپنی تحقیقات میں ناکام رہا ہے۔ اس نے مجھے قتل کی واردات کے متعلق کچھ نہیں بتایا
جو کچھ مجھے معلوم ہوا اخبارات کے ذریعے سے معلوم ہوا۔ پہلے لوکس کے نوکر پر
"قتل عمد" کا الزام قائم کیا گیا لیکن دوسرے روز اسے بیگناہ سمجھ کر رہا کر دیا گیا۔
"جوری" کی تحقیقات سے نوکر کے متعلق ایک انکشاف یہ ہوا کہ گو اس کا مالک اس پر
بہت مہربان تھا تاہم وہ اسے اپنے ساتھ فرانس نہیں لے جاتا تھا۔ بعض اوقات لوکس
کئی کئی دن پیرس میں گذارتا تھا۔ اور اس کی غیر حاضری میں اس کا نوکر گھر کا انتظام کرتا تھا۔
تین دن تک قتل کا بھید ایک معمہ بنا رہا۔ چوتھے روز پیرس کا ایک لمبا چوڑا
تار شائع ہوا۔ جس سے تمام واردات بالکل صاف ہو گئی۔ یہ تار ڈیلی ٹیلی گراف میں
شائع ہوا تھا۔ ذیل میں اسکا خلاصہ مضمون درج ہے:۔
مسٹر لوکس کے قتل کے متعلق پیرس کی پولیس نے ابھی ایک انکشاف کیا ہے
جس سے وہ سربستہ راز بالکل صاف ہو گیا ہے۔ کل پیرس میں ایک مخبوط الحواس عورت
جس کا نام مسز فورنے ہے پائی گئی تھی۔ اس کے طبی معائنہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس کا دم ہوا ہے
جنون ایک خطرناک قسم کا ہے۔ اس عورت کی نقل و حرکت دریافت کرنے
ہوا ہے کہ یہ منگل کی شب کو لندن سے واپس آئی تھی مزید برآں یہ شہادت دستیاب ہو گئی
ہوئی ہے کہ مسٹر لوکس کے قتل کے ساتھ اس کا تعلق ثابت ہوتا ہے۔ عکسی تصاویر کے
مقابلے سے ثابت ہوا ہے کہ مسز فورنے اور مسٹر لوکس درحقیقت ایک ہی آدمی کے
دو نام تھے اور یہ آدمی لندن اور پیرس میں کسی مصلحت کے لئے نام بدل کر دوہری زندگی
بسر کر رہا تھا۔ مسز فورنے ایک غصیلی اور تند طبیعت عورت ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے
کہ اس کو اپنے خاوند کی زندگی کے خلاف کئی قسم کے زبردست شبہات ہیں۔ بعض
اوقات وہ غصہ میں اپنے آپے سے باہر ہو جاتی ہے اور اسے عارضی جنون کا دورہ ہو جاتا
ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک ایسی قسم کے دورۂ جنون میں مسٹر لوکس کو لندن

جا کر قتل کیا ہے۔ اس کی حرکات ابھی تک بالکل صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکیں لیکن منگل کی صبح کو چیرنگ کراس سٹیشن پر مسز فورنے کی وحشیانہ حرکات اور لباس کی پراگندگی کو اہل کے ملازمین نے ضرور دیکھا تھا۔ غالب قیاس یہ ہے کہ اس نے یا تو اس جرم کا ارتکاب حالتِ جنون میں کیا ہے یا اس کے ارتکاب کے بعد اس کے حواس مختل ہو گئے ہیں۔ سرِدست وہ اپنی موجودہ حالت اور گذشتہ واقعات سے بالکل بےخبر ہے اور ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ایک عرصہ تک اس کے حواس اسی طرح مختل رہیں گے۔ اس تار کے بہت سے حالات اس کے نوکروں کی زبانی معلوم ہوئے ہیں اور ہمیں نوّے فیصدی یقین ہے کہ مسز فورنے ہی اپنے شوہر مسٹر لوکس کی قاتلہ ہے"

لوکس کی موت کے متعلق یہ یقین دلانے والا بیان پڑھکر میں ایک طرح سے مطمئن ہو گیا لیکن جب میں نے ہومز سے گفتگو کی تو اس نے مجھے بتایا کہ سرکاری کاغذ کی گم کے لحاظ سے ابھی تک وہ اپنی تحقیقات میں کچھ ترقی نہیں کر سکا اس نے مجھے یہ بھی کردیا کہ "لوکس کی موت غالباً ایک غیر متعلق واقعہ ہے اور گذشتہ تین روز میں صرف ضروری بات وقوع پذیر ہوئی ہے یعنی یہ کہ کچھ نہیں ہوا۔ مجھے کم دبیش ہر وقت رمنٹ کے دفاتر سے اطلاعیں موصول ہوتی رہتی ہیں جن سے یہ امر یقینی ہے کہ یورپ میں کہیں بھی ابھی تک کسی قسم کی کوئی ہل چل نہیں شروع ہوئی۔ اگر یہ خط کسی غیر ملک میں پہنچ گیا ہوتا تو یقیناً اس کے بدنتائج اس وقت تک ظاہر ہو جاتے۔ لوکس کے کاغذات میں سے یہ برآمد نہیں ہوا۔ مسز فورنے کی تلاشی ابھی تک نہیں لی گئی اور میں یہ کام فرانسیسی پولیس کی اطلاع کے بغیر نہیں کر سکتا۔ اس معاملہ میں قانون ہمارے راستہ میں ایسا ہی مزاحم ہے جیسے کہ دوسرے معاملات میں جرائم پیشہ لوگ ہوتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اس عقدۂ لاینحل کو کس طور سے بحسنِ اسلوب حل کروں۔ اگر میں اس سربستہ راز

کی عقدہ کشائی میں کامیاب ہوا تو حقیقتاً یہ میری سب سے نمایاں کامیابی ہوگی۔ یہ لیجیے محاذ جنگ سے مجھے تازہ ترین اطلاع وصول ہوئی ہے" اس نے خط پر، جو اسی وقت لایا گیا تھا جلدی سے نگاہ دوڑائی اور کہا "چلیے لسٹریڈ نے ضرور کوئی مزیدار بات دریافت کی ہے۔"

میں قتل کے بعد گوڈولفن سٹریٹ میں پہلی دفعہ گیا تھا۔ جس کمرہ میں واردات ہوئی تھی اس میں دری کے اوپر سوائے ایک بدنما خون کے دھبے کے اور کوئی چیز قتل کی یادگار باقی نہیں تھی۔ دری کمرے کے وسط میں بچھی ہوئی تھی۔ اس کے حاشیہ پر خالی جگہ تھی جہاں خوبصورت چمکدار لکڑی کا فرش نظر آ رہا تھا۔ لکڑی کے مربع ٹکڑے اینٹوں کی طرح نہایت صفائی کے ساتھ فرش پر جڑے ہوئے تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی لسٹریڈ نے پوچھا "کیا آپ نے فرانسیسی خبر پڑھ لی ہے؟"

ہومز نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا۔

"اس دفعہ ہمارے فرانسیسی دوست بازی لے گئے معلوم ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے مسز فورنے کو اطلاع چلی آئی تھی۔ اس نے آدھی رات کو آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ لوکس کو مجبوراً دروازہ کھولنا پڑا۔ خواہ وہ اس سے ناراض تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اسے گلی میں کھڑا نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس نے اندر آکر اس کی سرد مہری اور بدسلوکی کا گلہ کیا۔ جھگڑا بڑھتا گیا اور پھر چونکہ مسز فورنے نہایت تند مزاج ہے اس نے سامنے دیوار پر سے چھری لے کر اس کے سینہ میں بھونک دی یہ سب کچھ اتنی جلدی نہیں ہو گیا تھا جیسے کہ میں نے بیان کیا ہے کیونکہ تمام کرسیاں ادھر ادھر گری پڑی تھیں اور ایک کرسی مقتول کے ہاتھ میں تھی۔ جو شاید اس نے اپنے بچاؤ کے لیے اٹھائی ہوگی اس دفعہ آپ کی مدد کے بغیر تمام معاملہ اس طرح آئینہ ہو گیا ہے جیسے کہ ہم نے اسے بچشم خود دیکھا تھا۔"

ہومز نے آنکھیں کھول کر کہا "لیکن اس کے باوجود آپ نے مجھے بلایا ہے؟"

"ہاں۔ وہ ایک زائد بات ہے۔ گو وہ نہایت ہی معمولی بات ہے لیکن چونکہ آپ ایسی خفیف اور نرالی باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں اس لیئے میں نے آپ کو تکلیف دی ہے"

"شکریہ لیکن وہ معمولی سی بات ہے کیا؟"

"آپ کو معلوم ہے کہ اس قسم کی وارداتوں میں، ہم موقع واردات کی تمام اشیاء اپنی اپنی جگہ پر رہنے دیتے ہیں اور ہر ایک قسم کی احتیاط کرتے ہیں کہ کوئی چیز اپنی جگہ سے نہ ہلائی جائے۔ آج چونکہ مقدمہ ختم ہو گیا ہے اور مقتول دفن ہو چکا تھا، ہم نے اس کمرہ کو صاف کرنا چاہا۔ یہ دری آپ دیکھتے ہیں کہ فرش کے ساتھ جڑی ہوئی نہیں ہے۔ صرف وسط کمرہ میں بچھی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کو جھاڑنے کے لیئے اٹھایا اور ہم نے ایک ایسی عجیب چیز پائی کہ آپ شاید سو برس میں بھی نہ بتا سکیں گے کہ وہ کیا تھی؟"

ہومز نے بے صبری کے ساتھ کہا "خیر آپ ہی بتا دیجئے"؟

"آپ اس دھبے کو دیکھتے ہیں۔ دری کے دونوں طرف خون کا داغ تقریباً ایک جیسا شوخ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خون کی کافی مقدار دری پر بہہ گئی ہو گی۔ باوجود اس کے آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ اس دھبہ کے نیچے لکڑی کے فرش پر کوئی داغ نہیں ہے"

"کوئی داغ نہیں! نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ یقیناً دوسرا دھبہ بھی کہیں نہ کہیں ضرور ہو گا"

لسٹریڈ خوب قہقہہ لگا کر ہنسا۔ وہ ہومز کی گھبراہٹ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ آخر کار اس نے کہا "آپ سچ کہتے ہیں۔ دوسرا دھبہ ہے لیکن یہ پہلے دھبے کے

نیچے نہیں ہے۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔" یہ کہہ کر اس نے دری کا ایک کونا اٹھایا
جہاں مطلوبہ دھبہ نظر آ رہا تھا۔ مسٹر ہومز آپ اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟"

"کیوں؟ یہ تو بالکل صاف اور بدیہی بات ہے۔ دونوں دھبے اصل میں ایک دوسرے کے اوپر تھے۔ لیکن کسی نے دری کو اوپر سے ہلا دیا ہے۔ چونکہ یہ دری بہت بڑی نہیں ہے اس لیئے اس کا ہلانا چنداں مشکل نہیں ہے۔"

"مسٹر ہومز سرکاری پولیس کو اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ اسے ایک ایسی سادہ بات بتائیں یہ تو صاف ظاہر ہے کہ دونوں دھبے دری کو پلٹ کر بچھانے سے ایک دوسرے کے اوپر آجاتے ہیں لیکن جو بات میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایسا کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے؟"

میں اپنے دوست کے چہرے پر غیر معمولی اندرونی جوش کے آثار دیکھ رہا تھا۔ تاہم اس نے نہایت متانت کے ساتھ کہا "مسٹر لسٹریڈ۔ کیا یہی سپاہی جو اس وقت برآمدہ میں پہرہ دے رہا ہے۔ یہاں ہر وقت موجود رہا ہے؟"

"ہاں"

"اچھا تو پھر آپ میری نصیحت پر عمل کریں۔ اس کو اچھی طرح سے ڈانٹ کر پوچھیئے لیکن ہمارے سامنے نہیں۔ تنہائی میں وہ آپ کے روبرو زیادہ آسانی سے اقبال جرم کرے گا۔ اس سے پوچھئے کہ اس نے ایسی جرأت کیوں کی کہ غیر آدمیوں کو اس کمرہ میں آنے دیا اور پھر انہیں یہاں اکیلا چھوڑ دیا۔ اس سے یہ نہ کہیے کہ اس نے ایسا کیا ہے یا نہیں۔ آپ یقین کرلیں کہ اس نے ضرور ایسا کیا ہے۔ اسے یہ بتائیے کہ آپ کو معلوم ہے کہ کوئی غیر آدمی یہاں ضرور آیا ہے۔ اصرار کے ساتھ اس سے صحیح صحیح حالات دریافت کریجئے اس کو یقین دلا دیجئے کہ جرم کا اقبال کرنے سے اس کو کوئی سزا نہیں دیجائیگی۔ جس طرح میں نے آپ سے کہا ہے بالکل اسی طرح کیجئے۔"

"خدا کی قسم اگر وہ جانتا ہے تو میں اس سے ضرور معلوم کر لوں گا" لیسٹریڈ کمرے سے باہر چلا گیا اور چند منٹ بعد اس کی آواز دوسرے کمرے میں گرج رہی تھی۔

بمجرد اس کے باہر نکلنے کے ہومز نے چلا کر کہا" واٹسن صاحب جلدی کرو" اور فوراً فقرہ ختم کیے بغیر وہ دیوانہ وار کو دپڑا اور دری کو اٹھا کر فرش کے اوپر گھٹنے ٹیک کر لیٹ گیا اور اپنے لمبے ناخنوں سے فرش کے ہر ایک ٹکڑے کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ ایک ٹکڑا نیچے دب گیا اس نے اس میں اپنے ناخن پھنسا کر صندوق کے ڈھکنے کی طرح ادھر اٹھا لیا۔ اس کے نیچے سے ایک چھوٹا سا تاریک خانہ نکلا۔ ہومز نے مستعدی کے ساتھ اپنا چست و چالاک ہاتھ اس میں ڈال دیا لیکن تھوڑی دیر کے بعد غصہ اور مایوس کی ایک تلخ چیخ کے بعد باہر نکال لیا۔ خانہ خالی تھا۔

"جلدی کرو میرے دوست جلدی کرو۔ دری اپنی جگہ پر ٹھیک کر دو" ڈھکنا بند کر کے ہم دری کو بمشکل ٹھیک کر سکے تھے کہ لیسٹریڈ کمرہ میں آگیا۔ اس نے ہومز کو دیوار کے پاس سست کھڑے ہوئے پایا اور کہا" مسٹر ہومز مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کو منتظر رکھا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس منحوس معاملہ سے تنگ آگئے ہیں۔ اس نے اقبال کر لیا ہے۔ مکفرسن اندر آجاؤ اور آپ دونوں صاحبوں کے سامنے اپنی نہایت ناقابل معافی تقصیر بیان کرو۔"

لحیم شحیم سپاہی، سر جھکائے ہوئے کمرہ میں داخل ہوا اور کہنے لگا۔

"جناب عالی میرا ارادہ بد نہیں تھا۔ ایک نوجوان عورت گذشتہ رات یہاں غلطی سے آگئی تھی۔ پھر ہم باتیں کرنے لگے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں سارا دن تنہا پہرہ دیتا ہوں"

"اچھا تو پھر کیا ہوا"؟

وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ جرم کہاں ہوا ہے۔ اس نے اخبار میں اس قتل کا حال

(بالمقابل صفحہ ۲۷۰) شرلک ہومز نے اپنے ناخن پھنسا کر فرش کے ایک ٹکڑے کو صندوق
کے ڈھکنے کی طرح اوپر اُٹھالیا

پڑا ہوا تھا۔ وہ ایک معزز عمر خاتون معلوم ہوتی تھی۔ مجھے اس کو قتل گاہ دکھانے میں کوئی قباحت نظر نہ آئی۔ جب اس نے دری پر وہ دھبہ دیکھا تو وہ دھم سے نیچے گر پڑی اور اس ملور سے لیٹ گئی جیسے کہ وہ مرگئی تھی۔ میں مکان کے پچھواڑے جاکر کچھ پانی لے آیا لیکن اس کو ہوش نہ آیا۔ پھر میں پاس کے ہوٹل میں گیا لیکن جب میں واپس آیا تو نوجوان عورت فرار ہوچکی تھی۔ ۔ غالباً وہ شرم کے مارے میرے سامنے آنکھیں نہیں کر سکتی تھی۔"

"لیکن اس دری کو کس نے ہلایا تھا؟"

"جناب سچی بات یہ ہے کہ اس کے گرنے سے اس میں شکن پڑ گئے تھے۔ آپ جانتے ہیں یہ ایک صاف اور چکنے فرش پر بچھی ہوئی ہے۔ اس لیئے یہ کئی جگہ سے اکٹھی ہوگئی تھی۔ میں نے اسے بعد ازاں ٹھیک کر دیا تھا۔"

لسٹریڈ نے رعب داب کے ساتھ کہا "مکفرسن تمہیں آئندہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ ہمیں تمہارے قصور کی خبر نہ ہوسکے گی۔ حالانکہ میں اس کمرہ میں داخل ہوتے ہی تاڑ گیا تھا۔ کہ کوئی نہ کوئی آدمی ضرور اس کمرہ میں آیا ہے۔ یہ تمہاری خوش بختی ہے کہ کوئی چیز نہیں چرائی گئی ورنہ تمہاری خیر نہ ہوتی۔"

میں اور میرا دوست اس شیخی باز افسر پولیس کی دارو غگوئی پر دل ہی دل میں ہنس رہے تھے۔ لیکن پولیس کے افسر ایسے ہتھکنڈوں کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ماتحت سپاہیوں پر رعب گانٹھنا خوب جانتے ہیں گو یہ سب فضول ہوتا ہے۔ کیونکہ سپاہی بھی ان چالوں سے بے خبر نہیں ہوتے۔"

"مسٹر ہومز مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کو ایک ایسے خفیف معاملہ کے لئے تکلیف دی۔"

"یقیناً۔ یہ ایک دلچسپ بات تھی۔ مسٹر مکفرسن کیا یہ عورت یہاں صرف ایک ہی دفعہ آئی ہے؟"

"ہاں۔جناب صرف ایک ہی دفعہ"

"وہ کون تھی؟"

"جناب عالی نام تو مجھے معلوم نہیں۔ ملازمت کی تلاش میں تھی۔ایک اشتہار دیکھ کر ادھر آئی تھی لیکن اس کو گھر کا نمبر یاد نہیں رہا تھا۔بہت اچھی عورت تھی"۔

"لمبی۔خوبصورت؟"

"ہاں جناب وہ ایک قد آور خوبصورت نوجوان عورت تھی۔اس نے مجھے نہایت نرمی کے ساتھ کہا "سپاہی صاحب مجھے صرف ایک نگاہ ڈال لینے دو!" اس کے اوضاع واطوار ایسے دلربا اور پسندیدہ تھے کہ مجھے اس کو یہ کمرہ دکھانے میں کوئی تامل نہ ہوا"

"اس کا لباس کیا تھا؟"

"بظاہر قیمتی معلوم ہوتا تھا۔لیکن وہ پاؤں تک ایک لمبا لبادہ اوڑھے ہوئے تھی"

"وقت کیا تھا؟"

"چراغ جلنے کا وقت تھا۔جب میں برانڈی لے کر واپس آرہا تھا تو سڑک پر لیمپ روشن کیئے جا رہے تھے"

"بہت اچھا۔آئیے واٹسن صاحب،میں سمجھتا ہوں کہ ہم کسی دوسری جگہ زیادہ ضروری کام کر سکتے ہیں"۔جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو لسٹریڈ اسی کمرہ میں کھڑا رہا اور سپاہی ہمارے لیئے دروازہ کھولنے کے واسطے باہر تک آیا۔باہر نکل کر ہومز پیچھے مڑا اور اس نے اپنے ہاتھ میں کوئی چیز لیکر سپاہی کو دکھائی۔سپاہی متحیر ہو گیا۔

اس نے چلا کر کہا "وہی ہے جناب ہو بہو وہی!" ہومز نے اپنی انگلی اس کے منہ پر رکھدی،وہ چیز اپنی جیب میں رکھ لی اور جب ہم کچھ دور چلے گئے تو کھل کھلا کر ہنس پڑا۔پھر اس نے کہا "الحمدللہ! دوست واٹسن خوش ہو جاؤ کہ یہ تماشہ ختم ہونے والا ہے۔اب آخری پردہ اٹھیگا۔نہ کوئی جنگ ہوگی اور نہ وزیر اعظم یورپ کی زندگی ہی

تباہ ہوگی۔ کوتاہ اندیش بادشاہ کو اپنی غلطی کا خمیازہ نہیں بھگتنا پڑیگا۔ اور وزیر اعظم کو بین الاقوامی مشکلات کی ادھیڑبن میں اختر شماری نہیں کرنی پڑے گی۔"

"اس حیرت انگیز آدمی کو دیکھ کر میرے دل میں سوائے مدح و تعریف کے اور کوئی خیال اس وقت نہیں آتا تھا۔

میں نے خوش ہو کر کہا "کیا آپ نے معمہ حل کر لیا ہے؟"

"ابھی میں یہ نہیں کہہ سکتا بعض باتیں ابھی واضح نہیں ہیں لیکن اس وقت ہمیں اتنا تو معلوم ہو چکا ہے کہ اگر ہم کامیاب نہ ہوئے تو ہمارا ہی قصور ہوگا۔ اب ہمیں مسٹر ہوپ کے دولتکدہ پر جانا ہے۔"

تیسرا حصہ

جب ہم وزیر امور یورپ کے مکان پر پہنچے تو شرلک ہومز نے لیڈی ہلڈا کی بابت دریافت کیا۔ ہمیں ایک مکلف نشست گاہ میں بٹھا دیا گیا۔

جب لیڈی ہلڈا کمرہ میں داخل ہوئی تو اس کا چہرہ غصہ سے تمتما رہا تھا۔

"مسٹر ہومز یہ آپ کی زبردستی ہے" اس نے جھلا کر کہا "میں نے آپ سے باصرار تمام درخواست کی تھی کہ آپ میرے خاوند سے میرے متعلق کچھ ذکر نہ کریں اس ممانعت کے باوجود آپ اب میرے پاس چلے آئے ہیں جس سے میرے خاوند کو یقیناً شبہ ہوگا کہ میں آپ کی موکل ہوں۔"

"مجھے افسوس ہے لیکن بیگم صاحبہ بدقسمتی سے مجھے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ مجھے یہ فرض سپرد کیا گیا ہے کہ میں اس نہایت ہی قیمتی کاغذ کو تلاش کر لوں۔ اس لیے بیگم صاحبہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ وہ کاغذ مجھے دے دیں۔"

یہ سُنکر وہ عورت اپنی کرسی سے اس طرح اچھل پڑی جیسے کہ اس پر بجلی گر پڑی ہے اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ وہ غش کھا کر گر پڑے گی لیکن وہ سنبھل گئی اور چشم زدن میں اس کا متحیر چہرہ پھر بارعب نظر آنے لگا اور غصہ کی آگ سے چمکنے لگا۔

"آپ میری بے عزتی کرتے ہیں"

"بیگم صاحبہ۔ تصنع چھوڑ دیجئے۔ اور کاغذ مجھے دیدیجئے"

وہ گھنٹی کی طرف لپکی۔

"میرا نوکر آپ کو باہر جانے کا راستہ بتائیگا"

"لیڈی ہلڈا۔ گھنٹی نہ بجائیے۔ اگر آپ گھنٹی بجائینگی تو اس راز کے پوشیدہ رکھنے کے لیئے میں نے جس قدر کوششیں کی ہیں سب ضائع جائینگی۔ آپ مجھے خط دیدیجئے اور سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔ اگر آپ میرے ساتھ مل کر کام کرینگی تو میں ہر ایک قسم کا بندوبست کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر آپ میری مخالفت کرینگی تو مجھے مجبوراً آپ کو نیچا دکھانا اور اس راز کا اعلان کرنا پڑے گا"

وہ ایک ملکہ کی طرح غیض و غضب سے بھری ہوئی ہمارے سامنے کھڑی تھی اس کی آنکھیں شرلک ہومز کے چہرہ پر گڑی ہوئی تھیں جیسے کہ وہ اس کے دل کا بھید معلوم کر رہی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ گھنٹی کے اوپر تھا لیکن وہ اسے بجانے سے رُک گئی تھی۔

"آپ مجھے ڈرانا دھمکانا چاہتی ہیں۔ مسٹر ہومز ایک عورت کو اس طور سے ڈرانا مردانگی نہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ کو کچھ حالات معلوم ہیں۔ آپ کیا جانتے ہیں؟"

"براہ کرم بیگم صاحبہ بیٹھ جائیے۔ ورنہ آپ گر پڑینگی۔ اور آپ کو چوٹ لگ جائیگی

جب تک آپ تشریف نہ رکھیں گی میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ شکریہ"

لیڈی ہلڈا نے بیٹھ کر تحمل نہ انداز سے کہا "مسٹر ہومز میں آپ کو پانچ منٹ کی مہلت دیتی ہوں"

"لیڈی ہلڈا۔ میرے لئے ایک کافی۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ لوکس کے پاس گئی تھیں اور اس کو وہ قیمتی خط دیا تھا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ وہاں کل شام کو گئی تھیں اور نہایت چالاکی سے بیہوشی کا بہانہ کرکے دری کے نیچے فرش کی ایک خفیہ جگہ میں سے وہ خط دوبارہ چرا لائی تھیں"

وہ اس کی طرف ایک عجب انداز سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرہ پر مردنی چھا گئی تھی۔ بولنے سے پیشتر اسے اپنا حلق دو دفعہ صاف کرنا پڑا۔

آخرکار اس نے چلا کر کہا: "مسٹر ہومز! آپ پاگل ہو گئے ہیں!"

اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں سے موٹے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا۔ اس کے اوپر ایک مطبوعہ تصویر میں سے ایک عورت کا چہرہ کاٹ کر لگایا گیا تھا۔ یہ دکھا کر اسنے کہا:۔

"میں اس تصویر کو اپنے ساتھ اس لیئے لایا تھا کہ یہ مفید ہو سکتی ہے۔ سپاہی نے اس چہرہ کو پہچان لیا ہے"

اس نے ایک آہ سرد بھری اور اس کا سر کرسی کی پشت کے ساتھ جا لگا۔

"بیگم صاحبہ خط مجھے دے دیجئے اور یقین جانیئے کہ سب سے بہتر یہی بات ہے آپ کی بریت کے لیئے صرف یہی ایک تدبیر ہے"

اس کی ہمت قابل تعریف تھی۔ ابھی تک وہ ہار ماننے کے لیئے تیار نہ تھی۔

"مسٹر ہومز میں آپ کو دوبارہ بتاتی ہوں کہ آپ غلطی پر ہیں"

ہومز اپنی کرسی پر سے اٹھا۔

"لیڈی ہلڈا! مجھے افسوس ہے۔ لیکن میں اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔ لیکن میری تمام کوشش بے سود ثابت ہوئی ہے۔"

اس نے گھنٹی بجائی۔ نوکر کمرہ میں آگیا۔

"کیا مسٹر ٹری لانی ہوپ گھر پر ہیں؟"

"نہیں جناب، وہ پاؤ گھنٹہ کے بعد تشریف لائینگے"

ہومز نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا "پاؤ گھنٹہ اور بہت اچھا۔ میں ان کا انتظار کرونگا۔"

ابھی نوکر دروازے میں سے نکلا ہی تھا کہ لیڈی ہلڈا ہومز کے قدموں پر گھٹنے ٹیک کر گر پڑی، اس نے اپنے ہاتھ پھیلائے رکھے تھے اس کا چہرہ ادھر کی طرف اٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ آخر کار اس نے نہایت الحاح وزاری کے ساتھ کہا:-

"مسٹر ہومز خدا کے لیئے میرے حال پر رحم کرو اور مجھے بچالو۔ اس کو اطلاع مت کرو۔ مجھے اس کے ساتھ بے اندازہ محبت ہے۔ اگر اس کو اطلاع ہوگئی تو اسکا دل ٹوٹ جائیگا اور میں مرجاؤنگی"

ہومز نے لیڈی ہلڈا کو اوپر اٹھایا "بیگم صاحبہ میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے عقل کی بات کہی ہے اور آخری لمحہ پر آپ کو سمجھ آگئی ہے۔ اب ایک منٹ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ خط کہاں ہے۔؟"

وہ تیزی کے ساتھ ایک میز کی طرف گئی اور تالا کھول کر ایک لمبا نیلا لفافہ نکال لائی۔ "یہ لیجئے مسٹر ہومز کاش میں اسے کبھی نہ دیکھتی!"

ہومز نے کہا "ہم اسے کس طرح واپس کر سکتے ہیں۔ جلدی کیجئے ہمیں ضرور کوئی تجویز سوچنی چاہیئے۔ ٹھیک ہے۔ وزیر صاحب کی صندوقچی کہاں ہے؟"

"خوابگاہ میں۔"

"واللہ ہم بہت ہی خوش نصیب ہیں۔ جلدی کیجئے بیگم صاحبہ جلدی سے اسے یہاں اُٹھا لائیے" تھوڑی دیر بعد وہ ایک سرخ صندوقچی اُٹھا لائی۔

"آپ نے اسے کس طرح کھولا تھا؟ آپ کے پاس ضرور چابی کا ننھی موجود ہے۔ آپ کے پاس اس کی چابی ضرور ہونی چاہیئے۔ حیل وحجت کا وقت نہیں ہے۔ اس کو کھولیئے۔"

لیڈی ہلڈا نے اپنے کپڑوں میں ہاتھ ڈال کر چابی نکالی۔ صندوقچی کھل گئی۔ اس میں کاغذات بھرے ہوئے تھے۔ ہومز نے اس کو ان کے بیچ میں ایک اور دستاویز کے ورقوں کے درمیان رکھ دیا۔ صندوقچی بند کر کے خوابگاہ میں واپس رکھ دی گئی تو ہومز نے کہا۔

"اب ہم ان کی تشریف آوری کے لیئے بالکل تیار ہیں ابھی دس منٹ باقی ہیں۔ بیگم صاحبہ میں حد سے بڑھ کر آپ کی حمایت کر رہا ہوں اور آپ کی پردہ پوشی میں ایک حد تک خود مجرم بنونگا۔ اس کے معاوضہ میں آپ ہمیں اس عجیب وغریب واقعہ کے صحیح حالات سے مطلع کریں"

بیگم صاحبہ نے دکھ بھری آواز سے کہا "مسٹر ہومز میں آپ کو سب کچھ بتا دونگی۔ میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ میں اپنے خاوند سے اتنی محبت کرتی ہوں جتنی محبت کہ شاید ہی کوئی دوسری عورت لندن میں اپنے شوہر کے ساتھ کرتی ہوگی۔ پیشتر اس کے کہ میں اسکو کوئی صدمہ پہنچاؤں میں اپنا دایاں ہاتھ کاٹنے کے لیئے تیار ہوں۔"

"بیگم صاحبہ جلدی کیجئے۔ وقت تھوڑا ہے"

"مسٹر ہومز میرا ایک خط، ایک محبت آمیز خط جو میں نے عنفوان شباب میں غلطی سے ایک دوست کو لکھا تھا، اس آدمی لوکس کے قبضہ میں تھا۔

میں نے اس سے التجا کی کہ وہ مجھے میرا خط واپس کر دے کیونکہ مجھے اندیشہ تھا۔ نہیں نہیں یقین کامل تھا کہ اگر میرے خاوند کو اس کا علم ہو گیا تو وہ کبھی مجھے معاف نہیں کریگا۔ گو اس خط میں کوئی عیب کی بات نہیں ہے تاہم اس کے دل میں میری نسبت شبہ ضرور رہ جائیگا۔ اور وہ پیار و محبت کا بہشت جس میں ہم دونوں میاں بیوی آج تک رہے ہیں مکدر ہو جائیگا۔ لوکس نے کہا کہ اگر میں اسے ایک خاص کاغذ جو میرے شوہر کی صندوقچی میں ہے لا دونگی تو وہ مجھے میرا خط واپس دیدیگا۔ معلوم ہوتا ہے اس کا کوئی جاسوس دفتر میں ملازم ہے۔ اس نے مجھے یقین دلایا کہ ایسا کرنے سے اس کے خاوند پر کوئی حرف نہیں آئیگا۔ مسٹر ہومز آپ خود ہی انصاف کریں میں کیا کر سکتی تھی؟"

"اپنے شوہر پر اعتماد"

"ہرگز نہیں۔ اگر میں اس کو اپنی غلطی سے مطلع کرتی تو وہ مجھ سے یقیناً بدظن ہو جاتا۔ برعکس اس کے گو یہ امر نہایت مذموم تھا کہ میں اپنے شوہر کی چوری کروں تاہم چونکہ اس سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا تھا اس لئے میں نے اسی طریق عمل کو مرجح سمجھا۔ میں نے چابی کو نرم موم کے اوپر رکھ کر اس کا نقش اتار لیا۔ اور لوکس نے مجھے ویسی چابی بنوا دی۔ میں نے صندوقچی کھولی اور کاغذ نکال کر گوڈلفن سٹریٹ لے گئی۔"

"بیگم صاحبہ پھر کیا ہوا"

"قرارداد کے مطابق میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ لوکس نے اسے کھولا۔ میں اس کے پیچھے اس کے کمرہ میں داخل ہو گئی لیکن میں نے بیرونی دروازہ کھلا رکھا کیونکہ میں ایسے آدمی کے ساتھ تنہا رہنے سے خائف تھی۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں اندر داخل ہوئی تھی تو ایک عورت گلی میں کھڑی تھی۔ ہمارا کام جلدی ختم ہو گیا

باس سے میرا خط چرایا تھا کہ میز پر رکھ چھوڑا تھا۔ میں نے اس سے مطلوبہ کاغذ پکڑا دیا اور اس نے مجھے میرا خط دیدیا۔ عین اس وقت باہر سے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ لوکس نے جلدی سے دری کو اٹھا اور کاغذ کو کسی خفیہ جگہ میں چھپا کر دری ٹھیک کر دی۔

"اس کے بعد کے واقعات مجھے صرف ایک خواب کی طرح یاد ہیں۔ ایک غصہ سے بھری ہوئی عورت فرانسیسی زبان میں چلاتی ہوئی دیوانہ وار آئی اور کہنے لگی "میرا انتظار بے سود ثابت نہیں ہوا۔ آخرکار میں نے تم کو اس کے ساتھ پالیا ہے"۔ اس کے بعد ان کے درمیان ایک وحشیانہ لڑائی شروع ہوگئی۔ میں نے اس کو ایک کرسی پکڑے ہوئے دیکھا۔ ایک چھری اس عورت کے ہاتھ میں چمک رہی تھی۔ میں وہاں سے بھاگی اور اپنے مکان پر پہنچ کر سو گئی۔ صبح کو اخبارات میں مجھے اس لڑائی کا خوفناک نتیجہ معلوم ہوا اس شب کو میں مسرور تھی کیونکہ میرے پاس میرا خط موجود تھا لیکن مجھے آئندہ کے مصائب کا علم نہ تھا۔

صبح اٹھکر مجھے اپنی غلطی کا علم ہوا۔ اس کاغذ کے کھوئے جانے سے میرے خاوند کی حالت دگرگوں ہو رہی تھی جب مجھے آپ سے معلوم ہوا کہ معاملہ اہم ہے اور اس کے نتائج میرے خاوند کے حق میں بہت برے ہوسکتے ہیں۔ میری بیقراری کی کوئی حد نہ تھی میرا جی چاہتا تھا کہ اس وقت اپنے شوہر کے قدموں پر گر کر چوری کا اقبال کر لوں اور اس سے معافی مانگ لوں لیکن پھر مجھے اپنے خط کے افشائے راز کا خطرہ سامنے نظر آتا تھا آخرکار میں نے تہیا کر لیا کہ اس کاغذ کو جو میں لوکس کو دے آئی تھی خفیہ جگہ سے نکال لاؤں دو روز متواتر میں اس گھر کے پاس بھٹکتی رہی لیکن دروازہ کھلا نہ پایا۔ کل شب کو میں نے آخری مرتبہ کوشش کی جس طرح میں کاغذ لانے میں کامیاب ہوئی وہ آپ کو معلوم ہے۔ کاغذ کو واپس لے آنے کے بعد میں نے سوچا کہ اسے جلا دوں کیونکہ اپنے جرم کا اقبال کئے بغیر مجھے اس کی واپسی محال نظر آتی تھی۔ یا میرے اللہ! میں کہیں کی نہ رہی مجھے

زینہ پر ان کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے۔

مسٹر ہوپ بے تابی کے ساتھ کمرے میں گھس آیا" مسٹر ہومز کوئی تازہ خبر؟"

"میں بہتری کی امید رکھتا ہوں"

اس کا چہرہ خوشی سے دمدما اُٹھا۔ "الحمدللہ" ! اس نے کہا تو وزیراعظم بھی نیچے تشریف رکھتے ہیں کیا میں انہیں اس خوشخبری کے سننے کے لیئے بلالوں؟ جیکب وزیراعظم صاحب کو میرا سلام عرض کرو اور یہاں تشریف لانے کے لیئے عرض کرو۔ پیاری تمہیں ان سیاسی معاملات سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ تم چاہو تو آرام کر سکتی ہو"۔

وزیراعظم کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ "مسٹر ہومز معلوم ہوتا ہے کہ آپ کوئی عمدہ خبر لائے ہیں؟"

میرے دوست نے جواب دیا "سردست میری تحقیقات کا نتیجہ "منفی" ہے یعنی یہ کہ میں نے ہر ایک ممکن جگہ پر جہاں یہ گم شدہ کاغذ پایا جا سکتا تھا۔ دریافت کر لیا ہے۔ اور اب مجھے یقین ہے کہ ہمارے پیش نظر کوئی خطرہ نہیں ہے"۔

"لیکن مسٹر ہومز یہ کافی نہیں ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس طور سے ہم ہمیشہ کے لیئے خطرہ سے مامون نہیں ہو سکتے"۔

"مجھے گم شدہ کاغذ کے مل جانے کی امید ہے۔ اس لیئے میں یہاں آیا ہوں۔ میری سوچ بچار کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ کاغذ اس گھر سے باہر نہیں گیا"۔

چھوٹے وزیر نے حیرت زدہ ہو کر کہا "مسٹر ہومز آپ کیا کہتے ہیں؟"

ہومز نے اس جملہ معترضہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا سلسلہ کلام شروع رکھا اور کہا "اگر وہ باہر جاتا تو یقیناً وہ اس وقت تک الم نشرح ہو چکا ہوتا"۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کو چرائے اور اس گھر میں رکھے؟"

"مجھے یقین ہے کہ اس کو کسی نے نہیں چرایا"

"پھر یہ میری صندوقچی سے کیسے گم ہو گیا تھا؟"

"مجھے یقین ہے کہ یہ صندوقچی میں سے گم نہیں ہوا تھا"

"مسٹر ہومز یہ مزاق کا وقت نہیں ہے۔ آپ میرا اعتبار کریں کہ وہ کاغذ صندوقچی میں سے چرا یا گیا تھا"

"کیا آپ نے اپنی صندوقچی کو منگل کی صبح کے بعد بھی دیکھا ہے؟"

"نہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں تھی"

"ممکن ہے اُس روز وہ آپ کی نگاہ سے بچ گیا ہو وہ دوسرے کاغذات کے اندر پڑا ہوا ہو"

"ناممکن۔ یہ قطعاً ناممکن ہے۔ میں نے صندوقچی میں سے ایک ایک کاغذ باہر نکال کر دیکھا تھا"۔

"وزیراعظم یہاں تک خاموشی کے ساتھ اس دلچسپ مکالمہ کو سن رہا تھا۔ اب اس نے کہا"۔

"مسٹر ہوپ اس بحث کا فیصلہ ایک لمحہ میں ہو سکتا ہے۔ آپ صندوقچی یہاں منگا لیجئے"۔

چھوٹے وزیر نے گھنٹی بجائی۔

"جیکب میری صندوقچی یہاں اُٹھا لاؤ۔ ہم خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں تاہم اتمام حجت کے لیے اپنے کاغذات آپ کے سامنے اُلٹ پلٹ کر لونگا۔ یہاں رکھ دو۔ تسلیم کنجی ہمیشہ میری گھڑی کی زنجیر کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ لیجئے کاغذات حاضر ہیں۔ یہ لارڈ میرو کا خط ہے، یہ سر چارلس ہارڈی کی روئداد ہے، یہ دیگر متفرق کاغذات ہیں، یہ لارڈ فلاور کا ایک رقعہ ہے۔ العظمت للہ یہ کیا ہے؟

مسٹر ہومز! لارڈ بلنجر! یہ کیا ہے!"

وزیراعظم نے نیلا لفافہ اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

"الحمدللہ یہی وہ خط ہے۔ یہ بالکل وہی ہے۔ مسٹر ہوپ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں"

"الحمدللہ۔ الحمدللہ! میرے دل کے اوپر سے ایک بھاری بوجھ اُتر گیا ہے لیکن یہ تو میرے وہم و خیال سے بھی متجاوز ہے۔ مسٹر ہومز آپ جادوگر ہیں! آپ کو کیسے معلوم

ہوا کہ یہ اس کے اندر تھا؟"

"کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ اور کہیں موجود نہیں تھا۔"

"مجھے اپنی آنکھوں پر شک ہوتا ہے۔ لیکن میری بیوی کہاں ہے؟ مجھے اس کو یہ مژدہ فوراً سنانا چاہیے۔ پیاری ہلڈا۔ ہلڈا!" ہم نے زینے پر سے اس کی آواز سنی۔

وزیراعظم نے ہومز کی طرف مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا۔ "مسٹر ہومز سچ سچ بتاؤ! اس میں ضرور کوئی بھید ہے۔ خط اس صندوقچی میں کس طرح واپس آگیا تھا؟"

ہومز نے مسکرا کر اپنی نگاہ ان تیز آنکھوں سے بچالی۔

"ہمارے بھی سراغ رسانی راز ہوتے ہیں" یہ کہہ کر اس نے اپنی ٹوپی اٹھائی اور دروازہ کی طرف چل دیا۔

بارھویں کہانی

مرنے والا سراغ رساں

حصہ اوّل

مسز ہڈسن، شرلک ہومز کی گھر والی، ایک صابر شاکر عورت تھی۔ نہ صرف اس کے مکان پر ہر رنگ اور ہر وضع قطع کے آدمیوں کا ہجوم، شب و روز لگا رہتا تھا۔ بلکہ اس کے کرایہ دار کی زندگی ایسی بے قاعدہ اور نرالی تھی کہ یقیناً اس کے صبر کا انتہائی امتحان ہوتا ہوگا۔ ہومز کی عجیب و غریب عادتیں آدھی رات کو اُٹھ کر اس کا موسیقی میں منہمک ہو جانا، کمرے کے اندر پستول کے ساتھ گولی چلانے کی مشق کرنا، نرالے کیمیائی تجربات کرتے رہنا اور سب پر مستزاد یہ کہ اس کی رہائش کی بدولت تمام مکان ہر وقت

خطرہ میں ہوتا تھا، اس کو لندن بھر میں بد ترین کرایہ دار بنانے کے لیئے کافی تھیں لیکن مسز ہڈسن اس سے ناخوش نہ تھی کیونکہ وہ مسز ہڈسن کو شاہانہ طور سے ان تکالیف کا معاوضہ ادا کرتا تھا اور میرا خیال ہے کہ جسقدر روپیہ اس نے کرایہ میں ادا کیا ہوگا وہ ان کمروں کو بیس دفعہ خریدنے کے لیئے کافی تھا۔

مسز ہڈسن کے دل میں اپنے نرالے کرایہ دار کی گہری عزت اور وقعت تھی۔ وہ اس کی دلدادہ تھی کیونکہ شرلک ہومز کا طرزِ عمل عورتوں کے ساتھ ہمیشہ مشفقانہ اور مؤدبانہ ہوتا تھا۔ وہ فرقۂ اناث کو نہ صرف ناپسند کرتا تھا بلکہ اسے ان پر کامل بے اعتباری تھی لیکن اپنے اس عقیدہ کے باوجود وہ ان کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے پیش آتا تھا۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ مسز ہڈسن کو شرلک ہومز سے دلی انس ہے، اس لیئے جب وہ میرے پاس میری شادی کے دو برس بعد ایک دن آئی اور مجھے اس کی بیماری کا دردناک قصہ سنایا تو میں نے اس کے بیان کو نہایت دلچسپی کے ساتھ سُنا۔

اس نے کہا "ڈاکٹر صاحب، وہ مر رہا ہے! تین شبانہ روز سے اس نے اناج کا ایک ذرہ نہیں کھایا اس کی حالت لحظہ بہ لحظہ ردّی ہو رہی ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ وہ آج شب تک بمشکل زندہ رہ سکے گا۔ اس نے مجھے کسی ڈاکٹر کو بلانے کی اجازت نہیں دی۔ آج صبح جب میں نے اس کے چہرہ کی ہڈیاں باہر نکلی ہوئی دیکھیں تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے کہا۔ مسٹر ہومز خواہ آپ اجازت دیں یا نہ دیں میں ابھی جا کر کسی ڈاکٹر کو بلا لاتی ہوں۔ اچھا اگر آپ اصرار کرتی ہیں تو جا کر واٹسن کو بلا لاؤ۔"

جونہی کہ اس نے یہ کہا میں آپ کے پاس بھاگی آئی ہوں۔ براہِ کرم آپ جلدی کریں ورنہ شاید آپ اسے زندہ نہ دیکھ سکیں گے۔"

میں سہم گیا کیونکہ مجھے اس کی بیماری کا کچھ علم نہیں تھا۔ میں نے جلدی سے اپنا کوٹ پہنا اور ٹوپی اُٹھا کر چل دیا۔ راستہ میں میں نے مسز ہڈسن سے باقی حالات

دریافت کئے تو اس نے کہا۔

" جناب مجھے کچھ معلوم نہیں۔ وہ گذشتہ ایام میں دریا کے قریب ، ایک محلہ میں کسی واردات کی پیروی کر رہا تھا۔ بس وہیں سے اسے یہ بیماری لاحق ہوئی ہے۔ وہ گذشتہ چہارشنبہ کی سہ پہر کو صاحب فراش ہوا تھا۔ بس اس کے بعد وہ چارپائی پر سے نہیں اُٹھ سکا۔ اور نہ اس نے کچھ کھایا پیا ہے "

شرلک ہومز کی حالت واقعی بہت ردی تھی۔ اس کی حالت زار دیکھ کر میرے دل پر ایک چوٹ سی لگی۔ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بخار کی شدت سے پھٹ رہی تھیں اور اس کے ہونٹوں پر پیڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ اس کے پتلے ہاتھ مڑے ہوئے تھے اور اس کی آواز رُک رُک کر نکلتی تھی۔ جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو وہ بے سکت لیٹا ہوا تھا لیکن مجھے دیکھ کر اس نے آنکھیں کھول لیں اور گھور گھور کر دیکھنے لگا آخر کار اس نے مجھے پہچان لیا اور کہا۔

" دوست واٹسن ، میرے بُرے دن آ گئے معلوم ہوتے ہیں! " اس کی آواز سے اشد درجہ کی کمزوری عیاں تھی۔

" میرے پیارے دوست! " میں نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" پیچھے رہو! ایک قدم آگے مت بڑھو! " اس نے تلخ لہجہ میں کہا " واٹسن اگر تم میرے نزدیک آؤ گے تو میں تمہیں فوراً یہاں سے نکلوا دونگا "۔

" لیکن کیوں ؟ "

" کیونکہ یہ میری خواہش ہے۔ کیا یہ کافی نہیں ہے ؟ "

مسز ہڈسن بیچاری درست کہتی تھی۔ اس کے مزاج کی تیزی ایک غیر معمولی تحکمانہ انداز تک بڑھ گئی تھی۔ تاہم اس کی حالت قابل رحم تھی۔

میں نے افسردہ خاطر ہو کر کہا " میرا منشا آپ کی مدد کرنا ہے "

"ٹھیک ہے۔ لیکن میری بہترین مدد، میری مرضی کے مطابق کام کرنے سے ہوگی۔"

"بہت اچھا ہومز"

میری انکساری دیکھ کر وہ کچھ نرم ہو گیا۔

کوشش سے سانس لیکر اس نے کہا "آپ خفا تو نہیں ہو گئے؟"

لاحول ولا قوۃ! بھلا میں اس مسخرے سے کیسے خفا ہو سکتا تھا جبکہ وہ قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے بستر مرض پر لیٹا تھا۔

ہومز "یہ محض آپ کی بہتری کے لیئے ہے"

"میری بہتری کے لیئے!"

"میں جانتا ہوں کہ میری بیماری کیا ہے یہ ایک خطرناک بیماری ہے جو سماٹرا میں زیادہ تر قلیوں کو ہوتی ہے۔ اہل ہالینڈ اسے بخوبی جانتے ہیں۔ یہ مرض یقیناً مہلک ہے اور یہ متعدی ہے۔"

وہ جوش سے بول رہا تھا۔ اور جب کہ وہ مجھے ہاتھوں کے اشارہ سے پرے رہنے کے لیئے کہہ رہا تھا، اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے "چھونے سے دوسرے آدمیوں کو فوراً ہو جاتی ہے۔ اس کے مریض کو چھونا مہلک ہے۔ واٹسن اسکو بخوبی سمجھ لو۔ مجھے چھو کر تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ البتہ اگر تم فاصلہ پر رہو گے تو کوئی حرج واقع نہیں ہو گا۔"

"معاذ اللہ! ہومز کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں اس بات سے خائف ہو جاؤنگا؟ میں ایک لمحہ کے لیئے اس کی پرواہ کرنے کے لیئے تیار نہیں ہوں۔ اگر آپ کی جگہ کوئی اجنبی ہوتا تو بھی میں بحیثیت ایک ڈاکٹر کے اپنا فرض ادا کرنے سے باز نہ رہتا اور آپ تو میرے پیارے دوست ہیں" میں نے یہ کہہ کر دوبارہ اس کی چارپائی کے نزدیک جانا چاہا لیکن اس نے میری طرف ایک غضبناک نگاہ ڈال کر کہا "اگر تم وہاں ٹھہرو گے تو میں تم سے باتیں کرونگا۔ وگرنہ تم اس کمرے سے فوراً نکل جاؤ"

میرے دل میں ہومز کی غیر معمولی قابلیت کا ایسا گہرا نقش ہے کہ میں ہمیشہ اس کی خواہشات کا احترام کرتا ہوں خواہ میں ان کی علت غائی سمجھنے سے قاصر کیوں نہ ہوں لیکن اس وقت مجھے اپنے طبی پیشہ کی روایات کا احترام اس کے ہذیان سے زیادہ تھا۔ وہ باقی سب جگہ میرا رہنما بن سکتا ہے لیکن کمرۂ مرض میں وہ مری رہنمائی نہیں کر سکتا۔ اس لیئے میں نے کہا "ہومز آپ کی حالت غیر ہو رہی ہے۔ بیمار آدمی، بچہ کی مثل ہوتا ہے۔ اور میں آپ سے اسی طرح پیش آؤنگا۔ خواہ آپ کو پسند ہو یا نہ ہو۔ میں آپ کے مرض کی تشخیص کرونگا اور اس کے مطابق علاج کرونگا۔"

اس نے میری طرف زہر آلود نگاہوں سے دیکھا۔ پھر اس نے کہا: "اگر مجھے مجبوراً اپنی مرضی کے خلاف کسی ڈاکٹر کے زیر علاج رہنا پڑے گا تو میں کسی ایسے ڈاکٹر کو چنونگا جس پر مجھے اعتماد ہوگا"۔

"تو کیا آپ کو میرے اوپر اعتماد نہیں ہے؟"

"بحیثیت دوست کے مجھے آپ کے اوپر کامل اعتماد ہے لیکن واقعات سے اندھا ہونا معصیت ہے۔ بحیثیت ڈاکٹر کے آپ کا تجربہ بہت محدود ہے اور آپ کی قابلیت معمولی ہے۔ ان باتوں کو زبان پر لانا تکلیف دہ ہے لیکن آپ نے مجھے ایسا کہنے کے لیئے مجبور کر دیا ہے"۔

مجھے اپنے دوست کی یہ باتیں سنکر واقعی بہت تکلیف ہوئی۔

"ہومز ایسے کلمات آپ کو شایاں نہیں ہیں۔ مگر میں ناراض ہونے کی بجائے یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا دماغ مختل ہو رہا ہے۔ بہت اچھا اگر آپ کو میرے اوپر کچھ اعتماد نہیں ہے تو میں دخل درمعقولات نہ کرونگا۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں لندن کے بہترین ماہرانِ فن مثلاً سر جاسپر میک یا ڈاکٹر فشر کو بلا لاؤں۔ آپ خواہ کچھ کریں۔ آپ کو کسی نہ کسی ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کرنا پڑیگا۔ اگر آپ کے دل میں یہ گمان فاسد ہے

ہیں۔ آپ اسے برا محسوس کرینگے اور آپ کی مدد نہ کرونگا تو میرے دوست آپ کو سخت مغالطہ ہوا ہے
یہ کبھی نہیں ہو سکتا خواہ آپ ایک لاکھ دفعہ ناراض ہو جائیں۔"

بیمار آدمی نے ایک آہ بھر کر کہا "پیارے واٹسن۔ میں خوب سمجھتا ہوں کہ تمہاری نیت
نیک ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ ڈاکٹر تو ہیں لیکن ابھی بہت سی باتوں سے
ناواقف ہیں براہ کرم بتاؤ کہ تمہیں تاپانولی بخار کے متعلق کیا معلومات حاصل ہیں؟ اور
سیاہ فارموسا بخار کی بابت تم کیا جانتے ہو؟"

"میں نے کبھی ان کا نام بھی نہیں سُنا۔"

"واٹسن پیارے۔ مشرق کے حصے میں بہت سی نئی بیماریاں اور نرالے عارضے ہیں"
ہر ایک فقرہ کے بعد وہ رک جاتا تھا جیسے کہ تھک گیا ہے یا اسے بہت تکلیف ہے۔

"میں نے ان امراض کے متعلق گذشتہ ایام میں کچھ معلومات حاصل کی تھیں اور
سے مجھے یہ مرض لاحق ہوا ہے۔ آپ میری مدد نہیں کر سکتے۔"

"شاید آپ صحیح کہتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ڈاکٹر عین ٹری جو گرم ممالک کے
مخصوص امراض کے متعلق مسلمہ قابلیت رکھتا ہے، آج کل لندن میں مقیم ہے اور باوجود
آپ کی مخالفت کے میں اسی وقت اس کو بلانے جا رہا ہوں۔" میں عزم بالجزم کر کے
دروازہ کی جانب لپکا۔

آج تک مجھے ایسی حیرت کبھی نہیں ہوئی۔ ایک چشم زدن میں، چیتے کی طرح، مریض
مجھ سے پہلے دروازہ پر پہنچ گیا۔ اور قفل بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی چارپائی کے اوپر
جا گرا اور اس مستعدی کے باعث تھک کر ہانپنے لگا۔

"واٹسن تم میرے پاس سے چابی چھین نہیں سکتے۔ میرے دوست، میں نے تمہیں
قابو میں کر لیا ہے اب تم یہاں ہو اور جب تک میں چاہونگا۔ یہیں رہو گے لیکن میں تمہیں
ناراض نہیں ہونے دونگا (اس کا سانس بار بار اکھڑ جاتا تھا اور یہ الفاظ وہ نہایت دقت سے

ادا کر رہا تھا، میں خوب جانتا ہوں کہ تم اپنی طرف سے میری بھلائی [illegible]
چاہتے ہو میں وہی مان لیتا ہوں لیکن ابھی نہیں۔ اب چار بجے ہیں۔ چھ بجے تم جا سکتے ہو۔"
میں نے جواب دیا" ہومز، یہ صریح جنوں ہے"

"صرف دو گھنٹہ اور انتظار کر لیجئے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ چھ بجے چلے جائینگے۔
آپ میرے نزدیک نہ آئیے۔ میں اپنا بستر خود ہی ٹھیک کر لونگا۔ ایک بات اور ہے۔ میری
مدد کے لیئے آپ اُس ڈاکٹر کو بلا کر لائیں جو میں آپ کو بتاؤنگا۔"

"بطیبِ خاطر"

"جب سے آپ اس کمرے میں آئے ہیں یہ پہلے دو عاقلانہ لفظ ہیں جو آپ نے منہ سے
نکالے ہیں۔ آپ کو پڑھنے کے لیئے کتابیں وہاں ملین گی۔ میں کچھ تھک گیا ہوں میں تعجب کرتا
ہوں کہ جس وقت ایک برقی مورچہ میں سے بجلی خارج ہوتی ہوگی تو وہ مورچہ کیا محسوس
کرتا ہوگا۔ پیارے دوست ہم چھ بجے دوبارہ بات چیت شروع کرینگے۔"

لیکن چھ بجے سے بہت پہلے ہمارا سلسلۂ گفتگو شروع ہوا اور ایسے انداز سے ہوا کہ میں
اسے کبھی نہ بھولونگا۔ چند لمحے میں اس کی مریل شکل کو دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ تقریباً ڈھکا ہوا تھا
جب پڑھنے سے طبیعت اکتا گئی تو میں نے کمرے میں گھوم کر مشہور مجرموں کی تصاویر دیکھنی شروع
کر دیں۔ کیونکہ دیواروں پر زیبائش کے لیئے صرف یہی تصویریں معلق تھیں پھر میں کونے میں
ایک میز کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس کے اوپر متفرق اشیاء کا ایک طوفانِ بدتمیزی تھا
اور ان کے وسط میں سیاہ اور سفید ہاتھی دانت کی ایک چھوٹی سی صندوقچی تھی جسکا ڈھکنا
سرکایا جا سکتا تھا۔ یہ ایک صاف خوشنما چیز تھی اور میں نے اسے بغور دیکھنے کے لیئے اپنا ہاتھ
پھیلایا تھا جب کہ۔

اس نے ایک خوفناک چیخ ماری۔ ایک ایسی زبردست چیخ کہ وہ یقیناً سڑک کے پرلے
سرے تک سنائی دی ہوگی۔ اس چیخ سے میرے جسم کے اوپر بال کھڑے ہو گئے اور میرا

جسم سرد پڑگیا جب میں نے مڑکر اس کی طرف دیکھا تو مجھے ایک غضبناک چہرہ اور آگ برساتی ہوئی آنکھیں نظر آئیں۔ میں مبہوت کھڑا ہو گیا۔ صندوقچی جوں کی توں میرے ہاتھ میں دبی ہوئی تھی "اسے فوراً نیچے رکھ دو۔ اسی وقت نیچے رکھ دیجئے" جب میں نے تعمیل ارشاد میں صندوقچی نیچے رکھدی تو اس کی جان میں جان آئی اور وہ بے ہوش ہو کر لیٹ گیا۔ واٹسن صاحب، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ کوئی آدمی میری چیزوں کو بلا اجازت ہاتھ لگائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مجھے ایسی حرکت سے نفرت ہوتی ہے۔ آپ نے مجھے میری قوتِ برداشت سے بڑھکر ستایا ہے۔ ایک ڈاکٹر ہو کر آپ ایک مریض کے سامنے ایسا کرتے ہیں! جناب عالی بیٹھ جائیے اور مجھے آرام کر لینے دیجئے"

اس واقعہ کا اثر میرے دل پر بہت بُرا ہوا۔ اس کے بے معنی جوش اور اس کی ترش کلامی سے جو اس کی شیریں زبانی سے کوسوں دور تھی، مجھے ثابت ہو گیا کہ اس کا دماغ کس حد تک مختل ہو چکا ہے ایک اعلیٰ دماغ کی تباہی واقعی ایک نہایت ہی افسوسناک منظر ہوتا ہے۔ جس طرح حالت صحت میں اس کا بے نظیر دماغ عمدگی سے کام کیا کرتا تھا۔ اسی طرح اب حالتِ مرض میں، اس کی مختل حالت غیر معمولی طور پر خراب تھی۔ تنگ آکر میں خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ موعودہ وقت گذر گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھی گھڑی کو غور سے دیکھ رہا تھا کیونکہ ابھی چھ نہیں بجنے پائے تھے کہ اس نے حسبِ جوش کے ساتھ پھر بولنا شروع کر دیا۔

"دوست واٹسن کیا آپ کے پاس کچھ ریزگاری ہے؟"

"ہاں"

"کچھ چاندی کے سکے بھی ہیں؟"

"ہاں میرے پاس پانچ نقرئی سکے ہیں"

"افسوس یہ بہت کم ہیں۔ بہرکیف وہ جتنے بھی ہیں انہیں اپنی گھڑی والی جیب میں ڈال لو اور باقی تمام نقدی پتلون کی بائیں جیب میں۔ شکریہ۔ اب آپ کا توازن

صحیح رہیگا۔ اور آپ لڑکھڑانے سے محفوظ رہیں گے۔"

یہ صریح جنون تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر بولنے لگا۔

"اب آپ گیس روشن کریں لیکن خبردار شعلہ اونچا نہ ہونے پائے گیس کی نلی کو صرف نصف کھولیئے۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ احتیاط سے ایسا ہی کریں شکریہ۔ یہ ٹھیک ہے اب آپ کو پردہ کھینچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب آپ مہربانی فرماکر چند خطوط اور کاغذات یہاں میرے پاس رکھدیں۔ اب اس کونے والی میز پر سے چند متفرق چیزیں یہاں جمع کردیں شاباش واٹسن شاباش! اب چمٹے سے پکڑکر اس ہاتھی دانت کی صندوقچی کو یہاں اٹھا لائیے اور کاغذات کے بیچ میں رکھ دیجئے۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ اور مسٹر کلورٹن سمتھ ۱۳ لوئر برک سٹریٹ کو بلاکر لا سکتے ہیں۔"

سچ پوچھیئے تو ڈاکٹر بلانے کی میری خواہش پر ٹھنڈا پانی پڑگیا تھا نیز اب شرلک ہومز کی حالت ایسی نازک ہوگئی تھی کہ اس کو تنہا چھوڑ کر جانا مخدوش تھا۔ لیکن اب وہ اس آدمی کے بلانے کے لئے ایسا ہی مصر تھا جیسا کہ اس سے پہلے نہ بلانے کے لیئے ضد کر رہا تھا۔

میں نے کہا "میں نے یہ نام کبھی نہیں سنا ہے"۔

"غالباً نہیں۔ آپ سنکر حیران ہونگے کہ اس بیماری کا بہترین معالج کوئی ڈاکٹر نہیں ہے بلکہ ایک زراعت پیشہ رئیس ہے۔ مسٹر کلورٹن سمتھ آج کل لندن میں مقیم ہے۔ وہ سماٹرا کا ایک مشہور و معروف باشندہ ہے۔ اس کے مزارعین میں یہ بیماری پھیل گئی۔ چونکہ وہاں طبی امداد میسر نہیں تھی اس نے بذات خود اس مرض کا مطالعہ شروع کردیا تھا اور اس کو اس کے متعلق وسیع معلومات حاصل ہیں۔ اس کی عادات نہایت منتظم ہیں اسی لیئے میں نے آپ کو چھ بجے تک روک لیا تھا کیونکہ چھ سے پہلے وہ کسی کو نہیں ملتا بلکہ اپنے شغل مطالعہ میں مصروف رہتا ہے۔ اگر آپ اس کو یہاں تک لاسکیں تو وہ یقیناً میری مدد کرسکیگا۔"

میں نے یہاں ہومز کی باتیں ایک مسلسل فقرہ میں نقل کی ہیں لیکن امر واقعہ یہ تھا کہ وہ تین

لفظ منہ سے نکالنے کے بعد وہ رُک جاتا تھا اور بڑی مشکل سے بول سکتا تھا۔

"آپ اس کو میری حالت سے صحیح طور پر مطلع کردیں۔ جو کچھ آپ کے دل میں ہے آپ اسے ضرور بتادیں یعنی یہ کہ میں قریب المرگ ہذیان کی حالت میں ہوں۔ درحقیقت میں حیران ہوں کہ سمندر کی تلی گھونگوں سے کیوں نہیں پُر ہو جاتی۔ یہ جانور ایسی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ میں کیا کہہ رہا ہوں؟ یاد رمن میں کیا کہہ رہا تھا؟"

"آپ مجھے مسٹر سمتھ کے متعلق ہدایات دے رہے تھے"۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ میری زندگی کا دارومدار اس کے یہاں تک آنے پر ہے۔ آپ اسکو ترغیب دیکر یہاں تک آنے کے لیئے ضرور رضامند کرلیں۔ میرے اور اس کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ غالباً وہ مجھ سے ناراض ہے۔ اس کا بھتیجا اچانک مر گیا تھا مجھے مسٹر سمتھ کے خلاف شبہات تھے اور اس کو میرے شبہات کا علم تھا۔ اسے ضرور میرے ساتھ کینہ ہے آپ اس کو نرم کرنے کی کوشش کریں۔ جس طرح ہو سکے اسکو ضرور لے آئیں"۔

"اگر اور کچھ نہ ہو سکا تو آپ مطمئن رہیں میں اسے اٹھا کر گاڑی میں لادلاؤنگا"۔

"نہیں نہیں ایسا ہرگز نہ کرنا۔ جب وہ خود بخود آنے پر رضامند ہو جائیگا تو آپ اس سے پہلے کوئی بہانہ کرکے میرے پاس آجائے اس کو مت بھولیئے گا مجھے آپ پر کامل اعتماد ہے۔ مجھے مایوس نہ کرنا۔ بیشک گھونگھے کے دشمن اس کی افراط کو روک سکتے ہیں۔ آپ اور میں بھی اپنا کام کرتے رہیں۔ تو کیا دنیا گھونگھوں سے پُر ہو جائیگی؟ نہیں نہیں۔ آپ ضرور اس کو میری صحیح حالت سے باخبر کردیں"۔

ایسے اعلےٰ قابلیت کے یگانۂ روزگار آدمی کو ایک بیوقوف بچہ کی طرح باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر میرا دل بیٹھا جاتا تھا۔ اس نے مجھے چابی دیدی اور میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا یہ سوچ کر کہ کہیں وہ حالتِ جنون میں دوبارہ اپنے تئیں مقفل نہ کرلے۔
مسز ہڈسن باہر کھڑی رو رہی تھی جب میں نیچے اُترا تو مجھے ہومز کی بکواس سنائی دیتی تھی۔

میں سڑک پر کھڑے ہو کر ایک کرایہ گاڑی کا منتظر تھا کہ ایک آدمی سیٹی بجاتا ہوا میری طرف آیا۔ اس نے پوچھا "جناب عالی مسٹر ہومز کا مزاج کیسا ہے؟"

میں نے اسے دیکھ کر پہچان لیا کہ وہ انسپکٹر مارٹن خفیہ پولیس کا افسر تھا۔

"وہ بہت زیادہ علیل ہے"

اس نے میری طرف ایک انداز سے دیکھا۔ میں نے اس خیال کو سوء ظن سمجھ کر اپنے دل سے نکال ڈالا ورنہ اس کا چہرہ مسکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

اس نے کہا "میں نے بھی اس کے متعلق کچھ افواہ سنی تھی"۔

دوسرا حصہ

جب میں مسٹر سمتھ کے مکان پر پہنچا تو میں نے اسے بہت عالیشان پایا۔ ایک نوکر مجھے دروازہ پر ملا اور میرا ملاقاتی خط اندر لے گیا۔

مسٹر سمتھ ایک میرے جیسے معمولی ڈاکٹر سے ملنے کے لیے تیار نہ تھا۔ میں نے نیم باز دروازہ سے اس کی آواز سنی "یہ آدمی کون ہے؟ کیا چاہتا ہے؟ جیمز میں تم سے کتنی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اوقات مطالعہ میں مجھے بالکل نہ بلایا جائے"۔

نوکر نرمی کے ساتھ کچھ کہہ رہا تھا کہ اس نے چلا کر کہا "اگر اسے ضروری ملنا ہے تو اسے کہدو کہ وہ کل صبح ملے۔ یہ پیغام اسے دیدو اور میرے کام میں حرج نہ کرو"۔

ہومز کی حالت زار میری آنکھوں کے سامنے تھی۔ میں نے سوچا کہ اسوقت تکلف سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ اس لیے پیشتر اس کے کہ نوکر مجھے پیغام انکار سنا سکتا میں خود دروازہ کھول کر اندر چلا گیا غصہ سے ایک چیخ مار کر، مسٹر سمتھ کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ ایک حقیر منش آدمی تھا لیکن اس کا سر غیر معمولی طور پر بڑا تھا۔

اس نے غیض و غضب سے مشتعل ہو کر کہا "اس بے باکی کا مطلب کیا ہے؟ کیا آپ کو

میرے پیغام میں لاکر اس وقت میں مصروف ہوں"۔

"مجھے سخت افسوس ہے" میں نے کہا، "لیکن معاملہ نازک ہے، مسٹر شرلک ہومز۔"

میرے دوست کے نام نے اس پر ایک غیر معمولی اثر کیا اسکا غصہ فرو ہو گیا اور اس نے ملائمت کیسا تھ کہا

"کیا آپ ہومز کے پاس سے آئے ہیں؟"

"میں ابھی وہیں سے آ رہا ہوں"

"ہومز کیا چاہتا ہے؟ اس کی حالت کیسی ہے؟"

اس نے مجھے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھنے کے لیئے مڑا۔ اس کی پیٹھ میری طرف تھی لیکن اس کے چہرہ کا عکس سامنے ایک آئینے میں دکھائی دے رہا تھا۔ میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اسکے چہرہ پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی لیکن میں نے اس کا خیال چھوڑ دیا کیونکہ جب اس نے میری طرف دیکھا تو اس کے چہرہ سے حزن و ملال کے آثار صاف ظاہر ہو رہے تھے۔

اس نے متاسف ہو کر کہا "مجھے بہت افسوس ہے کہ مسٹر ہومز بیمار ہے۔ میرے تعلقات اس کے ساتھ کاروباری نوعیت کے ہیں میں اس کی قابلیت کا معترف اور مداح ہوں جسطرح میں جراثیم کا ماہر ہوں اسی طرح وہ جرائم کا محقق ہے۔ وہ دیکھیئے سامنے میرے قیدیوں کے لیئے کمرے ہیں" اس نے بوتلوں اور شیشے کے مرتبانوں کی ایک قطار کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"ان کے اندر دنیا کے بعض خوفناک مجرم اپنی قید کا وقت پورا کر رہے ہیں"۔

"مسٹر ہومز نے آپ کو اسی لیے بلایا ہے کہ آپ کی وسیع معلومات سے استفادہ حاصل کر سکے۔ للہٰذہ وہ آپ کے متعلق ایک اعلیٰ رائے رکھتا ہے اور اس کا خیال ہے کہ صرف آپ ہی اسکی مدد کر سکتے ہیں"

یہ سنکر مسٹر سمتھ چونک پڑا اور اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا "کیوں؟ مسٹر ہومز ایسا کیوں خیال کرتا ہے کہ میں ہی اس کی مدد کر سکتا ہوں؟"

"کیونکہ آپ کو مشرقی امراض کے متعلق خاص معلومات حاصل ہیں"

"لیکن وہ کیوں ایسا خیال کرتا ہے کہ اس کی بیماری مشرقی ہے؟"

"کیونکہ وہ ایک مقدمہ کے دورانِ تحقیقات میں چینی ملاحوں کے درمیان کام کر رہا تھا۔"

مسٹر سمتھ نے مسکرا کر کہا "واقعی! میں خیال کرتا ہوں کہ اس کی بیماری کچھ زیادہ خطرناک نہیں ہے"۔ اس کو بیمار ہوئے کتنے دن گذرے ہیں؟"

"تقریباً تین دن"

"کیا اس کی حالت ہذیان کی سی ہے؟"

"ہاں بعض اوقات وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے"۔

"اوہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بیماری واقعی خطرناک ہے۔ ڈاکٹر واٹسن میں اپنے مطالعہ میں کسی قسم کے حرج کو جائز نہیں سمجھتا لیکن یہ ایک غیر معمولی حالت ہے اس کی عیادت کے لئے نہ جانا اور اس کی درخواست کو ایسے وقت پر رد کرنا خلاف انسانیت ہے میں فوراً آپ کے ساتھ چلتا ہوں"۔

مجھے ہومز کی فرمائش یاد آگئی۔ اور میں نے کہا "مجھے کچھ اور کام ہے"

"بہت اچھا۔ میں اکیلا جاؤنگا۔ مجھے ہومز کا پتہ معلوم ہے۔ میں ضرور وہاں آدھے گھنٹہ تک پہنچ جاؤنگا"۔

میں ہومز کے کمرہ میں ایک غمگین دل کے ساتھ داخل ہوا۔ میرے دل میں ایک عجیب قسم کی بےچینی تھی۔ کیا عجب جو وہ اس وقت مر چکا ہو۔ لیکن جب میں نے اس کو دیکھا تو میں بہت مسرور ہو گیا۔ کیونکہ پہلے کی نسبت اس کی حالت بہت اچھی تھی۔

"کیا آپ اس سے ملاقات کر آئے ہیں؟"

"ہاں وہ آرہا ہے"

"صد آفریں۔ دوست صد آفریں! آپ بہترین پیغام بر ہیں"

"وہ میرے ساتھ آنا چاہتا تھا"

"لیکن میں نے آپ کو منع کر چکا تھا کہ اس کو ساتھ نہ لانا۔ احسنت! آپ نے اس کو کسی

بہانے سے ٹال دیا ہے۔ وہ بھی آتا ہوگا۔ کیا اس نے میری بیماری کے متعلق کچھ دریافت کیا تھا؟"

"میں نے نہر کے دریا کے قریب چینی ملاحوں کی بابت کہہ دیا تھا"

"بالکل ٹھیک! شاباش، پیارے واٹسن۔ آپ نے وہ سب کچھ کر دکھایا ہے جو ایک مخلص دوست کر سکتا ہے۔ اب آپ یہاں سے روپوش ہو سکتے ہیں"

"لیکن مجھے یہاں اس کی تشخیص سننے کے لیئے ٹھہرنا چاہیئے"

"یقیناً لیکن میرے مضبوط دلائل اس امر کے باور کرنے کے لیئے موجود ہیں کہ اس کی رائے تنہائی میں بہت صاف اور قیمتی ہوگی۔ میری مسہری کے پیچھے آپ کے لیئے کافی جگہ ہوگی"

"آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"مجھے اندیشہ ہے کہ اس کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ میرے کمرہ میں اور کوئی چھپنے کے لیئے جگہ نہیں ہے۔ پوشیدہ ہونے کے لیئے کسی خفیہ جگہ کا نہ ہونا ہمارے لیئے اس وقت مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس کو کسی قسم کا شبہ نہ ہوگا" یہ کہکر وہ یک لخت سیدھا بیٹھ گیا۔ اس کے زرد چہرہ پر عجب مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ میرے پلنگ کے نیچے پہیے لگے ہوئے ہیں۔ بندۂ خدا اگر تمہیں میرے ساتھ محبت ہے تو جلدی کرو اور خواہ کچھ ہی ہو جائے اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔ وہاں سے بالکل نہ ہلنا اور نہ کچھ بولنا! البتہ پورے غور کے ساتھ سنتے رہنا۔ بس ہمہ تن گوش رہنا"

یہ کہہ کر اور مجھے اپنی جگہ پر دیکھکر وہ دھم سے چارپائی پر گر پڑا اس کی حالت بہت خراب ہو گئی اور وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگا۔

تیسرا حصہ

تھوڑی دیر کے بعد مجھے باہر زینہ پر قدموں کی آہٹ سنائی دی اس کے بعد ہمارے کمرے کے دروازہ کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔ بعد ازاں، ایک عرصہ تک کامل خاموشی طاری رہی صرف مریض کے بدقت سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اپنی پوشیدہ جگہ سے

میں خیال کرتا تھا کہ ہمارا ملاقاتی چارپائی کے پاس کھڑا ہے اور مریض کی حالت کا معائنہ کر رہا ہے۔ آخرکار یہ دل دکھانے والی خاموشی ختم ہوگئی۔

مسٹر سمتھ نے چلا کر کہا "مسٹر ہومز! مسٹر ہومز! کیا آپ کو میری آواز سنائی نہیں دیتی؟" اس کے بعد کچھ شور سا سنائی دیا جیسے کہ اس نے مریض کو شانہ سے پکڑ کر جگایا ہے۔

ہومز نے بہت مدھم آواز سے کہا "کیا آپ مسٹر سمتھ ہیں؟ میں ڈرتا تھا کہ آپ تشریف نہ لائینگے"

مسٹر سمتھ ہنس دیا۔ "شاید میں نہ آتا لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ اب میں آگیا ہوں"

"آپ کی عنایت ہے۔ مہربانی ہے۔ میں آپ کی وسیع معلومات کا قائل ہوں"۔

"واقعی! خوش قسمتی سے لندن میں صرف ایک آپ ہی اس سے آگاہ ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بیماری کیا ہے؟"

"وہی"

"خوب! آپ علامات کو پہچانتے ہیں"

"بخوبی"

"اگر آپ کی بیماری وہی ہو تو میں کچھ تعجب نہ کرونگا۔ لیکن اگر یہ بیماری وہی ہے تو آپ کی خیر نہیں۔ بیچارہ وکٹر جو چھٹے دن مرگیا تھا حالانکہ وہ ایک مضبوط نوجوان تھا۔ واقعی یہ امر حیرت انگیز تھا کہ اس کو لندن میں رہتے ہوئے ایک مخصوص ایشیائی مرض لاحق ہوا تھا اور اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ تھی کہ یہ مرض خاص وہ مرض تھا جس کا میں نے وسیع مطالعہ کیا ہے۔

ہومز یہ تو دار و واقعی تعجب انگیز تھا اور یہ آپ کی خاص قابلیت اور چالاکی تھی کہ آپ نے اسے تاڑ لیا۔ لیکن آپ کا یہ کہنا کہ ان دونوں امور میں نتیجہ اور سبب کا تعلق تھا قدرے نازیبا تھا۔

"میں جانتا تھا کہ وہ آپ ہی کا کام تھا"

"کیا آپ کو ایسا خیال تھا؟ خیر آپ اسے ثابت نہیں کرسکتے تھے۔ لیکن میری نسبت ایسے غلط اتہام پھیلانے کے بعد، مجھ سے استمداد کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ کہئیے آپ کا مطلب اب

کیا ہے ؟"

میں نے اپنے دوست کی آہ سرد سنی۔ پھر اس نے نہایت دھیمی آواز سے کہا"۔ للہ مجھے کچھ پانی پلاؤ"

"میرے دوست اب آپ کا آخری وقت قریب ہے اس لئے میں آپ کو پانی دیتا ہوں تاکہ آپ مجھے جو کچھ کہنا ہے کہہ لوں۔ کیا آپ میری بات کو سمجھتے ہیں ؟"

"ہومز نے ایک ٹھنڈا سانس لیا اور کہا" خدا کے لئے میری مدد کرو۔ میری جان بچاؤ۔ گذشتہ را صلواۃ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں پچھلے واقعہ کو بالکل بھول جاؤنگا۔ میرا علاج کردو اور میں سب کچھ بھول جاؤنگا۔

"کیا بھول جاؤ گے ؟"

آپ کے بھتیجے وکٹر کی موت کا واقعہ۔ ابھی آپ نے ایک طرح سے تسلیم کیا تھا کہ آپ ہی نے اس کو مارا تھا۔ میں اس کو بھول جاؤنگا"۔

"جو کچھ آپ کی مرضی ہو کرو۔ خواہ اسے بھلا دو خواہ یاد رکھو۔ میں آپ کو کمرۂ عدالت میں نہیں دیکھ رہا کہ مجھے آپ کے الفاظ کا ڈر ہو۔ اس وقت تو کفن لپیٹے پڑے ہو۔ میں اسوقت اپنے بھتیجے کی موت کا ذکر نہیں کرنا چاہتا بلکہ آپ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں"

"ہاں۔ ہاں۔ فرمایئے۔

"جو آدمی آپ نے میرے پاس بھیجا تھا۔ میں اس کا نام بھول گیا ہوں۔ وہ کہتا تھا کہ یہ مرض آپ کو چینی ملاحوں سے لاحق ہوا ہے"۔

"میں ایسا ہی خیال کرتا ہوں"

"ہومز آپ اپنے دماغ پر نازاں ہیں کیوں ؟ آپ اپنے آپ کو لائق خیال کرتے ہیں نہ ؟ اس دفعہ آپ کا مقابلہ ایک ایسے آدمی سے ہوا ہے جو آپ سے بڑھ کر لائق اور ہشیار ہے۔ اچھا ہومز سوچو کہ آپ کو یہ مرض کسی اور طریقہ سے تو نہیں لاحق ہوا ؟"

"میں سوچ نہیں سکتا۔ میرا دماغ چکر میں ہے۔ خدا کے لیے میری مدد کرو!"

"ہاں میں آپ کی مدد کروں گا۔ میں آپ کو یہ سمجھنے میں مدد دوں گا کہ آپ کو یہ مرض دراصل کیسے ہوا ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پیشتر آپ یہ جان جائیں۔"

"للہ مجھے میرا درد کم کرنے کے لیے کوئی دوا دو۔"

"ہاں آپ کے درد بھی ہوتا ہے؟ ٹھیک ہے قلیوں کو بھی موت سے پہلے بہت درد ہوتا تھا۔ اچھا اب سنو! کیا آپ کو اپنی زندگی میں اس مرض کے شروع ہونے سے پہلے کوئی غیر معمولی بات یاد ہے؟"

"نہیں نہیں کچھ نہیں"

"پھر سوچو"

"میں درد سے بے تاب ہوں۔ سوچنے کے ناقابل ہوں"۔

"بہت اچھا۔ میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ کیا کوئی چیز بذریعہ ڈاک آپ کو ملی تھی؟"

"بذریعہ ڈاک؟"

"ہاں مثلاً کوئی صندوقچی؟"

"میں مرا۔ یا میرے اللہ میں گیا"۔

"سنو جی! ہومز سنتے ہو؟" مجھے کچھ ایسا شور سنائی دیا جیسے کہ وہ مرنے والے مریض کو زور سے ہلا رہا ہے۔ بمشکل تمام میں اپنے تئیں باہر کود پڑنے سے روک سکا۔

"تمہیں میری بات سننی ہوگی سنتے ہو۔ کیا تمہیں وہ صندوقچی ہاتھی دانت کی صندوقچی یاد پڑتی ہے؟ یہ بدھ کے روز آئی تھی کیا تم نے اسے کھولا تھا؟"

"ہاں ہاں میں نے اسے کھولا تھا۔ اس کے اندر ایک تیز نوکدار چیز تھی۔ غالباً کسی نے مجھ سے مذاق"۔

"یہ مذاق نہیں تھا۔ احمق تم اس کے مستحق تھے اور تمہیں وہی مرض ہو گیا ہے تم سے کس نے

کہا تھا کہ میری مزاحمت کرو؟ اگر تم الگ رہتے تو میں تمہیں ہرگز کبھی نہ ستاتا۔"

"ہومز نے سرد آہ بھر کر کہا۔" مجھے یاد ہے اس تیز نوکدار چیز سے خون نکلا تھا۔ وہ صندوقچی یہیں کہیں ہے۔ اسی صندوق پر۔"

"واللہ یہی تو ہے۔ بہتر یہی ہے کہ یہ اس کمرے سے چلی جائے۔ اچھا یہ دیکھو میرے خلاف یہ آخری شہادت بھی تمہارے ہاتھ سے نکل گئی۔ لیکن میں تمہیں سچ سچ بتاتا ہوں اور تم یہ جان کر مروگے کہ میں نے ہی تمہیں مارا ہے۔ تمہیں وکٹر کی موت کے متعلق بہت کچھ معلوم تھا اس لیئے میں تمہیں بھی اس کے پاس بھیجے دیتا ہوں۔ ہومز تمہاری موت کا وقت قریب ہے۔ میں یہاں بیٹھ کر تمہیں مرتے ہوئے دیکھونگا۔"

اب ہومز کی آواز رک گئی تھی۔ اس کا سانس وقت سے آتا جاتا تھا۔ نزع کی تکلیف سے اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ میں اپنے آپے سے باہر ہو رہا تھا لیکن ہومز کی حکومت میرے دل پر ایسی تھی کہ اب بھی مجھے باہر نکلنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہومز بالکل چپ چاپ ہو گیا مسٹر سمتھ نے کہا "کیا مر گیا؟ اتنی جلدی؟ کیا دنیا تمہاری آنکھوں میں اندھیر ہو گئی ہے؟ خیر میں اجالا کر دیتا ہوں اور پھر تمہیں بخوبی دیکھ سکونگا۔

اس نے روشنی کو تیز کر دیا اور کہا "چالاک مسٹر ہومز کیا آپ کی اور کوئی خواہش ہے جو میں موت سے پہلے پوری کر سکوں؟"

"ہاں، ایک چرٹ اور دیا سلائی دیجئے۔"

میں خوشی اور حیرانگی سے تقریباً چلا اٹھا۔ وہ اپنی اصلی آواز میں بول رہا تھا۔ قدرے خفیف کمزوری بھی لیکن اس کی اصلی آواز میں کوئی شک وشبہ نہ تھا۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک خاموشی رہی جس میں غالباً مسٹر سمتھ حیرت زدہ ہو کر میرے دوست کی طرف دیکھ رہا ہوگا۔

آخر کار اس نے ایک خشک کرخت آواز سے کہا "اس کا مطلب کیا ہے؟"

ہومز نے جواب دیا "کسی کام کی صحیح نقل اتارنے کے لیئے بہترین گر یہ ہے کہ آدمی سچ مچ

ایسا کر دکھائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تین شبانہ روز سے میں نے مطلقاً کچھ نہیں کھایا پیا تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے مجھے وہ پانی پلایا۔ لیکن سب سے مجھے تمباکو کی سب سے زیادہ ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ شکر ہے یہاں چند چرٹ پڑے ہوئے ہیں۔"

میں نے ایک دیاسلائی جلانے کی آواز سنی۔ ہومز نے کہا "کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا مجھے ایک دوست کے آنے کی آواز سنائی دے رہی ہے؟"

دروازہ کھلا اور انسپکٹر مارٹن اندر داخل ہوا۔

ہومز نے کہا "سب کارروائی درست ہے اور یہ آپ کا قیدی ہے۔"

افسر نے رسمی گفتگو کے بعد کہا "میں آپ کو آپ کے نوجوان بھتیجے وکٹر کے قتل عمد کے لیئے گرفتار کرتا ہوں۔"

"اور آپ یہ بھی اضافہ کرسکتے ہیں مسٹر شرلک ہومز کے قتل کرنے کی کوشش کے لیئے"

میرے دوست نے ہنس کر کہا "ایک مریض کو تکلیف سے بچانے کی خاطر مسٹر سمتھ نے خود ہی روشنی تیز کرکے آپ کو مقررہ اشارہ کردیا تھا۔ ہاں مجھے یاد آگیا قیدی کے کوٹ کی دائیں جیب میں ایک چھوٹی سی صندوقچی ہے جس کا لے لینا مناسب معلوم ہوتا ہے تسلیم۔ میں اسے ایسی بے باکی کے ساتھ ہاتھ نہ لگاتا۔ اس کو یہاں رکھ دیجیئے شکریہ عدالت میں یہ صندوقچی بطور شہادت پیش ہوگی۔"

اس کے بعد ہتھکڑی لگنے اور لوہے کی جھنکار کی آواز سنائی دی۔

پولیس انسپکٹر نے کہا "اگر آپ مزاحمت کرینگے تو صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچائینگے۔ ہمارا کچھ نہیں بگڑیگا۔"

مسٹر سمتھ نے بگڑ کر کہا "چہ خوب! کیا دامِ تزویر ہے! شرلک ہومز میں تمہیں اس کی سزا دلواؤنگا۔ مجھے یہاں اپنے علاج کے لیئے بلاکر اب یہ ہتھکنڈا پھیلایا ہے۔ اس کے بعد جو اس کی مرضی ہوگی جھوٹ سچ بنا کر کہدیگا اور یہ ظاہر کریگا کہ میں نے ایسی باتیں کہی ہیں۔ لیکن ایسی خرافات اور بے بنیاد بے ثبوت باتوں کی کون پرواہ کرسکتا ہے۔ تمہارے مقابلہ میں میرے الفاظ کم وقعت

نہیں پڑ گئے"۔

ہومز نے چلا کر کہا "معاذ اللہ! میں تو اس کو بالکل بھول ہی گیا تھا۔ میرے پیارے واٹسن میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ مجھے مسٹر سمتھ سے آپ کا تعارف کرانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ آپ غالباً ان سے آج سہ پہر مل چکے ہیں۔ کیا آپ کے ساتھ گاڑی ہے؟ میں کپڑے بدل کر آپ کے متعاقب آتا ہوں کیونکہ میں تھانہ پر مفید ہو سکونگا"۔

"مجھے اس کی اس سے پہلے کبھی اتنی ضرورت نہ تھی" ہومز نے کپڑے پہنتے ہوئے ایک گلاس گرم دودھ کا پی کر کہا "تاہم جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میری عادات بے قاعدہ ہیں اور اس قسم کی بداعتدالی کا میرے اوپر دوسرے آدمیوں کی نسبت بہت کم اثر ہوگا۔ یہ بات اشد ضروری تھی کہ میں مسز ہڈسن کو اپنی حالت زار کی نسبت یقین دلادوں کیونکہ اس کو آپ کے پاس یہ خبر پہچانی تھی اور آپ کو مسٹر سمتھ کے پاس۔ میں امید کرتا ہوں آپ مجھ سے خفا نہ ہونگے آپ کو ماننا پڑیگا کہ آپ کے کمالات کی طویل فہرست میں دھوکا دینے کا فن شامل نہیں ہے اس لیئے اگر آپ کو میرے راز کی خبر ہوتی تو آپ یقیناً مسٹر سمتھ کو اتنے وثوق کے ساتھ میری شدید بیماری کا یقین نہ دلا سکتے۔ چونکہ یہ امر بہت ضروری تھا کہ اس کو میری گئی گذری حالت کا یقین دلایا جائے اس لیئے مجبوراً مجھے آپ کو بے خبر رکھنا پڑا مجھے یہ یقین تھا کہ میری بیماری کی خبر پا کر وہ ضرور اپنی شیطانی صنعت کو ملاحظہ کرنے کے لیئے یہاں آئیگا"۔

"لیکن ہومز آپ کی شکل۔ آپ کے چہرہ پر موت صاف نظر آتی تھی"۔

"عزیز من، تین دن رات فاقہ مست رہنے سے کسی کے حسن میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اس کے سوا باقی ہر ایک بات کا علاج اسفنج کر سکتا ہے۔ پیشانی پر تھوڑی سی ویزلین لگانے، ہونٹوں کے اوپر موم رگڑنے، آنکھوں میں "بیلاڈونا" ڈالنے اور رخساروں کو خاکستری مائل کرنے سے تسلی بخش دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ میں نے اکثر خیال کیا ہے کہ بھیس بدلنے اور بہروپ بھرنے کے متعلق اپنے ذاتی خیالات قلمبند کر کے شائع کروں۔ پیسے ٹکوں اور سمندری جانوروں

کے متعلق چند بے تکی باتیں کرنے سے ہذیان کا یقین دلانا کچھ مشکل نہیں ہے۔"

"لیکن جب کوئی بیماری ہی مجھے نہ تھی اور جب مرض کے متعدی ہونے کا کوئی خطرہ نہ تھا تو آپ مجھے اپنے نزدیک کیوں نہیں آنے دیتے تھے؟"

"دوست واٹسن آپ کیسے بھولے بھالے ہیں؟ کیا آپ کو خیال ہے کہ میری نگاہ میں آپ کی طبی قابلیت کی کچھ وقعت نہیں ہے؟ کیا میں خیال کرسکتا تھا کہ آپ مجھے موت کے قریب مان لیتے حالانکہ میری نبض صحیح تھی اور مجھے بخار وغیرہ کسی مرض کا شائبہ تک بھی نہ تھا جارگزکے فاصلہ پر سے میں آپ کو دھوکا دے سکتا تھا۔ لیکن اگر میں آپ کو نزدیک آنے دیتا اور دھوکا دینے میں ناکام رہتا تو مسٹر سمتھ کو کون میرے دام میں پھنساتا؟ نہیں صاحب اس صندوقچی کو چھونا مناسب نہیں ہے۔ غالباً ملزم نے اپنے بھتیجے کو کسی ایسے ہی طریقہ سے ہلاک کیا ہوگا۔ لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میری خط و کتابت بہت وسیع ہے اور اس میں ہر ایک قسم کی چیزیں آجاتی ہیں۔ اس لیئے میں ہر ایک پارسل کو احتیاط سے کھولتا ہوں میری تجویز یہ تھی کہ میں یہ بہانہ کروں کہ میں اس کے فریب میں آگیا ہوں۔ اور اس طور سے اس سے اقبالِ جرم کروالوں۔ اس تجویز پر میں نے نفاست کے ساتھ عمل کیا ہے۔ واٹسن صاحب میں آپ کا مشکور ہونگا اگر آپ مجھے کوٹ پہننے میں مدد دینگے۔ تھانہ پر سے فارغ ہونے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کچھ اکل و شرب بے محل نہ ہوگا۔"

تمام شد